بحولہ تعالیٰ

مجموعہ تحریرات علما و صلحا مشعر تسلیم فساد ندوۃ العلما و تحسین رد منجانب
علمائے اہلسنت ارباب صفا

۴

مسمّٰی بنام تاریخی

مکتوبات علما و کلام اہل صفا

۱۴ ۱۳

مرتبہ

جناب حافظ سید محمد عبد الکریم صاحب قادری سلمہ اللہ الباری

مطبع اہلسنت وجماعت واقع بریلی میں طبع ہوا

۸۹۱، ۴۴۶
ع ق - م
۱۷۶۰۷ ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

خداوند عالم نے جسکو بطفیل حضور اشرف الانبیا واسطۂ آفرینش ارض وسما علیہ التحیۃ والثنا عقل سلیم
عطا فرمائی ہے اوسپر واضح ہے کہ حسب اختلاف طبائع ہر شے کے موافق ومخالف لوگ دنیا مین ہوتے ہین
بعض امر کی مخالفت بیجا کی گئی ہوگی اور بعض کی بجا۔ نہ ہر مخالفت صحیح ودرست ہوگی اور نہ ہر اعتراض
غلط وباطل۔ بجا وبیجا کے دریافت کا طریقہ تو یہ ہے کہ معترض کے اعتراض کو غور سے دیکھا جائے بلکہ
ہر اہل رائے کے سامنے پیش کیا جاوے اور احقاق حق کی غرض سے ہر پہلو پر بحث ہو اوس وقت
واجبی بات معلوم ہو سکتی ہے ندوۃ العلما نے عجب یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ اوسپر جو اعتراض ہو
وہ غیر مسموع۔ معترضین اگر سینکڑون ہون تو دو ظاہر کیے جائین اور اوڑا دیا جاوے کہ سیکڑون ان
علما کی کارروائی پر صرف دو شخص معترض ہین تاکہ عوام کو اپنے مطلب ومقصد پر گرویدہ رکھین
چنانچہ رسائل القول الفاصل وغیرہ مین بڑی وجہ حقانیت ندوہ کی یہ بتائی گئی ہے کہ صرف
دو شخص ندوہ کے مخالف ہین اور باقی تمام علمائے ہند موافق ہین اور ندوہ کو عام قبول حاصل ہے
اگرچہ اسکی حقیقت تصنیفات وتحریرات علما سے بخوبی واضح ہے لیکن صاف صاف طور پر ظاہر
کر دینا بھی مناسب ہے کہ کسقدر حضرات نے مخالفت ندوہ کو مفید تصور کیا اور مصلحین ندوہ کو حق پہنچ
ملنا اور استحسان رد ندوہ مین کسقدر خطوط علما واہل صفا کے آئے۔ لہذا اس رسالہ مین وہ
خطوط بحذف عبارت زائد انتخاباً درج کیے جاتے ہین اور اصل خطوط محفوظ ہین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

d 1975

(۱) صحیفہ اعلیحضرت مولانا سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب قبلہ زیب سجادہ عالیہ قادریہ برکاتیہ احمدیہ مارہرہ مطہرہ

بملاحظہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب دام عنایتہ۔

بعد سلام ودعا واضح ہو رسائل مع خط پہنچے۔ سال گذشتہ میں احقر خود بہ تحریک برادر عزیز الدین حسن کے لکھنؤ واسطے دیکھنے کیفیت اس جلسہ کے گیا تھا جب جا کر پہلے دن یہ حال دیکھا کہ اہل حق و باطل سب شریک جلسہ ہیں نہایت ناگوار گذرا اگرچہ اوسوقت وہاں سے نہ اوٹھا اس خیال سے کہ اخیر تک کیفیت جلسہ سمجھ لوں مگر پھر باوجودیکہ پانچ چار روز مقیم رہا شریک جلسہ نہوا اور واسطے دریافت انتہائے نتیجہ ندوہ کے وہیں مقیم رہا اور میں ایک مولوی سے وجہ شرکت مبتدعان دریافت کی تو اونھوں نے ایسا عذر کیا کہ ہم منتوحی اس قانون بحاج کی چاہتے ہیں منظور ہے کہ کسی مسلمان کا ملت اسلام میں سے خلاف نہ جاوے کیونکہ اگر خلاف گیا تو نزدیک مجوزین قانون کے بہانہ ہوجاویگا کہ فرق اسلام میں سے بعض فرقے اس سے راضی ہیں اور وہ سب ہی کو مسلمان یکساں سمجھتے ہیں اس مصلحت سے شریک کیا ہے ویسے نہیں کیا ہے مجھے یہ مصلحت اونکی پسند نہ آئی کیونکہ ہمیں آئندہ بڑا مفسدہ نظر آیا کہ عوام کو حجت ہو جاویگی کہ سب مذاہب حقہ ہیں جو چاہو سو اختیار کر لو اس فتنہ کا کچھ اندیشہ نکیا اثر بادشاہ کا رعیت پر ضرور پڑتا ہے عقلیں سب کی ماری گئی ہیں اور کیا لکھوں الا معدودے چند کہ وہ لوگ اصل حقیقت پر قایم رہے اللہ اونکو ہمیشہ قایم رکھے۔ فقط ابو الحسین از مارہرہ ۲۴ ذیقعدہ [illegible]

مولوی صاحب سلامت۔

بعد سلام واضح ہو کہ مجھکو بارہا تحریر آئی کہ تو سفارش مولوی صاحب کی شرکت کی کردے میں نے لکھا کہ اگر موافق سنت کے جلسہ ہوگا تو وہ بے سفارش چلے آوینگے ورنہ نہ میں [illegible] آنے والے ہیں۔

(۲) نامہ نامی جناب مولانا مولوی سید شاہ محمد ابراہیم صاحب قادری برکاتی معینی صاحبزادہ سرکار مارہرہ مطہرہ

بملاحظہ عالیہ جناب مولوی احمد رضا خان صاحب حفظہم اللہ تعالے بالمواہب

تسلیم عرض۔ رسائل مجموعہ فضائل رد ندوۃ العلماء جو تحریر [illegible] شکر احسانہائے آنجناب کا ادا نہ ہو

محمد ابراہیم قادری حنفی عفی عنہ مارہروی۔

(۳) تحریر جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سپلپوری مرسلہ مولوی عبد الوحید صاحب حنفی

قیامت قریب ہے مذاہب باطلہ کا رواج ہو گا چنانچہ ندوہ نمونہ فتنہ دجال ہے۔ محمد ابراہیم سپلپوری

(۴) نامہ مولوی ابو الحسن صاحب۔ جوہر از میرٹھ

مولانا المعظم جناب مولوی محمد احمد رضا خان صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قریب بیس بائیس علمائے دیوبند اور چند علمائے امروہہ تھے

الغرض جلسہ ان مدرسہ اسلامیہ عربیہ مدعو تھے ندوہ کا ذکر ہوا سب نے اوسکے مقاصد سے اختلاف کیا

مولوی احمد حسین صاحب امروہوی کا وعظ مدرسہ میں تھا مولوی صاحب نے معنی خوب ہی رد کیا

تھا اور مولوی عظمت الٰہی صاحب کہ یہ بھی مخالف ندوہ ہیں اونکی خدمت میں حاضر ہوا چند حضرات

علماء و مشاہیر شہر و ایک سوداگر بھی موجود تھے فقیر نے ندوہ میں شامل ہونے کی رائے لی۔

فرمایا ندوہ میں بددین و لامذہب لوگ شریک ہیں میں نہ اوس سے اتفاق کرتا ہوں نہ اب تک

شریک ہوا حالانکہ کئی مرتبہ دعوت ہوئی اور فرمایا کہ یہ سعی سید احمد خان کی دوسرے پیرایہ میں ہے

تہذیب الاخلاق میں سر سید نے صاف لکھدیا ہے کہ علمائے اسلام نے جس کام کی وجہ سے مجھپر

کفر کے فتوے دیے مجھے شکر ہے کہ اب خود وہی کام کرنے لگے یہ اشارہ ہے ندوہ اور اہل

ندوہ کیطرف۔ فقیر ابو الحسن قادری فضل رحمانی غفرلہ

دیگر

مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی شاہ صوفی جان صاحب کے یہاں فروکش ہوئے۔ ندوہ کی

مخالفت ظاہر فرمائی۔ شاہ سلیمان صاحب تلمیذ و تحریک ندوہ میں ایک وعظ فرما گئے تھے۔

دوسرے جمعہ کو اشتہار وعظ دیگر نہ آنے لوگ کبیدہ ہوئے پھر جمعہ کو جامع میں وعظ کہا اور

مقابل مولوی لطف اللہ صاحب پشاوری نے مخالفت ندوہ میں وعظ فرمایا۔ ابو الحسن

(۵) نامہ جناب منشی محمد احمد صاحب سابق دوستدار ندوہ۔ از انبالہ

مخدومی مکرمی مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضور کے رسائل دیکھکر بندہ اس ندوۃ العلماء کی محبت سے باز آگیا

ورنہ پہلے اسکو اچھا جانتا تھا پورا پورا حال معلوم نہ تھا کہ یہ نیچریون وغیرہ کی ندوۃ العلما ہے آپ کا ممنون احسان ہون۔

(۶) نامہ نامی جناب مولانا مولوی سید احمد اشرف میان صاحب تلمیذ رشید مفتی صاحب صدر ندوہ از حیدرآباد

حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب مدظلہ العالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا خیال ہے کہ جب اس جلسہ کے تمام ارکان اہلسنت ہوجائینگے اور انکے سوا کوئی نہوگا پھر اختلاف کی ضرورت نہوگی۔ ہان اگر ارکان ندوہ جو اہلسنت ہی ہین وہ حضور کی رائے کے خلاف ہون تو البتہ یہ کوشش مفید ہوگی کیا آپکی رائے اقدس سے مخالفت جناب مولوی محمد علی صاحب یا اور کسی نے کی ہے۔ یہان کسیکو یہ بات نہین معلوم۔
۲۴۔ رمضان مبارک ۱۳۱۳ھ

(۷) نامہ جناب شیخ احمد بخش صاحب کارندہ جناب شیخ امیر احمد صاحب رئیس

جناب مولوی صاحب نوازش فرمائے بندہ مولوی محمد احمد رضا خان صاحب دام افضالہ بعد آداب التسلیمات گذارش ہے حضور نے دربارہ ندوہ جو فہرست چھپوانا شروع کی ہے اسمین نام شیخ امیر احمد صاحب کا اور نیز بندہ کا تحریر فرمایئے۔ اور کتابین اور اشتہار مرحمت فرمایئے۔
۲۵۔ ذوالحجہ ۱۳۱۳ھ

(۸) جناب منشی احمد حسین صاحب از آتر شنبہ بڑودہ

جامع معقول ومنقول واقف فروع واصول قامع اہل فضول جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب سلمہ الرحمن ادام اللہ برکاتہم بعد ہدیہ سلام مسنون الاسلام واضح ہو کہ جناب کے مرسلہ پانچ رسالے نذیر الندوہ فتاوی علمائے حرمین مراسلات سنت وندوہ فتاوی القدوہ لکشف دفین الندوہ سطوہ لرد ہفوات ارباب الندوہ اور دو اشتہار ملے بندہ اون کے مطالعہ سے بہت ہی خوش ہوا۔ دینداری کی باتین ہے لکل فرعون موسی خداوند کریم آپ صاحبونکو ہم کم علمون کے سر پر قائم رکھے اور ردو قدح بد دینون بہت ترقی عنایت کرے کہ لوگ بد دینون کی جعلسازی سے محفوظ رہین ۸ محرم ۱۳۱۴ھ۔

(۹) نامہ جناب مولوی احمد میاں صاحب جانشین مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادی

رفیع المکان حاجی مولوی احمد رضا خان صاحب زاد اللہ قدرہ۔

السلام علیکم۔ آپکی تحریر درباب ندوہ بنام حکیم عظمت حسین صاحب پھوپھی۔ حکیم صاحب آپکی لیاقت وذہانت کے قائل ہوئے اور آپکی مدح کی عجب نہیں کہ حکیم صاحب خود بھی کوئی خط آپکی خدمت میں لکھیں آپکی قابلیت تو مجھی پہلے سے معلوم ہے حکیم صاحب کو اب معلوم ہوئی اور آپکی ارسال تحریر سے بہت محظوظ ہوتے والسلام۔ رقیمہ احمد میاں ۱۲ شوال از مرادآباد۔

(۱۰) تحریر جناب سید شاہ احمد حسین صاحب رئیس جرہوہ مرسلہ مولوی عبد الوحید صاحب حنفی

ندوہ مذہب اہلسنت کا جانی دشمن ہے۔ سید شاہ احمد حسین حنفی۔

(۱۱) تحریر جناب وکیل اہلسنت احمد شیر خان صاحب مرسلہ مولوی عبد الوحید صاحب

میں مذہب حنفیہ کو حق سمجھتا ہوں ندوہ اسکا مخالف ہے۔

(۱۲) نامہ جناب مولوی محمد ادریس صاحب نگرامی

جامع الفضائل حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہٗ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بریلی سے جب سے واپس آیا ہوں کیفیت مزاج نہ معلوم ہوئی گو نہ تعلق ہے۔ ابتدا سے اسوقت تک جسقدر رسائل و اشتہارات آپنے لکھے یا آپکی طرف سے شائع ہوئے وہ متعدد جلدیں جلد ارسال فرمایئے بہت لوگ خواہشمند ہیں ۱۵ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ

دیگر

فخر العلما صدر الحکما نیر ادج فضائل مطاع الحاج مولوی احمد رضا خان صاحب دام اللہ برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رسائل مرسلہ کے وصول سے اعزاز و ابتہاج ہوا۔ افسوس کہ سد اللصوص ندیۃ الندوہ سطوہ اشتہار یازدہ رکنی وغیرہ دیکھنے کا اتفاق نہوا امید کہ اس باب خاص میں بقیہ رسائل و اشتہارات بھی مرحمت فرمایئے۔ اور نیز تالیفات مفیدہ وبشرلہا الطباع ایک ایک جلد مجھ خاکسار کے لیے عطا ہوں علاوہ فائدہ حاصل کرنے کے ازحد ممنون ہونگا۔ آپکا خادم سچا خیر طلب محمد ادریس

عفا اللہ عنہ از نگرام ۲۹۔ ربیع الاول سنہ ۱۴ھ

(۱۳) تحریر جناب حکیم حافظ محمد اسحاق صاحب حنفی صابری عظیم آبادی مراسلہ مولوی عبد الوحید صاحب

ندوہ سے ایک سوال اوسکے جواب کیلیے مہلت ایک سال۔

کیا ندوہ مذہب اہلسنت وجماعت نہین رکھتا۔ پھر برادران حقیقی یعنے احناف اہلسنت مصلحین ندوہ کو بدخواہ اسلام وبیخکن دین واغیار سے کیون شمار کیا جاتا ہے۔ افسوس کہ فرق باطلہ ضالہ کی محبت اس درجہ غالب ہو کہ اونھین علیحدہ کرنا منظور ہی نہین گو اپنے قدیمی احباب حنفیہ سے رنجیدگی ہوجاے۔

(۱۴) نامہ جناب مولوی محمد اسحٰق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

محی سنت قامع بدعت مولانا مولوی حسن رضا خان صاحب زید فضلکم۔

بعد عرض سلام ہدیہ اسلام معروض آنکہ امسال جلسہ ندوۃ العلما میرٹھ مین قرار پایا ہی اوسکی تحریص وترغیب مین چند روز سے مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواروی وعظ کہہ رہے ہین اوسکی روئداد سالانہ دیکھنے سے اوسکی کارروائیان خلاف شان علما کے دیکھی گئین۔ مین نے بغرض تحقیق اور اشتہارات وغیرہ بھی دیکھے۔ منجملہ اون کے ایک اشتہار جو جناب کے نام سے اس عنوان کا مشتہر ہوا ہی۔

(حیدر آباد کا فتوے اور مولوی لطف اللہ صاحب کی مہر) جسمین جواب مفتی صاحب کے یہ الفاظ درج ہین (مین تہیہ سفر مین ہون اسلیے آپکے سوالات کے جوابات نہین تحریر کر سکتا) تحریر فرمایئے کہ جناب مفتی صاحب نے جواب استفتاء مذکور مرحمت فرمایا یا نہین اور نقل خطوط جناب مفتی صاحب جو طبع کی گئی ہے اوس مین عجیب فقرہ بندی ہی اس قسم کی خیانت شان علما کے بالکل خلاف ہی۔

اللہ تعالے رحم فرماے ۷ رمضان المبارک سنہ ۱۴ھ

(۱۵) نامہ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب انگریز آبادی از مظفر پور

جناب مولوی حامد رضا خان صاحب زاد لطفہٗ

تسلیم۔ جلسہ ندوۃ العلما کا اکثر غوغا سننے مین آتا ہے لیکن جواب وافی وشافی سے خبر لی جاتی ہے رسالہ در کیدہ ور دجلسہ ندوۃ العلما منجانب مولانا جو مطبوع ہوا ہے اس خاکسار کو بھی سرفراز فرمائیگا۔ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۱۸ھ

(۱۶) تحریر حضرت مولانا حاجی سید شاہ محمد اکبر صاحب ابوالعلائی سجادہ نشین خانقاہ دانا پور مرسلہ مولوی عبدالوحید صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم ایاک نعبد وایاک نستعین و صلے اللہ علی رسولہ الامین وآلہ الطاہرین۔ اصحابہ الطیبین اما بعد ہمین شک نہین کہ اس پرشور زمانے مین ہم اہل اسلام کو ندوۃ العلما کی سخت ضرورت ہے تاکہ ہمارے عادات واخلاق جو بگڑ گئے ہین یہ ندوہ انکی اصلاح کرے اور ہماری قوم کی کشتی جو ایک عظیم الشان طوفان مین پڑکر اختلافات کی آندھیون سے طوفانی ہو رہی ہے اوسکو ان بزرگون کی ہمت بلند کے ہاتھ کھینچکر ساحل امن وعافیت پر لے آئین اگر اور چند ساعت ان حضرات نے روک تھام نہ کی تو اس طوفانی کشتی کی خبر نہین۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لیکن الحمد للہ کہ نائبان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے علمائے کرام زادت اکرامہم کا خیال اسطرف رجوع ہوگیا ہے اور ندوۃ العلما کی بنیاد کا پتھر نصب کردیا گیا ہے اس مبارک قیام سے امید پڑتی ہے اور ہماری قوم کے سوتے ہوئے لوگ جاگتے جاتے ہین الحمد للہ علی احسانہ۔ لیکن اس ندوہ کے انعقاد مین یہ عجلت بہت کی گئی۔ اس بات پر غور کرنے کا موقع نہ ملا کہ ہمکو ابتدائے ندوہ مین کس کس جماعت کو شریک کرنا مناسب ہے اور کس کس قوم کو بالفعل نظر انداز کرنا لازم ہے اسی وجہ سے اہل ندوہ کو کامیابی نہوئی۔ مگر اب بھی ہمکا وقت نہین گیا ہو میرے خیال مین پہلے ہمکو یہ اصول برتنا تھا کہ اپنے ہی فرقہ کے لوگون کو مجتمع کرکے اون کے خیالات کو اسطرف رجوع کرتے اور اس انجمن کا اغیار سے پاک ہونا ضرور تھا جب اپنی پوری جماعت متفق ہوجاتی اوسوقت ہمکو

اپنی جماعت کو ہر فرد پر ترجیح دینا معیار حاصل رہتا اور خوف کیونکہ اختلاف کرنے کی جرأت نہوتی اور
یہ سواد اعظم جو جابجا متفرق تھا اور اوس کی شوکت ٹوٹ گئی تھی مجتمع ہو جاتا اوسوقت ہمکو اپنے
ہی ہمنام کو دعوت دینے کا پورا موقع تھا اگر وہ ہمارے ہو کر ہماری انجمن کی رکنیت ہماری
شروط کے موافق قبول فرماتے فہو المراد ورنہ اور اگر وہ انکار فرماتے تو ہمیں اصرار بھی نہوتا ہمارا
دامن اس آمیزش سے پاک رہتا کہ جو ہمکو گھبرا کر یہ کہدینا پڑا کہ ہم نے ان حضرات کو مصلحۃً
شریک کر لیا ہے۔ مصلحۃ اور حکمت عملی اور تقیہ اور توریہ یہ سب الفاظ مختلف اللفظ متحد المعنے
ہیں اس عہد میں ان لفظوں پر نظر پڑتے ہی دل گھبرا جاتا ہے۔ اسلام ہمیشہ ایسے دھوکے
کے لفظوں سے پاک رہا ہے اور انشاء اللہ پاک رہیگا ہمکو اللہ تعالے شانہ پر توکل کرکے
سیدھے اور سچے طریقے سے کام لینا چاہیے یہ ذو معنے لفظ یورپ کے کافر بادشاہوں کے
معمول ہیں ہوا اور ہمارے بادشاہوں کو اس سے اجتناب اولی ہے چہ جائیکہ علمائے
کرام کی صف انکو تو بنیان مرصوص ہونا چاہیے ہم مسلمان وہ قوم ہیں جنکو پاک پروردگار نے
قرآن پاک میں یہ سبق پڑھایا ہے۔ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ ہمکو صرف اپنے
حقیقی بھائیوں سے مدد لینا چاہیے ہماری ہمت نہیں قبول کرتی کہ ہم دوسروں کے احسانمند
ہوں ہاں جب ہماری گرہ ہم سے نہ کھل سکے اور اوس سے مایوسی ہو جائے تو مجبوری
ہے پھلے بار ہمکو عاجز نہ ہونا چاہیے ع ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق باشد بقدر ہمت
تو اعتبار تو۔ لہذا میں اس مسئلہ میں جناب مولوی عبد القادر صاحب بدایونی کا ہمخیال
ہوں وباللہ التوفیق وعلیہ التکلان وہو نعم المولے ونعم النصیر (حمد اکبر ابو العلائی
داناپوری)

(۱۹) والانامہ حضرت مولانا شاہ امین احمد صاحب سجادہ نشین بارگاہ حضرت مخدوم شیخ شرف الحق والدین یحیے منیری قدس سرہ بنام مولوی عبد الوحید صاحب عظیم آبادی

عزیز دل وجانم سلمہٗ

بعد دعا کے واضح ہو کہ حافظ عبد الغفور صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ حقانی صاحب وغیرہ طلبہ

میری بہار آئینگے یہ خبر محض غلط ہی بالفرض اگر وہ لوگ بہار آئین بھی تو اونکو میرے یہان اوترنیکی
کوئی وجہ نہین ہی۔ لیکن علمای بریلی کو لطوع خاطر اپنے یہان اوتارینگے اور جو کچھ نان و نمک ہو گا
حاضر کرینگے مخالفین ندوہ کے اعتراضات کی جوابات میرے یہان آگئے میری تسلی بخش نہوئے
اب مین ہمہ تن مخالف ندوہ ہون مجھکو مخالفین ندوہ کے اعتراضات پسند آئے۔

امین احمد فردوسی عفی عنہ ۲۴۔ دسمبر سنہ ۹۵ء

(۲۰) دیگر

عزیز دل وجانم سلمہ اللہ تعالے۔

بعد دعا مطالعہ باد۔ یہ سب خبرین محض غلط ہین ہمنے ہرگز نہین بمواجہ میر واجد حسین صاحب و مولوی
امانت اللہ صاحب و مولوی سلیمان صاحب موافقت ظاہر کی ہمیں اور مولوی امانت اللہ صاحب سے
مخالفت یا موافقت کی بارہ مین کوئی تذکرہ نہین آیا تھا البتہ مولوی سلیمان صاحب سے چند باتین
ندوہ کے بارہ مین ہوئی تھین او سوقت بھی ہمنے موافقت نہین کی تھی بلکہ کئی اعتراض کیے
تھے مولوی امانت اللہ صاحب مجھے عظیم آباد لیجانے پر کسقدر کوشان ہوئے لیکن میرا نہین جانا
یہ بھی ایک دلیل مخالفت ہی آپنے اون لوگون سے یہ کیون نہین کہا کہ اگر مین جھوٹا ہون تو میری
شامل بہار چلیے ہم روبرو مقابلہ کرا دیتے ہین اور اگر آپ پڑھین تو آپ ہمین بہار لیچلیے اسکی
صداقت فورا ہو جائیگی آپ بہت مطمئن رہین مین بیشک مخالف ندوہ ہون جسکو شک ہو آکر
پوچھ جائے علمائے بریلی جب تشریف لامین آپ سبھونکو بہار لائیے ہمین بدل منظور ہی۔

امین احمد فردوسی عفی عنہ ۴۔ جنوری سنہ ۹۶ء

(۲۱) دیگر

عزیز دل وجانم سلمہ اللہ تعالی۔

ابعد دعا مطالعہ نمایند۔ ندوی بہار آئے محلہ میرداد مولوی نفیر صاحب کی مکان مین اوترے
وعظ وغیرہ ہوئے بفضلہ ہم اور میرے لواحقین اون کے شریک نہوئے مولوی امیر صاحب
صدر انجمن ندوہ کیطرف سے ہوئے و مولوی نفیر صاحب نائب صدر انجمن ہوتے از ان قبل مولوی
نثار علی صاحب وغیرہ۔ یہان بھی مناظرہ پر وہ لوگ راضی نہین ہوئے جناب مولوی عبدالقادر صاحب

بدایونی کا تار اس مضمون کا پہونچا کہ اگر وہ لوگ مناظرہ پر راضی ہوں تو ہم آسکتے ہیں تار
ان لوگوں کو سنا دیا گیا وہ لوگ راضی نہیں ہوئے۔

امین احمد فردوسی ۱۸ جنوری ۱۹۰۰ء

(۲۲) تحریر جناب سید شاہ آل حسن صاحب رئیس نوآبادہ

ہم ندوہ کے شریک نہیں ہو سکتے بلکہ اوسکا مخالف ہوں۔

(۲۳) تحریر حضرت مولانا شاہ امین احمد صاحب فردوسی سجادہ نشین بارگاہ حضرت مخدوم شرف الحق والدین یحیےٰ منیری

اشتہار مطلع الانوار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ امر نہایت مسلم الثبوت ہے کہ جب آدمی کسی ایسی چیز میں کہ جسکے حل وعقد یا ترک واخذ میں تامل اور متردد ہوتا ہے۔ ہاں اوسکا ایک ہاتھ نفس کے اختیار میں ہوتا ہے تو دوسرا دل کے قابو میں نفس اپنی طرف کھینچتا ہے تو دل اپنی طرف۔ نفس چاہ گمراہی میں گرانا چاہتا ہے تو دل شمع ہدایت لیکر سامنے آموجود ہوتا ہے۔ دنیا میں جتنی اچھی یا بری باتیں آئے دن پیش آتی ہیں اگر انسان ان پر غور کرے تو سمجھ سکتا ہے کہ عمارات بدن میں نفس اور دل کی حکومت کس طرح جبر ہے۔ بری روش اختیار کرنیوالا اگرچہ ایک سچی فرمانروا یعنے دل کے تحت حکومت سے نکلکر نفس سرکش کی مدد سے کسی امر ناپسندیدہ کا مرتکب ہو جائے تو ہو جائے مگر دل تھپکیاں دے دے کر ضرور اوسکو چونکاتا اور ہوشیار کرتا ہے شاید ہی کوئی آدمی ایسا ہو جسکا کسی کام میں ایک پاؤں آگے بڑھتا تو ایک پاؤں پیچھے نہ ہٹتا ہو یہی وجہ ہے کہ اس ندوہ میں شریک ہونیکو میرا دل نہیں چاہتا تھا اور عزیزوں کے اصرار سے شریک ہونا بھی چاہتا تھا تو دل پاؤں توڑ کر بٹھا دیتا تھا جب ندوہ کا جلسہ بہار کی جامع مسجد میں ہوا ہم نہیں کہہ سکتے کہ اوس دن میرے دل کی کیا حالت تھی اوس دن نہ تو اوس مسجد کی عظمت ہی کا اثر میرے دل پر تھا نہ اوس بہار کے بھر کم جماعت ہی نے میرے دل کو کچھ متاثر کیا تھا قبل اسکے کہ اس ندوہ کے متعلق کوئی بات پیش کیجائے میں کبھی اوس مسجد کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا تھا اور کبھی اوس

جماعت کو اس واردات قلبی سے مین خود اوسکی فال لیچکا تھا کہ اس مجلس کی بنا محض خیر کی نیت سے نہین تھوڑی دیر بعد وکیل ندوہ کی ایک تقریر سے میرا دل ہلاگیا کہ یہ اوسی کلام کے آثارات تھے جسنے میرے دل کو اثر انقباض سے مشت مال کر رکھا تھا کس اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہوسکتا ہے کہ کسی کے عقائد چاہے کیسے ہی خراب ہون ایک کلمہ گو اوسکے مسلمان بنانے کو کافی ہے ہم دیکھ رہے ہین کہ شیعی روافض دہری فلسفی وغیرہ سب کلمہ گو ہی ہین مگر اون کے عقائد ایسے ہین کہ توبہ ہی بھلی۔ علی ہذا یہ کہنا کہ سنی شیعی مقلد و غیر مقلد کے درمیان ایسی اختلاف ہے جیسا درمیان امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور من ہذا القبیل اس ندوہ کے منہ سے جتنی باتین نکلی ہین وہ ایسی ہین کہ ہرگز مذہب اہلسنت وجماعت کے موافق ومساعد نہین اس جلسہ کے بعد ہمارا خیال بدلا ہی تھا کہ ندوہ کی تحریرین میری نظر سے گذرین اوسکی تمام تقریرون سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اوسنے ایک فلسفیانہ مذہب اختیار کر کے ہر مذہب وملت کی لوگونکو اپنی طرف مائل کرنا چاہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مذہب سے الگ ہوکر اوسنے تقریر کی ہے اور ذرہ بھر اوسنے مذہب سنت وجماعت کا پاس نہین کیا ہے رد وطرد نے اوسکی اچھی دھجیان اوڑائی ہین اور سچ پوچھیے تو اوسکی دور اوسکا تحریرون پر اسلامی حقوق کے ساتھ جو کچھ شور وشغب کیا ہے اپنی جگہ پر ہے ہمنے اس واقعہ کے ساتھ ایک خواب بھی ایسا ہی دیکھا کہ ندوہ کے تین اشخاص میرے پاس آئے اور مجھکو اونکی باتون سے نفرت پیدا ہوئی اور مین ہٹ گیا۔ بہرحال ایک نئی اوپچ ہے جو اس ندوہ نے لوگون کو شریک کرنا چاہا ہے مین اوس سے بالکل خلاف ہون جب اس ندوہ کی بدولت اسلام کو سلام ہی ہے تو ہم اوس سے اپنی کو علیحدہ رکھنا پسند کرتے ہین اگرچہ ہمیر چاریون طرف سے کا تقاضا ہے کہ اس ندوہ کا ہمداستان و ہمدرد ہوجاؤن اور ہوتا اور ضرور ہوتا۔ مگر کیا کرون کہ اس ندوہ نے اپنی بیجا تحریرون تقریرون کے ذریعہ سے مذہب حق کا پھر اس طرح ناحق خون کرنا چاہا ہے کہ مین اوس کے اختیار مین بالکل مجبور ہون اونکی تحریرونکو دیکھیے تو واقعی نشتر سے کم نہین ہین اوس کے عزائم چاہے کیسے ہی عمدہ ہون اللہ اوسکی قدرت بھرے ہاتھ انمول موتیونکو خاک دہول سے نکالکر

ابنائے روزگار کے سامنے رکھو بھی دین مگر ہم اس نئے دین نئے اسلام نئے اعتقادات سے
فائدہ اوٹھانا نہین چاہتے اکثر عزیزون نے مجھسے میرے خیال کو پوچھا مگر بدین خیال کہ شاید
کسی تقریر یا کسی تحریر سے ہمارا خیال اوسکیطرف بدل جاوے تھوڑے دنون تک متامل رہا
مگر اس سبب سے کہ ندوہ کی ساری تقریرون و تحریرون نے میرے دل پر اولٹا اثر پیدا کیا
اور ہم اسکی باتون سے سمجھ گئے کہ یہ مذہب اہلسنت وجماعت کا ہرگز موید نہین اور نہ آیندہ ہمدرد و شفیق
وہ اسکا حامی ومددگار ہو سکتا ہے اسواسطے ہم اوس جماعت کی دلفریب باتون پر مائل ہو کر
بنیاد دین ومذہب اس ندوہ کے ہاتھ نہین بیچ سکتے دنیا مین ہمیشہ سے مختلف خیالات
اور مختلف اطوار اور مختلف اوضاع کے لوگ ہوتے ہی آئے ہین اور آج بھی ہین اگر ہمارا خیال
دوسرون کے ساتھ موافقت نکرے تو کیا کیا جاوے ایکدن وہ بھی آئیگا کہ ہر محق حق اور
مبطل باطل کا نتیجہ دیکھ لیگا۔ جہان اس ندوہ مین ہر ملت ومذہب کے شریک کیے گئے ہین وہان
دین واسلام کی حمایت کی کون امید کیجا سکتی ہے۔ اسوقت تمامی رسائل ندوہ کے ہمارے
سامنے رکھے ہین اور اکثر لوگون سے اسمین بحثین بھی ہوئین مگر کسیکی تقریر نے ہمارے خیال کو
بدلا نہین اور جتنے اعتراضات اہلسنت وجماعت کی جرگہ سے نکلے اور وارد کیے گئے ہمنے
کسیکی تردید نہین دیکھی لوگونکی چکنی چپڑی باتون اور اونکی زیر پردہ بد سلوکیو پر ارباب سنت
وجماعت کو فرض ہے کہ اس سے بچین اور اپنے کو اس سے علیحدہ رکھین گو ظاہر مین یہ کہا جاتا ہے
کہ اسکے اغراض بہت اچھی اچھی ہین۔ مگر دین بیچکر دنیا کی ترقیون پر مرمٹنا کون دیندار مسلمان
پسند کر سکتا ہے اوسکی تحریرین شائع ہو چکی ہین جسکا جی چاہے دیکھے ہر فرد مسلمان کو
سب سے پہلے ضرور ہے کہ اپنی ملت حنیفہ ومذہب حقہ کی حفاظت کرے اور اوسکا غم کھائے
غم دنیا مین دینی عقائد سے تو بے بہرہ نہونا چاہیے ؎ غم دین خور کہ غم غم دین ست
ہمہ غمہا فروتر از ین ست۔ جب مذہب ہی ہاتھ سے جاتا رہا تو بات کون سی رہی۔ ہم دیکھتے
ہین کہ ارباب وبنیاد دین فروشی کے ساتھ بڑی بڑی ترقیان کر رہے ہین اور اسی پر
جان دیتے ہین تو کیا مرد مسلمان کے نزدیک یہ امر پسندیدہ ہے ہرگز نہین آجکل نوجوانون
کو اسکو خدا جانے کتنی ترقیونکا باعث سمجھ ہونگے مگر ہم جانتے ہین کہ اس ندوہ مین ایک

قوۃ موثرہ ہے اور ہوگی کہ لوگونکو گمراہ اور لامذہب کرچھوڑیگی اسواسطے اوسکے ساتھ ہمکو ہرگز دلچسپی نہین بلکہ اوسکا بالکل مخالف ہون اور دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالی جل شانہ ہر مرد مسلمان کو اسکے فتنہ سے بچاے اور اونکو توفیق دیے کہ اپنے دین و مذہب پر درستی عقائد کے ساتھ قائم و مستقیم رہین فقط

(مہر: احمد امین ۱۲۷۲)

(۱۴) نامہ جناب مولوی سید امیر علیصاحب مشہدی قادری رکن ندوہ از ملیح آباد

مخدومہ نیازمندان سلمہ اللہ الواہب

التسلیم بالتکریم۔ جناب مولانا مولوی محمد لطف اللہ صاحب سلمہ اللہ الغالب (مصنف غزوہ لہدم سماک الندوہ) کو یہ عریضہ ضرور پیش کرین اور نیز مولوی عبد الحق صاحب و مولانا مولوی محمد حسین صاحب رحمہا اللہ اے منتہے المارب (مولفان سرگزشت و ماجرا ندوہ) کی خدمات عالیہ مین بھی سلام سنت الاسلام عرض کرین ان حضرات کی مساعی جمیلہ و تحریرات کا وہ درجہ ہے جسکی قدر دانی اہلسنت کو فرض ہے۔

کاش مخلص مولوی لطف اللہ صاحب و مولوی محمد علیصاحب و مولوی عبد الحق صاحب ہمراہیان گمراہیان کا ساتھ چھوڑ دین اور رشتہ اختلاط کو توڑ دین اور یہ حضرات اور آپ صاحبان با برکات ملکر اس مجمع مقدس کو مشید و منضبط فرمائین اور اہل اسلام ہند کو کفر و جہل اور ہوائی بدعت و رسومات سے بچائین۔ راقم بھی شامل ندوہ ہی اگرچہ بفرض مال بسبب کشاکشی اوانہین کی گئی مولوی محمد علیصاحب سے بھی خط و کتابت جاری بھی سوال سے موقوف ہی ابتک ندوہ کا حال معلوم نہین ہوا کہ آپکے مقابلہ حقانہ کا کیا اثر پڑا۔ غالباً وہ جلد داغ بدنامی کو دامن ندوہ سے مٹادینگے اور معدودے چند کا ساتھ چھوڑ کر جمہور امت کا لحاظ فرمائینگے ہمین کسیطرح کلام نہ ہوگا کہ ان حضرات نے اجتماع ندوہ مین احتیاط کے ہر پہلو پر نظر تعمق نہین ڈالی اگرچہ ڈالتے تو چند ہزار شیعہ و غیر مقلد سے مقابلہ مین کرورہا حضرات کی استمداد کو یہ فروگذاشت نکرتے۔ رقیمہ فقیر امیر علی مشہدی۔

دیگر

صحیفۂ انیقہ و بلینڈو رسائل وصول ہو کر موجب ممنونیت ہوئے۔ دیگر رسائل بھی ارسال کریں اور نیاز مند کو حلقۂ مخلصان خاص میں محسوب کریں اور رسائل مشتہر ہوں تو نیاز مند کو مرسل ہوا کریں سنت کی نصرت اور بدعت کی نفرت جسقدر مجھ سے ہو بوجوہ مشتہر نہیں کرسکتا بندہ کو بھی رکن مجلس اہلسنت شمار کیجیے چندہ بعد کو ارسال خدمت کیا جائیگا۔

ردیف ب

(۲۵) والانامہ جناب مولانا سید شاہ بدر الدین صاحب مجیبی سجادہ نشین پھلواری شریف بنام مولوی عبد الوحید صاحب حنفی عظیم آباد سے

مجمع محامد اوصاف دامت الطافکم

بعد سلام مسنون اسلام مظہر مرام ام کہ پیش ازین دو روئداد مجلس ندوۃ العلماء و بعضے دیگر رسالہ کہ بآن تعلق دارد بعنایت جناب مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ نزد کاتب الحروف رسیدہ و دیدہ شدہ بود اینک اشتہار و فتوای و دیگر چند رسالہ باظہار مفاسد و در بعضے از مقاصد مجلس ندوۃ العلماء کانپور کہ وجہ تخالف علمائے اہلسنت شدہ اند بمطالعہ آمدند ظاہر شد کہ جملہ سوالات کہ از تحریرات ازین ندوہ منتخب شدہ اند صحیح اند و جوابہائی مفتی موافق مذہب اہلسنت باصواب اند۔ نام این بدنام کنندہ نکونامی چند در روداد مجلس ندوہ منعقدہ لکھنو نیز در زمرۂ ارکین طبع شدہ است بدین سبب کہ اعزے واجبی مولوی محمد ایوب صاحب سلمہ اللہ تعالی شریک مجلس شدند و نیابۃً از طرف کاتب الحروف نیز فرمودند و در مجلس منعقدہ بریلی اگرچہ از طرف کاتب الحروف وکیلے و نائبے نرفتہ لیکن بعد ازان بماہ ربیع الثانی بایمای یاد دہانی یکی از منتظمان ندوہ زر مقرر ذمۂ ارکین را در دفتر ندوہ فرستادہ ام کہ باعث انطباع نام حقیر در روداد این مجلس نیز خواہد بود و گمان غالب است کہ طبع شدہ باشد و از این وقت از ندوہ علمائے کانپور کنارہ کردم پس آیندہ تا اصلاح مفاسد مشتہرہ و تصفیہ امور متنازع فیہا بین علما نام این گمنام را در فہرست ارکین ندوہ ملاحظہ نخواہند فرمود انشاء اللہ تعالی

اگرچہ شرکت این گوشہ نشین محض برائی نام بود از نیقدر نیز در گذشتم والسلام
حاجبکش آستانہ مجیبی محمد بدرالدین پھلواروی اصلح اللہ شانہ

(۲۶) نامہ جناب محمد برکت اللہ خان صاحب۔ از جام بھیڑے

جناب مخدوم بندہ حاجی محمد امان صاحب زاد مجدکم
بعد سلام کے واضح رائے عالی ہو جناب مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے کچھ کتب دربارہ رد اقوال ندوہ تصنیف فرمائی ہین آپ وہ کتب رد ندوہ لیکر بندہ کے پاس بھیجدیجیے تاکہ مین لوگون کو سناکر راہ ضلالت سے بچاون۔

(۲۷) نامہ جناب منشی برکت شیر خان صاحب اڈیٹر اخبار ہمدرد میرٹھ

مخزن فضائل جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدکم۔
السلام علیکم و قلبی لدیکم آج سید صوفی جان صاحب چشتی صابری سے ملا۔ میرٹھ کے عوام الناس اور روسا پر عموماً اور خان بہادر حافظ عبد الکریم صاحب رئیس لال کرتی اور اون کے فرزندان وغیرہ پر خصوصاً اونکا بہت بڑا اثر ہے اور یہ لوگ انکے بڑے معتقد اور ماننے والے ہین۔ چونکہ مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی اکثر سید صوفی جان صاحب کے یہان ٹھہرتے ہین اور سلسلہ خاندان ان ہر دو صاحبان ایک ہی ہے اسلیے باہم رابطہ اتحاد زیادہ ہے مولوی محمد حسین صاحب کے خیالات جیسے ندوہ کیطرف ہین وہ آپ پر ظاہر ہین اونکا اثر سید صوفی جان صاحب پر بھی ہی پڑا ہوا تھا اور وقتاً فوقتاً میرے مواجہ مین تذکرہ آپکا صوفی صاحب نے فرمایا محقاً لعقیدہ صادق تشریف لائین خوش بیان چند عالم اپنے وعظ سے قلوب عوام پر اثر ڈالین تاکہ عملی نتیجہ پیدا ہو۔ ہرچند کہ جلسہ ندوہ کے حامی و مددگار صرف سوداگران صدر بازار ہین شہر کے رؤسا و لال کرتی کے خان بہادر ہمین شریک نہین ہین لیکن اسکی عقیدے سے بہت لوگ ناواقف ہین اسلیے ضرور صوفی صاحب کے ارشاد سے مجھی اتفاق ہے اور غالباً آپکو بھی اتفاق ہو۔ مولوی احمد حسین صاحب امروہوی یہان مدرسہ اسلامیہ و قومی طلبا کا امتحان لینے تشریف لائے تھے اونکا ایک وعظ خاص مدرسہ اسلامیہ مین ہوا

انھون نے کنایۃً واشارۃً اور فہیم لوگون کے نزدیک علانیہ جلسہ ندوہ کی مخالفت کی اوسکا اثر بھی ایک بڑی جماعت پر ہوا اور مولوی احمد علیصاحب مدرس اول مدرسہ اسلام و دیگر مدرسین اور قریب قریب تمام علمای دیوبند اول ہی سے اوسکے مخالف ہین اور ان لوگون کے معتقد بھی یہان تھوڑے عرصہ سے ایک کمیٹی اسلامیہ قائم ہوئی ہے وہ بھی جلسہ ہذا کی سخت مخالف ہی اور اوسکے بعض ممبران پاس آپکی مصنفہ رسائل بھی ہین جنکو وہ کسیقدر شائع بھی کرتے ہین اگر آپکو ان حضرات سے جو ہمارے ہمراہ اور بعض ہمدرد ہیں آپکی خط وکتابت ہو اونکو بھی لکھیے کہ وہ میری مدد کرین اور حکیم مقرب حسین خان صاحب ممبر کمیٹی کو اپنا ہمخیال بنائین کیونکہ ہمکو ایسے معزز اشخاص کی سخت ضرورت ہی جلسہ والون نے اپنا حامی انسپکٹر پولیس کو بنایا ہی اسسے پایا جاتا ہی کہ وہ ایسی صورتین بھی پیدا کرینگے کہ حتی الامکان آپ صاحب اونکی مخالفت کے لیے سدراہ ہون مگر وہ نہین سمجھے کہ ہم اپنی سچائی پر خدا پر بھروسہ کرکے لڑ رہے ہین سچ کا وہی حامی ہے اور رہیگا۔ بریلی وغیرہ مین اس قسم کے انتظام کیے تھے تو کیا کرسکے۔ مگر بظاہر اسباب ایسی پیدا ضرور کرنا چاہیے ندوہ کے بارہ مین آجتک جسقدر رسائل اپنے ارقام فرمائے ہین انکی پانچ پانچ جلدین اور جو آپکی تازہ تصانیف ہون اونکا ایک ایک نسخہ خاکسار کے لیے بواپسی ڈاک ارسال فرماوین اور جو کچھ میرے لائق کار خدمت ہو اوسکے لیے مین حاضر ہون۔ برکت نبیران اللہ میر مرحوم

ردیف ث

(۴۸) تحریر جناب منشی محمد ثناء اللہ صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشن یافتہ

مین جماعت سے شاہد کہ ماہ اپریل مین غیر مقلدون نے بلوہ کرانے کے لیے بنگالہ و مدراس و بمبئی وحیدرآباد تک کے مولوی و نیچری و غیر مقلد بریلی مین بلائے اور دو دو روپیہ کے ٹکٹ پر جلسہ کی وسعت بڑھانے کی غرض سے مولوی صاحب بناکر تخت جلسہ پر بٹھایا گیا تین حضرات نے بریلی مین بلوہ نہونے دیا۔ اول مولوی جناب احمد رضا خان صاحب نے نہایت سرگرمی اور دلی جوش کے ساتھ اپنی علمی لیاقت سے اوس حملہ کو پسپا کیا۔ اور اپنی وعظ ونصائح سے مذہب سنت وجماعت قائم رکھا اور جو مولوی دھوکے سے شریک ندوہ ہوگئے تھے مولوی صاحب ممدوح کے اعتراضات حقہ کو سنکر علیحدہ ہوگیے اور بلوہ نہونے دیا۔ ہم سب لوگ جناب مولوی صاحب موصوف کے دل سے ممنون ہین معتقدان ندوہ شربت کی سی گھونٹ پیکر منتشر ہوگئے اور بریلی مین

امن وآمان رہا۔ اور لطیفہ ایک اور ہوا کہ دس مسلمان باشندگان یورپ کو پیش کیا گیا کہ
ہم مسلمان ہوتے ہین اور ایسے ہی ایک انگریز کا مسلمان ہونا ظاہر کیا گیا۔ حالانکہ محض جھوٹ تھا
نہ کوئی ہندو مسلمان ہوا نہ کوئی انگریز مسلمان ہوا وقت مجمع بڑہانیکو یہ باتین گڑہی گئین۔ بندہ خاکسار محمد ثناء اللہ ڈپٹی کلکٹر پنشنر

ردیف ج

(۲۹) تحریر جناب سید شاہ محمد جلال صاحب حنفی قادری فضل رحمانی رئیس پٹنہ

مین ندوہ کا شریک نہین ہو سکتا۔

ردیف ح

(۳۰) تحریر جناب سید شاہ حبیب الرحمن عرف شاہ مبارک حسین صاحب رئیس اعظم عظیم آباد پٹنہ

مین ندوہ کا مخالف ہون۔

(۳۱) نامہ جناب مولانا مولوی حکیم محمد حبیب علی صاحب علوی کاکوری از اٹاوہ

بخدمت مخدومی مولانا مولوی سید عبد الصمد صاحب مدظلکم العالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والا صحیفہ پہونچا۔ مین نے پہلے سے ایک تحریر ناظم ندوۃ العلما کی خدمت مین نیز بخدمت مولانا محمد شاہ محدث رامپوری صدر انجمن کے بھیجی ہے جسکے جواب کا منتظر ہون مولوی احمد رضا خان صاحب کی تحریرات مجھکو دو تین روز ہوتے بعد مین پہنچی جملہ تحریرات جو مولوی صاحب ممدوح نے کی ہین بہت ہی معقول ہین اگر اصلاح مسائل مقاصد ہو جاویگی تو مین اس بار شامل ہونگا انشاء اللہ ورنہ نہین اگرچہ حسب تحریر ناظم صاحب کے مین لسٹ رکینت بھیج چکا جسکی رسید بھی آچکی ہے۔ ۱۶۔ شوال ۱۳۱۳ھ

(۳۲) تحریر جناب مولانا مولوی محمد حفیظ الدین صاحب حنفی صوفی مرسلہ مولوی عبد الوحید صاحب

انا بری من شرکۃ من کان مخالفاً لملۃ اہل السنۃ والجماعۃ والمذہب الحنفی والمشرب الصوفیہ۔

کتبہ عبدہ المسکین محمد حفیظ الدین۔

ردیف خ

(۳۳) نامہ جناب مولانا مولوی محمد خلیل الرحمن خان صاحب از پیلی بھیت

حضرت مولانا مخدوم و مطاع خادمان جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم
ندوہ کے دفتر سے ایک رسالہ اتمام الحجہ علی مخالفی الندوہ آیا ہے سید احمد صاحب رای بریلوی
کیطرف سے شائع ہوا ہے تہذیب کا دعوی کیا گیا ہے مگر معاملہ برعکس معلوم ہوتا ہے۔

(۳۴) نامہ مولوی حکیم محمد خلیل اللہ خان صاحب از رامپور

مولوی حامد رضا خان صاحب سلمہ المنان۔
جناب حکیم عبد المجید خان صاحب دہلوی نے فرمایا کہ مولوی لطف اللہ صاحب جج حیدرآباد سے آئے
میری ملاقات ہوئی۔ میں نے ان سے کہا کہ ندوہ کے متعلق مجھے آپ سے کچھ گفتگو کرنا ہے
اب تک میں نہایت پسندانہ آپ سے ملتا تھا اور آئندہ سے دو رسم ترک ہے جب تک کہ جواب شافی
نہ دیں جواب دیا کہ اچھا میں پھر ملونگا پھر نہ ملے۔ کل یہاں منشی آئے تھے ندوہ کا ذکر آیا حکیم صاحب نے
فرمایا کہ ندوہ بے ایمان ہے اور سید احمد خان جیسا ہے تیرہ سو برس سے بد مذہبوں کا رد و کد
واجب اور ضروری سمجھتے چلے آتے ہیں اب اونکی ممانعت کیجاتی ہے یہ بھاگ گئے ہیں [illegible]
تھے منشی خاموش بیٹھے رہے آخر یہ کہا کہ اگر توبہ کریں تو بھی ذی ایمان ہیں فرمایا اونکی توبہ کا کچھ اعتبار نہیں پھر فرمایا کہ اب [illegible]

ردیف د

(۳۵) نامہ جناب منشی دین محمد صاحب از بھڑاچ

جناب مولوی حکیم مومن سجاد صاحب زاد عنایتہ
خادم کو ایک روپیہ ماہوار چندہ مجلس علمائے اہلسنت و جماعت مخالفین ندوہ یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۱۸ھ سے منظور ہے
منظور ہے۔

ردیف ر

(۳۶) نامہ جناب مولانا مولوی حافظ رحیم اللہ صاحب مدرس مسجد جامع آگرہ

مخدومی و مطاعی مولوی عبد الوحید صاحب دامت فیوضکم
بندہ آج تک ناواقف محض تھا کہ ندوہ کیا چیز ہے آپکی تحریرات مرسلہ سے علم اجمالی حاصل ہوا تھا
کہ ہو نہ ہو نیچر کے سلسلہ کا کوئی تازہ وبتدیع ہے۔ مگر ان رسائل موصولہ کے مطالعہ سے

بالکل حقیقت اوسکی کھلگئی ہے بہر رنگی کہ خواہی جامہ می پوش کہ من انداز قدت را میشناسم
حضرت سچ تو یہ ہے کہ یہ دونون رسالے غضب کے ہین ادہر مولوی محمد ابراہیم صاحب قادری نے
ابراہیم آری کے یہانتک دہجیان اوڑائین کہ جامہ عاریتی سے عاری کردیا ادہر مولانا مومن سجاد
صاحب نے ایسا فوٹو کھینچا کہ ندوہ کا ایک ایک خط و خال بلکہ ایک ایک رگ و ریشہ دکھائی دیگیا
میرا خیال تو یہ ہے کہ صرف یہی دونون رسالہ ندوہ کے ابطال بلکہ تا ابد الاباد اوسکے استیصال
کیواسطے کافی ہین یہ صرف آپکی حسن سعی کا نتیجہ ہے مین ان دونون رسالونکی تعریف نہین کرسکتا
جزا اللہ المصنفین المتصنفین مناخیر الجزا فی الدین والدنیا۔

(۳۷) تحریر جناب مولوی رضی احمد صاحب وارد مرادپور

جناب مولوی محمد عبد الوحید صاحب حنفی فردوسی نقشبندی عظیم آبادی نے رسالہ ضنان
اسلام مین بڑی باریک بینی فرمائی سبحان اللہ و بحمدہ البتہ جو کچھ اونھون نے ترقیم فرمایا ہی
بہت بجا اور قابل خیال کرنے کے ہے حضرت نے بڑی خیر کی کہ ایسے بزرگونکو مفسدہ ندوہ سے
ہوشیار کردیا جس سے عوام مسلمانان بلاے ضلالت سے محفوظ رہینگے خداوند تعالے انکو
اور سب ارباب علم کو جو فسادات ندوہ و دیگر مفاسد و عقائد پر رکھتے ہین اور عوام نابینا ان کو
جتاتے ہین جزا جزیل عطا فرمائے اور داعی ہون کہ وہ لوگ نکایت ہو [illegible]

ردیف س

(۳۸) نامہ جناب مولانا الحاج مولوی حکیم محمد سراج الحق صاحب قادری حبیب سوتہ کے

جناب مولانا المعظم والمنعم المکرم مولانا احمد رضا خان صاحب زادکم اللہ علما و علا۔
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ امروز از عنایت فرما محمد عبد الواجد علیخان صاحب رئیس
بدہالسی ضلع بلند شہر تذکرہ ندوہ و مجلس اہلسنت درمیان آمد اوشان مبلغ دہ روپیہ
ماہوار برائے مجلس اہلسنت را و ندوہ مقرر فرمودند نام شان در زمرہ معاونان اہلسنت درج [illegible]
ہموارہ کتب مطبوعہ فرستادہ آید۔

(۳۹) نامہ جناب نواب سید سردار علیخان صاحب بہادر ابن نواب سید سر دلیر الملک بہادر مرحوم و مغفور حیدرآباد و ارکنندہ

جامی اسلام ماحی کفر و ظلام فخر دوران مولوی احمد رضا خان صاحب دامت فیوضکم العلیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میں نہیں اوس دلی خوشی کا اظہار نہیں کرسکتا جو دستور العمل
مجلس اہلسنت کی مشاہدہ سے مجھکو حاصل ہوئی ہو وقت میں آپ حضرات کی توجہ کا اس طرف مبذول ہونا
ضرور غیبی تحریک ہوسنی بجا ہو پر آپ حضرات کا یہ ایسا احسان نہیں جسکو وہ کسیوقت فراموش کرسکیں
میں متبرک مجلس کی خدمت کو اپنا فخر سمجھتا ہوں اور نہایت خوشی کے ساتھ عـ۵ روپیہ ماہوار اور
پچاس روپیہ یکمشت سے مجلس مبارک کی خدمت کو حاضر ہوں۔

(۴۰) نامہ نواب سید سرفراز علیخان صاحب مرحوم فرزند اکبر نواب سید دلیر الملک مرحوم

حامی سنت ماحی بدعت جناب مولانا احمد رضا خان صاحب دامت فیوضہم
پس از سلام مسنون واضح رائے سامی ہو۔ آپ حضرات نے مذہب کا ساتھ دیا ہے خدا تعالیٰ
آپکا ساتھ دیگا مولانا ہمیں آپکو تکلیف بھی سہنا پڑیگی۔ لیکن تھوڑی سی استقامت آپکو بہت بڑا
فائدہ پہونچائیگا۔ بزوالی ہے مجلس علمائے اہلسنت کی تائید کو میں مذہبی تائید یقین کرتا ہوں اوسکی
خدمت کو باعث افتخار۔ دس روپیہ ماہانہ اور پچاس روپیہ یکمشت بطور امداد نذر مجلس کرتا ہوں۔

(۴۱) تحریر جناب منشی سید سعادت علی صاحب بہار سے

اتفاق بیشک نفس ایک عمدہ چیز ہے مگر اتفاق باہمی فرق مذاہب مختلفہ کا بلا مضرت وتخریب دین
بایکدیگر کے حیز امکان سے باہر ہے ان دنیاوی برتاؤ سے بلاقید ضروریات اتفاق سب
فرقونکو ایک رشتہ اتحاد میں باندھ سکتا ہے جو نفس غرض ندوہ نہیں ہے۔

(۴۲) تحریر جناب منشی حافظ سلامت اللہ صاحب غازیپوری مدرس جرہود

افراط متضادہ مثل عناصر اربعہ کے باہم جمع کرنے میں گویا ندوہ در پردہ دعویٰ خدائی کا کرتا ہو نعوذ باللہ

ردیف ش

(۴۳) نامہ جناب ڈاکٹر شرف الدین صاحب از محمود آباد

مخدوم بندہ جناب مولوی حسن رضا خان صاحب۔
السلام علیکم صاحب یہ تو نئی شاخ نکلی خدا اوسکو دور دفع کرے جزاک اللہ ایسے سوالات میں
کیے ہیں کہ اگر اسکا جواب ہو تو صرف یہ کہ ندوہ کی کمیٹی مرابدوہ ان سوالات کا جواب کیوں

و نیز اگر مند اسمجھو ان نئی روشنی والونکو جنھون نے مذہب مین ایسے ایسے رخنہ پیدا کیے ہین۔

(۴۴) دیگر

مکرمی جناب مولوی حسن رضا خان صاحب۔

ہمو ایک اخبار مین یہ دیکھنے سے مسرت ہوئی کہ کمیٹی ندوہ جو شملہ پر ہوئی تھی رو ندوہ کے لیے مسرت بخش تھی کیونکہ وہان صرف معمولی اشخاص شریک جلسہ ہوئے اور جن لوگون کے اہل ندوہ خواہشمند تھے وہ نہ آسکے۔

(۴۵) نامہ جناب مولوی محمد شریف خان صاحب افغانی نزیل مزار جناب شیخ مجدد الف ثانی

از طرف کمترین انام گمنام جہان محمد شریف خان نام بخدمت حضرت مکرمی مخدومی قدوۃ العلماء الفقرا مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب زاد عنایتکم۔

بعد السلام علیکم وعلی من لدیکم ارسال رسائل رو ندوہ و اشتہار مضامین مختلف سے احقر کو معزز فرمایا فرقہائے باطلہ غیر مقلد و نیچریہ وہمہ مخالف اہل حق سنت وجماعت پر وقوف ہوا سابق مین اطراف کے ایک محب مولوی حلیم اللہ صاحب نے ایسی جد و جہد سے رد غیر مقلدین مین کارروائی کی اور اونکی خلف صلاۃ اور رشتہ داری وغیرہ تمام کاروبار سے مثل حکم مرتدین اجتناب کیا کیونکہ یہ لوگ ہزارہا بزرگان دین کو بباعث تقلید شخصی مشرک جانتے اور تحریر کرتے ہین اور چنانچہ پیشواو سر غنہ فرقہ ضالہ نذیر حسین دہلوی اور محمد حسین لاہوری اور انکا ہمدرد و ضلالت مرزا غلام احمد قادیانی جسپر تیرہ سال ہوئے مولانا مولوی محمد صاحب لودیانوی لامذہب کش نے فتوے کفر کا دیا تھا تمام اہل علم ازجواب منتظر اصدار تصنیف جناب معلی القاب در حق ندوہ و گمراہ قادیان ہم کریم محرم الحرام

(۴۶) نامہ جناب مولوی شاہ محمد شفیع صاحب ناصر چشتی صابری از رام پور ضلع سہارنپور

بعد حمد و صلاۃ

نخست سوغط پر طلسم لقیتم این سنت کہ از معاشر ناجنس احتراز کنید۔

مولانا بالفضل اولنا حامی سنت ماحی بدعت الفاضل الکامل مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدکم

پس از سلام مسنون واضح رائ گرامی باد سوالات حقائق نما بر و بس ندوة العلما و هر دو رسالهٔ
دیگر بغور تمام من اوله الی آخره دیدیم آنچه که بنسبت ندوة العلما ارقام فرموده‌اند در میزان عدل انصاف همه درست
گروهی ناحق پژوه که ره نورد کوچه ضلالت و سراسیمه بیدای بطالت باشد و شعار شان اتباع
هوای نفسانی و قساوت قلبی ست درین بزم مقدس ندوة العلما او را چه کار و از مشاورت و مجالست
مجمع اہلسنت و جماعت آن را چه سروکار الوحدة خیر من جلیس السوء والجلیس الصالح خیر من الوحدة۔

۵ دور شو از اختلاط یار بد که یار بد بدتر بود از مار بد لاریب اجتناب ورزیدن ازین جلیسه
احسن ثم احسن ست۔ و هم کاسه و هم نواله شدن آمدن در تلبیس آهرمن ست ۵ صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند اختلاط و ارتباط اہل ضلالت مثمر وبال و ملال و نکال ست حق تعالی انسان را
بیاری بی‌نیاز بدیده بلکه از میان جمله عالم برای عبادت و معرفت خود برگزیده۔ بار درخت علم عمل ست ۵
عالم بیعمل زنبور بے عسل ست۔ مواخذه فساد فی العقیده از فساد فی العقل افزون تر ست چنانچه عقائد
و اخلاق ذمیمه بنده ماخوذ ست بر اعمال قلبیه عزم تام قرار داد نفس ست بر معصیت که در خارج اسباب
آن مہیا نیست و اگر مہیا گردد میکند البته مواخذ ست اللهم استغفرک من کل ما نعلم و ما لا نعلم گروهی
که مذهب شان لامذهبیت و طائفه که با عبدالوهاب نجدی ادراحب قلبی والفت دلی ست و جماعتی که
در آیات کلام ربانی و نصوص قرآنی کلامی بیجا میکنند و استهزا میسازند و از وجود ملائکه و معراج جسمانی
جناب رسالت مآب علت موجودات خلاصه کائنات خیر الاولین والآخرین احمد مجتبی محمد مصطفی
صلی الله علیه و علی آله واصحابه وسلم و دیگر امور دینیه منکر اند و آن لوزع تبرائیه ۵ دشنام محبکه
طاعت باشد کو مذهب معلوم اہل مذهب معلوم۔ گروه حق پژوه اہلسنت را که مصداق کنتم خیر امة
هست با مشاورت و اتصال آنچنین الطبائل و اضلال و اذلال چه تعلق۔ خانه دوستان بروب
و در دشمنان مکوب۔ این دشمنان دین متین اند دین شان لو اهجی و لا یعقلی و شیوه شان بیدینی
و خودسری ست اللهم احفظنا من صحبة هذه الطائفة الضالین المنافقین ما را چه ضرور ست که در هفوات
و کوات و خرافات نا موافقان دین و مخاصمان سلف صالحین اوقات عزیز خود را خراب سازیم
واز ذکر و فکر یکسو شویم فکر یکساعت به بهتر ست از عبادت هفتاد سال. آری فکر تشنگان بادیه
شوق را شربت بلا الست و مرغ دل را برای پرواز بعالم ملکوت پر و بال ست فکر آن ست که

ہیبطالمصنوعات عجیبہ دیدہ دل بکشایم و تغییر زمان و تبدیل اکوان قدرت صانع معلوم نمائیم
بحصول ہیچ نعمت علم و دولت کبری در ضمن احتراز صحبت نامحرمان کوئی شاہد حقیقی و محبوب تحقیقی ہست
راقم محمد شفیع ناصر از رام پور ضلع ، سنبل پور۔ ۲۵ شوال پنجشنبہ ۱۳۱۲ھ

(۴۷) نامہ جناب مولوی سید شفیع احمد صاحب سہسوانی

حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم۔
بعد تسلیمات مکلف خدمت ہوں تمامی کتب حضرات کے یہاں کی حضرات کو جو شریک ندوہ تھے
دکھائیں بہت سکوت کیا اور کوئی ثبوت کافی ادن بیچارہ و نکو کیا ان کے پیشواؤں کو آج تک
دستیاب نہوا۔ عبدالمذنب شفیع احمد عفی اللہ عنہ متمقام سہسوان ضلع بدایوں ۷ محرم الحرام ۱۳۱۴ھ

(۴۸) نامہ جناب سید شمس الدین علی خان بہادر حسنی حسینی قادری اکسٹرا ڈپٹی کمشنر صوبہ برار

ناصر سنت قامع بدعت وحید دوران حضرت جناب مولانا احمد رضا خان صاحب دامت فیوضہم
بعد السلام مسنون واضح رای سامی ہو۔ یوں تو ہندوستان میں کچھ دنوں سے متعدد انجمنیں
مختلف بلاد و امصار میں قائم ہیں اور اسلامی ہمدردی و قومی ترقی کا سب ہی کو بہت کچھ دعوی ہے
لیکن صرف ندوۃ العلما کے دم سے یہ امید پیدا ہوئی تھی کہ یہ مجلس ضرور اسلام اور اہل اسلام کے
حق میں مفید ثابت ہوگی اور اوسکے ارکین جو کچھ کہتے ہیں وہ کر کے دکھائینگے۔
افسوس صد افسوس کہ حریفوں کا اوسپر وار چلگیا اغیار کی شرکت نے اوسکا پلٹ کر دیا اگر اوس کے
بڑھتے ہوئے اثر کو جلد نہ روکا جاتا تو میں یقینی طور پر کہہ سکتا ہوں کہ ہندوستان کا بڑا حصہ
نیچری ہوئے سے محفوظ نہ رہ سکتا ایسے پرخطر وقت میں ایسے سخت ہنگامے میں آپ حضرات کا نمایاں
حمایت سنت۔ نہایت مستعدی کے ساتھ کھڑا ہو جانا ضرور ایک قابل یادگار ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں
اگر سنی بھائیوں نے آپکو تھوڑی مدد بھی پہونچائی تو بہت جلد ہم اون عمدہ نتائج کو اپنی آنکھوں سے
مشاہدہ کر لینگے جو اسوقت ہمارے خیال میں نہایت مشکل معلوم ہوتے ہیں۔
میں نہایت خوشی کے ساتھ ابتدا اسے ماہ ربیع الاول شریف سے پانچ روپیہ ماہوار مجلس اہلسنت کو عطا
نذر کرتا ہوں اور ایکسال کا پیشگی یعنے ساٹھ روپیہ اور پندرہ روپیہ یکمشت علاوہ ماہوار کی

جملہ پچھتر روپیہ مرسل خدمت ہین ۲۹۔ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ

(۴۹) نامہ جناب مولوی حافظ شوکت علی صاحب رئیس پیلی بھیت

جناب مولوی احمد رضا خان صاحب ادام اللہ علینا ظلال رافتکم

بعد سلام کے التماس ہو فتوے ورسائل متعلقہ ندوہ وصول ہو کر باعث مباہات ہوئے جنکو اسمائے مبارک اونپر تحریر تھے تقسیم کر دیے یہان کسی نے اون سے مخالفت نہین کی سوائے دو یا تین شخصون کے دو کو تو بحث کر کے سمجھا دیا۔ ایک نے نہ قبول کیا اور یہ فرمایا کہ ہمارے پاس حیدرآباد سے تحریر آئی ہی کہ مولوی لطف اللہ صاحب کے دستخط ہو گئے سو کر الیہ یہ بو قست بابت اونکی موجب ضحک ہوئی

ردیف ص

(۵۰) تحریر جناب مولوی حکیم محمد صادق صاحب ابن مولوی عبد القادر صاحب وکیل صاحبگنج بنام مولوی عبد الوحید صاحب

السلام علیکم۔ رسالہ فغان بیلام کی تحریر خوب ہی اور پردہ دری صاحبان ندوہ کی خوب کی ہی

(۵۱) نامہ جناب منشی صدر الدین محمد قمر علی اختر صدیقی النعمانی از کلکتہ

جناب مولوی صاحب مجمع خوبیہای صوری ومعنوی مولوی حکیم مومن سجاد صاحب منتظم دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہمارے عنایت فرما جناب مولوی عبد الوحید صاحب عظیم آبادی نے ایک رسالہ دستور العمل مجلس علمائے اہلسنت ومطبع اہلسنت وجماعت عنایت فرما کر ممنون کیا مضمون سے اوسکے واقف ہوا واز حد خورسند انشاء اللہ تعالی ایک نسخہ نام صاحبان سنت وجماعت کے روانہ کرونگا

دیگر

(۵۲)

جملہ حالات موجودہ پر غور کرنے سے بخوبی حقیقت ندوہ کی صاف ظاہر ہو گئی اسمین ہر امر نزاعی وفاسد ہین عقائد باطلہ اور خیالات ضالہ ہین جو صریح مخالف ومضر اہلسنت وجماعت کی ہین۔

محمد صدر الدین علی اختر حنفی صدیقی بہاری وارد کلکتہ

(۵۳) نامہ حضرت سید شاہ صوفی جان صاحب صابری از میرٹھ

مخدومنا حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب دام فیضہ

السلام علیکم۔ حتی الامکان اصلاح ندوہ مین کوشش بلیغ کی گئی ہی لیکن ہنوز جیسا حال ظاہر ہوگا جب سے کامل طور

اطمینان نہوگا جب تک ہم شریک نہونگے ورنہ آپسے درخواست شرکت کرینگے اطمینان فرمائیے۔ آپکا خیر طلب صوفی جان عفی عنہ

ردیف ظ

(۵۴) نامہ جناب مولوی ظہور احمد صاحب بھیتوی

معدن علوم سبحانی مولوی عبد الوحید صاحب دام مجدہ

رسالہ فغان سلام مصنفہ محب مشاہدہ نمودم طبیعتم را مسرت حاصل گردید ترقب کہ باستیصال معتقدان وبارشاد مضلان کوشش نمایند و این امر مہم را بخوبی انجام دہند۔

(۵۵) تحریر جناب منشی ظہور الحق صاحب قادری مرسلہ مولوی عبد الوحید صاحب

ندا ندوہ کا آزادی پر ہے وہ آزادی جو اسلام کے مخالف نقیض عقیدہ خصوصًا مین حنفیان ہو اور ندویہ و نیچریہ و وہابیہ نجدیہ و شیعہ کا مین جانی دشمن ہون سے الگ تو در رہ او قرب خدا طلبی آبر و بر در مخلوق چرا می طلبی۔

(۵۶) نامہ جناب مولوی سید ظہور اللہ صاحب از ٹونک

بخدمت اقدس وحضرت مقدس سیف دین سید المرسلین مولانا احمد رضا خان صاحب دام ظلہ العالی بعد سلام مسنون گذارش ہی مین حضور کا نہایت درجہ شکر گذار ہون کہ اپنے رسالہ سوالات حقائق بر رؤس ندوۃ العلماء خوب ہی ارقام فرمایا۔ انکا جواب دینا محال ہی۔ جملہ سوالات حق ہین ندوہ کو سوائے تسلیم کے کوئی چارہ نہوگا۔ اگر وہ تسلیم نکریگا تو سوا رسوائی کے اوسکو چارہ نہوگا۔ یکم محرم الحرام سنہ ۱۳۱۴ سید ظہور اللہ از ٹونک

ردیف ع

(۵۷) تحریر جناب مولوی عبد الباری نعمانی حاجی پوری وکیل مجلس اہلسنت

بحسب قول وعہدیان ندوہ ندوہ ابھی بچہ ہی اور ظاہر ہی کہ بچون کے قول و فعل کا اعتبار نہین بہر حال نازبرداران ندوہ کی خدمت مین عرض ہی کہ اوس بچہ یعنی ندوہ کو بہت لا یعنی یعنی خلاف عقائد حقہ سے باز رکھکر اہلسنت وجماعت کی گود مین دیوین تو اوسکی گفتش بجا ہی والا حکم

کیا خوب ہوتا کہ ندوہ اہلسنت سے خلاف نہ کرتا اور مصداق سہ گر بر سر و چشم من نشینی ٭ نازت بکشم کہ نازنینی ٭ بنتا۔

(۵۸) نامہ جناب مولوی عبد الحق صاحب مدرس مدرسہ علی آباد ضلع بارہ بنکی رکن ندوہ

عالم اجل فاضل اکمل مولانا و مخدومنا حضرت حاجی محمد احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

آداب نیاز کے بعد یہ حقیر بھی انجمن ندوۃ العلما کا ایک ممبر اور علمای اہلسنت کا کفش بردار ہے۔ دو تین ہفتہ ہوئے کہ مکرمی منشی محمد مظہر الحق صاحب نائب الریاست عثمانپور ضلع بارہ بنکی نے ایک رسالہ سرگزشت و ماجرای ندوہ مجھ مرحمت فرمایا۔ کچا چٹھا انجمن مذکور کے صدر نشینان و علمائی عظام کا دریافت ہوا جسنے فقیر کو تذبذب مین ڈالدیا ایک عریضہ ناظم ندوۃ العلما کی خدمت مین برائی رفع شکوک بلاغ کیا موصوف نے بجواب عریضہ صحیفہ نمبر ۱ھ ۲۴ علمائی اہلسنت پر طنز و تشنیع مین تحریر فرمایا اور نیز دو رسالی ارشاد کہلاد قول فاصل عنایت کیے جس سے میری کچھ بھی تسکین نہین ہوئی۔ پھر عریضہ روانہ کیا ہے جواب سے ہنوز مستفیض نہین ہوا۔ اب حقیر ملتجی ہے کہ مبارک ذات اقدس انجمن اہلسنت کی فیس شرکت سے آگاہ فرمایے کہ ابلاغ کرون۔ ۲۲ شعبان ۱۳۱۴ھ

(۵۹) نامہ جناب مولوی محمد عبد الحمید صاحب پانی پتی از بنارس

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب مد اللہ ظلہ العالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تینون رسالون کے مطالعہ سے نہایت تازگی حاصل ہوئی جناب من تعقب ندوہ مین رسالے تو تینون اچھے ہین۔ لیکن جیسا کہ حاجی شرماجی خیریہ ندوہ تھا دیسا انکی سوالات حقائق نما نے خوب انکی ناک مین دم کیا۔ والحمد للہ علی ذلک۔ اس ندوہ کا صدمہ تو احقر کے دل پر بھی بہت تھا۔ لیکن قلت سامان عدم اطمینان سے چپ تھا۔ لیکن اللہ کا شکر ہی کہ اوسنی اپنی خادم بہت سے علما کھڑے کر دیے، ندوہ کے ذریعہ سے بہت سے فساد پھیل گئے ہین اسنی بہت لوگون کے عقائد کو خراب کر ڈالا ہے۔ اسکے فتنون کا سد باب ضرور ہی۔

عبد الحمید پانی پتی از بنارس ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ

(۶۰) تحریر جناب محمد عبد الحمید صاحب حنفی قادری مدرس مدرسہ جرہوہ

جب تک ندوہ خود اپنی اصلاح نہ کرے اوسکی شرکت ناجائز ہے۔

(۶۱) نامہ جناب محمد عبد الحی صاحب از کانپور قریب مطبع نظامی

جامع الفضائل والکمالات واقف الاحادیث والآیات حضرت اقدس سیدنا و مولانا شاہ محمد احمد رضا خان صاحب مدظلہ العالے۔

بعد عرض تسلیم بصد تعظیم عرض ہے کہ ندوہ سے جو طوفان بے تمیزی اوٹھا تھا اور جس نے بہ سعی مولوی شبلی اور تحریک سر سید احمد خان تمام مسلمانونکو اپنے عقائد اور یقین حقانیت مذہب اہلسنت وجماعت مین سست کرنے کا عزم کر لیا تھا الحمد للہ حضرت والا کی سعی سے وہ طوفان فرو ہوتا معلوم ہوتا ہے اور کچھ امید ہوتی ہے کہ گویہ بربادی اہل اسلام کا ذریعہ قرار دی گئی تھی مگر اصلاح ہو کر مسلمانونکو فائدہ پہونچانے والا ہو جائے۔ اکثر لوگ جو شریک ندوہ ہین وہ اسکی حماقتون پر مطلع ہو گئے مگر افسوس بعض ہٹ اور ضد پر جمے ہوتے ہین خدا تعالی اونکو بھی راہ راست پر لائے۔ اور مخالفین اسلام اسمین سے خارج ہون اور علمای اہلسنت وجماعت کے اختیار مین ہو اور اس سے مسلمانون کو نفع پہونچے اور آپکی سعی و کوشش کا پورا پورا اثر ظاہر ہو۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ کچھ رسائل اور مضامین اسکے ملمع اور قلعی کھولنے کے بارہ مین طبع ہوئے ہین اونکی قیمت سے آگاہی ہو تو بارسال قیمت طلب کر لیجائین۔ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ

(۶۲) نامہ جناب مولوی عبد الرحمن صاحب جنبشانی شافعی از بنارس

بخدمت حامی دین مصطفے جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب مد اللہ ظلہ العالی

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رسائل اربعہ مرسلہ آنجناب اس احقر اور نیز جناب مولوی عبد الحمید صاحب کے پاس پہونچے مجملا اسوقت عرض کرتا ہون کہ ہم دونون کو جناب کی راے سے اتفاق ہے۔ ۲۹ محرم ۱۳۱۴ھ

(۶۴) نامہ جناب مولانا مولوی عبدالسلام صاحب قادری جبلپوری سابق رکن ندوہ

مخدومی و مکرمی جناب مولانا المعظم مولوی حکیم مومن سجاد صاحب زادت شفاکم۔

پس از ادای ہدیہ سلام مسنون اشتیاق مشمول ملتمس نیازمند آنکہ رسائل ستہ اعنی فتاوی السنہ و فک فتنہ مظہر الحق حشوہ مزق شرارات ندوہ مرآة الندوہ و سہ اشتہارات در بار مرسلہ آن مخدوم بعز صدور و شرف وصول باعث نضرہ و مسرہ موفور۔ و سبب حصول مامول ہوئے۔ چونکہ دین فروشان ندویہ نے اپنی عیاری و مکاری سے تو اکثر سفہاء ہند کو صید دام تزویر کیا۔ مضامین ابلہ فریبی سے تسوید اوراق کر کے ظاہری ٹیم ٹام بنا کے اہتمام ازدحام عوام کالانعام کا اشتہار دے دے کے آزادوں کو تو بنیو نکو اپنی کاذبہ کا مشغوف و شیفتہ و فریفتہ بنا لیا۔ آزاد ان بوالہوسان زمان بطلب حب جاہ و مال ندیۃ القلوب ہو رہے ہین۔ دنیا کی طلب و جاہ و مال کی شغفت مین سایق تحقیق مسائل و تکمیل دین کے غیر شائق ہین۔ ندوہ مین حضوری و شرکت و شمولیت کو ایک نعمت کبرے و باعث افتخار و سبب اعتبار و انتصار جانتے ہین بعض صلحاء مومنین کہ جو سیدھے سادے مسلمان اور پکے سچے مومن ہین باثر صحبت و تلبیس و تحریص مذبذبین سے اونکا بھی میلان طبع جانب ندوہ ہوتا جاتا ہے چنانچہ اس فقیر کی چند روزہ غیبت مین مسلمانان جبلپور کی آمادگی و انقلاب کے اسباب و ساز و سامان مذبذبین کی طرف سے پورے طور پر مہیا ہو چکے تھے۔ کہ بحمد اللہ تعالے و رسولہ فقیر کا یہان پہونچنا۔ اور ایضاح حق و اظہار و اثبات مفاسد و شناعات ندوہ۔ و اتباع سنت و اتفاق و اتحاد باہل سنت کی مواعظ مذاکرہ کے وہ ہوم دہام مچ گئی فقیر اہلسنت کی فہمائش اور مذبذبین کے ایرادات کا دفع اور ہفوات باطلہ و خیالات لاطائلہ کا ازالہ و ابطال ہر وعظ مین باحسن وجوہ کرتا رہا پھر اسی اثنا مین رسائل مرسلہ آنمکرم کے شرف وصول ہوتے جاء الحق و زہق الباطل کا پورا افادہ دکھلایا۔

اکثر مذبذبین اب اس فقیر حقیر کے مطالعہ رسائل سامیہ سے مستفید ہو رہے ہین۔ ایک دھوم دہام مچگئی ہے غالبا عنقریب ہر رسالہ کے متعدد نسخے خاصکر فتاوی السنہ کے اکثر نسخے بارسال قیمت مطلوب ہونگے۔ فتاوی السنہ کی اشاعت تو ہر شہر و دیار مین عام طور پر مزید

ولایدہی اور اماجد واخیار وعلماء کبار کی مواہیر تو اوسپر جسقدر زیادہ ثبت ہونگی اوتنا ہی وہ فتوی معتمد و مسلم و مقبول ہوگا انجمن جبلپور کا حال تو غالبًا آنکرم کو معلوم ہوگا اجانب و اغیار ولا مذہبونکا اسمین دخل کامل و تصرف قوی ہی یہ انجمن ندوہ کی نہایت گرویدہ و جان نثار ہی۔ یہان کے اہلسنت کو در غلانے کے ندوہ کی فریفتہ بنانے کے یلیے ساعی و کوشان۔ لہذا ماموُل از مکارم عنایات آنکہ ہمیشہ مجلس متبرک علماء اہلسنت نصرہم اللہ تعالی کی بشارتون سے مسرور فرماتے رہیے اور کار لائق سے ممتاز کیجیے والسلام علیکم و علی من لدیکم۔ ازین فقیر واز سائر طلباء ورفقاء واحباب بحضرات کبراء اہل سنن سلام بصد نیاز واکرام ہدیہ فرمایند۔

راقم اثم اذل خدام علماء اہلسنت فقیر حقیر گمنام خاکپا محمد عبد السلام جعلہ اللہ تعالی من الذین لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ از بلدہ جبلپور متصل مسجد کوتوالی تاریخ ۱۵ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۴ھ

(۶۲) نامہ جناب مولانا مولوی عبد السمیع صاحب مصنف انوار ساطعہ وغیرہ رد وہابیہ از میرٹھ

جناب مولوی مومن سجاد صاحب مہتمم مجلس و مطبع اہلسنت دامت الطافہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ جناب کا فتاوی اسنہ بھیجا چاہا کہ اوسکو دیکھون نہ دیکھ سکا۔ اور عقیدہ مین میرا وہی دین وملت ہی جو کہ جناب مولوی احمد رضا خان صاحب تحریر فرما چکے ہین۔ اسوقت بھی میری آنکھ کام نہین دیتی مگر جناب کی رفع انتظار کے لیے لاچار لکھنا ضرور ہے۔ ۱۰۔ رمضان سنہ ۱۳۱۴ھ عبد السمیع از کمپ میرٹھ۔

(۶۳) دیگر

محقق مدقق موید عقائد سلف جناب مولانا احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ جس جلسہ مین خاص پانچ آدمی خلوت مین تھی مجھسے مولوی محمد علی صاحب ناظم نے فرمایا کہ بس دو ہی آدمی تو غیر فرقے کے ایک شبلی وہ تائب ہی کھیے توبہ نامہ لکھوادون دوسرے محمد ابراہیم آروی وہ کالعدم ہی کبھی شریک ہوتا ہی کبھی نہین مین نے کہا کہ اونکو آپ الگ کرین کیون اپنی جماعت مین تفرقہ ڈالا ہی فرمایا ایک ترکیب سے الگ کرونگا جب یہ بات قرار پا چکی تب مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی کو تار دیا گیا کہ ندوہ آپکو بلاتا ہی

اونکا آپکی اصلاح کو مانتا ہی اوسکے جواب مین اونھون نے مولوی منور علی صاحب کے ہاتھ یہ ارشاد فرمایا کہ جب تک ہمارے بھائی دیوبندیونکا قافلہ شریک نہوگا ہم شریک نہونگے یہ خبر صحیح ہے اور اس سے پہلے ناظم صاحب کے نام خط مولوی محمد حسین صاحب کا آچکا تھا کہ آپ مولوی رشید احمد صاحب کو ضرور ندوہ مین شریک کرین چنانچہ ناظم صاحب لینے کو گئے مگر دیوبند تک پہنچے تھے وہان کے مولویون نے کہا کہ ندوہ کا وقت کم رہا ہی گنگوہ جانے مین پانچ دن لگینگے واپس جاؤ بنا برعلیہ واپس آئے یہ بیان ناظم صاحب کا ہی۔ دوسرے آدمی یہ کہتے ہین کہ اونھون نے اعتراضات کئے اور کہا کہ اگر ہمارے اختیار مین ندوہ رکھو تو سال آیندہ مین شریک ہونگے عبد السمیع ۱۱۔ شوال ۱۳۱۴ھ

(۶۱)

دیگر

جناب محبی مکرمی افضال محقق مدقق مؤید عقائد سلف ذی شرف جناب مولانا احمد رضا خان صاحب دامت افاداتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ مولوی حقانی صاحب و ناظم و مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب وغیرہم میرے پاس تشریف لائے اور پھر مین بھی بطور مکافات اون کے پاس حاضر ہوا سب مجھسے کہتے ہین کہ ہمارے فریق سے اگر کسی نے کچھ خطا کی ہو تو ہم توبہ کرتے ہین بعض نے کہا کہ شبلی بہت اچھی نماز پڑھتا ہی اور اوسکی سیرۃ النعمان علماء عرب نے پسند فرمائی اب اوسکا ترجمہ عربی ہوگا میری حالت یہ ہی کہ نہ مین نے سیرۃ النعمان دیکھی اور نہ اہل ندوہ نے اپنے رسائل وکتب دینی جنکو مقامات ضرورت کے دیکھ لیتا آپکے رسائل بندہ زادہ میان محمد صاحب سلمہ نے دیکھے ہین اونکا خط رامپور سے آیا ہی کہ اہل ندوہ کا قول ظاہر مین چکنا چپڑا معلوم ہوتا ہی درحقیقت نتیجہ بد رکھتا ہی جناب مولانا احمد رضا خان صاحب اون کے رگ و ریشے سے واقف ہین عبد السمیع ۱۲۔ شوال ۱۳۱۴ھ۔

(۶۲)

دیگر

بخدمت سراپا برکت محقق مدقق ناصر الاسلام جناب مولانا احمد رضا خان صاحب قادری دامت افاداتہم وافاضاتہم۔

بعد تقدیم ہدیہ سلام التماس مرام آنکہ صحیفہ شریفہ بصحابت مولوی محمد حسین صاحب صادر ہوا

لیکن اوسوقت بندہ مجلس ندوہ مین دو گھنٹہ شریک ہوکر واپس آچکا تھا۔ اگر روز یکشنبہ آٹھ بجے
بھی والا نامہ مجھکو ملجاتا تو خداع اس فریق کا کہ اقرار کرتے ہین پھر وفا نہین کرتے مجھپر کھل جاتا۔
مین ہرگز شریک نہوتا۔ اور قصہ میری شرکت کا یہ ہے کہ اول جسروز اصحاب ندوہ میرٹھہ مین آئے
ہین اوسروز مولوی عبد الحق صاحب دہلوی میرے پاس آئے اور دیر تک بات ہوتی رہی
جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے رسالو نمین جو عبارتین ہین ہمارا وہ مقصد نہین جسپر اعتراض ہے۔ دوسرے دن
مولوی محمد علی صاحب ناظم بھی دیر تک مکالمت رہی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے ندوہ مین فقط دو آدمی
ہین جنمین کلام ہے سو مولوی شبلی سے مین توبہ کرالونگا اور مولوی ابراہیم آروی کو علیحدہ کردونگا
لیکن جب بھی جلسہ اول و دوم دونون مین شریک نہوا دوسرے دن چار علما بعد ظہر میرے
پاس آئے ایک عبد الجمیل ولایتی تھے یہی صاحب مجھے محرک شمول جلسہ ہوئے مین نے کہا
کہ مین ایک ناچیز تمہارے ندوہ مین نہوا نہوا۔ یہ خیال جانے دو۔ کہا سب کی نظر اسپر پڑتی ہے
کہ عبد السمیع کیون شریک نہین۔ ہر کوئی پوچھتا ہے کہ وہ کیون نہین آئے اصحاب ندوہ کو سخت ملال
ہوتا ہے ہم آپکو محض اسلیے کہ کوئی یہ حرج نہ کرے کہ وہ کیون موجود نہین لیے جاتے ہین نہ ہم ایسے
کچھ پڑھوائین نہ کچھ اور تکلیف دین تب مین نے کھلکر کہدیا کہ شبلی صاحب کی توبہ ہو جانے دو
اور تب وہ چلے گئے جب رات بیس پچیس ثقات مین توبہ اونھون نے کرلی او الحاصل مجھکو ثابت
ہوا کہ شبلی صاحب نے توبہ کی لیکن اگلا دن روز یکشنبہ ہوا تب بھی مین نہ گیا۔ تب خود ناظم صاحب
مع مولوی عبد الجمیل صاحب مینہہ برستے مین گاڑی لائے مین نے انکار کیا تب اونھون نے
دوستانہ ناز ظاہر کرکے فرمایا کہ ہم آپکو جبرًا لیجاینگے مین نے کہا لا اکراہ فی الدین ناظم صاحب نے
فرمایا ہم رات توبہ لیچکے ہین بیس پچیس آدمیونمین مین نے کہا توبہ چھپ بھی جائے فرمایا مین چھاپ دونگا
یہ کہا اور میرا ہاتھ پکڑ کر کھڑے ہوئے کہ بس اب دیر نہ کیجیے مین ندوہ کو بیچ مین چھوڑکر آرہا ہون
توبہ لکھ گئی اب چھپ بھی دونگا۔ انجام کار مین وہان پہنچا۔ مفتی لطف اللہ صاحب نے بہت الطاف سے
مصافحہ کیا۔ اور یہ فرمایا کہ مین اور میرا جلسہ آپکا شکریہ ادا کرتا ہے مین نے عرض کیا میرا نہ آنا بھی
اللہ کے واسطے تھا۔ اور اب آجانا بھی اللہ کے واسطے ہے کیونکہ ناظم صاحب ندوہ نے وعدہ
طبع کرانے توبہ کا کیا ہے۔ جناب بھی ناظم صاحب سے فرمادین کہ توبہ چھاپ دین۔ پھر مین واپس اپنے گھر

بعد اتمام جلسہ آگیا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے رسائل جناب کے میں نے دیکھے واقعی اپنی اصلاح کی کوئی دقیقہ سعی کا باقی نہیں رکھا حق سبحانہ اس نیت خیر کی جزا عطا فرمائے ۔ عبد السمیع روز پنجشنبہ ۱۲ شوال ۱۳۱۲ھ

(۷۰) والا نامہ حضرت مولانا مولوی حاجی شاہ سید محمد عبد الصمد صاحب مودودی چشتی نظامی فخری ۔

حضرت معین الاسلام والمسلمین قامع اساس الملحدین مولانا احمد رضا خان صاحب ادام اللہ برکاتہم فقیر بعد سلام خیر اسلام مکلف ہے میں آج ۲۸ ۔ ماہ مبارک کو جھانسی میں ہوں جناب والا کا عنایت نامہ کے فتاوے مطبوعہ و مکتوبہ سے پہنچا غایت مرتبہ کا ممنون ہوا ۔ میں نے جو کچھ ناظم ندوہ کی خدمت میں لکھا ہے اور انھوں نے اوسکا جواب عنایت فرمایا ہے سب پھپھوند میں ہے آج میں کارڈ پھپھوند کو لکھتا ہوں حکیم صاحب وہاں سے روانہ کر دینگے استفتاء دستخط کر کے واپس کرتا ہوں مجھکو مولوی سید شفاق حسین صاحب سے تعجب ہے کہ اونھوں نے باوصف ظاہر ہونے شناعتوں اور

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

مورخہ ۱۲ شعبان ۱۳۱۲ھ

بخدمت شفیقی و محبی زیدت شفقتہ و محبتہ ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ وقت مفارقت سے بوجہ عدم دریافت خیریت مزاج شریف ایک خیال ہے مجھے معلوم ہوا تھا کہ شاید آپ بجانب وطن تشریف لیجانے والے ہیں اوس اطراف میں ہمارے مکرم جناب مولوی عبد القادر صاحب بدایونی جو ہر اعتبار سے ایک اعلیٰ درجہ پر ہیں ضرور اونکو ہے طرف متوجہ فرمائیں خصوصًا اس موقع پر کہ جلسہ آیندہ غالبًا بانس بریلی میں ہو تو جناب مولوی صاحب کی شرکت ضرور ہے ۔ اسوقت تک

جواب از حضرت مولانا

مورخہ ۲۰ شعبان ۱۳۱۲ھ

حضرت مکرمی دام مجدہٗ

فقیر بعد سلام مکلف ہے میرا قصد ان ایام میں وطن کا نہیں جسوقت سے یہ جلسہ ندوۃ العلماء کا مقرر ہوا ہے مجھکو مولوی صاحب قبلہ سے شرف ملازمت حاصل نہیں ہوا جو میں قیاس کر سکتا کہ میری تحریک کا کیا نتیجہ کا یا مولوی صاحب قبلہ کے اس جلسہ کی نسبت کیا رائے ہے مولوی صاحب قبلہ نفس جلسہ کے ہرگز مخالف نہونگے ہاں اوسکے بعض اغراض سے جنکا اظہار ہوا بلا مضرت دینی غیر ممکن معلوم ہوتا ہے

تباعقوں ندوہ کے پھر اہتمام بریلی مین ہونے کا کیا والسلام خیر ختام۔

حضرت معظمی حامی السنہ ماحی البدعہ مولانا احمد رضا خان صاحب ادام اللہ برکاتہم

تقصیر بعد سلام مسنون مکلف ہو حضرت نے میری تحریر کی نسبت چھپنے کے واسطے ارشاد فرمایا ہے میں یہ چاہتا ہون کہ اس جلسہ تک انتظار کر لیا جائے اور دیکھا جائے کہ حضرت ناظم کچھ اصلاح کرتے ہین یا نہین اگر نہین تو ضرور چھپوا دیجاویگی۔

(۱۷) بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مخدومی مولانا احمد رضا خان صاحب دام مجدہ و عم فیضہ

تقصیر بعد سلام مسنون و شوق ملازمت مکلف ہو آج دہم شوال چہار شنبہ کو والا نامہ رجسٹری شدہ آیا ممنون و مشکور ہوا مخدوما میری غیبت مین حضرت قبلہ و کعبہ کا ایک کارڈ میرے نام آیا میرے اعزہ و احباب نے محض خالصاً للہ اوسکی نقل ناظم کے پاس روانہ کر دی خصوص مکرمی مولوی مومن سجاد صاحب نے اس خیال سے کہ ناظم کو یہ بھی معلوم ہو کہ حضرت قبلہ و کعبہ اور اون کے توابع صرف ندوہ کی اصلاح چاہتے ہین نہ اوسکا توڑنا اور خراب کرنا اور مجھکو بھی جہانسی مین مضمون کارڈ اور اوسکی نقل روانہ کر دینے سے اطلاع کر دی اور چونکہ حضرت مولانا صاحب قبلہ کے الفاظ

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

بالتخصیص جناب مولوی صاحب کو نوبت تحریک نہین آئی مبادا کسی کی غلط بیانی سے جناب مولوی صاحبکو غلط فہمی ہوئی ہو آپ بخصوص مولوی صاحبکو ٹھیک اور سچی کیفیت اور اصلی و حقیقی غرض سے واقعی طور پر مطلع کرین اور مصالحت اور ان تمام کے شریک کرنے کی مصلحت جیسی آپ سے عرض کیگئی اچھی طرح سمجھا دیجیے ہمارا مقصد اصلی جب حاصل ہو سکتا ہے۔

جواب از حضرت مولانا

اور طرز اور ترتیب پر کلام ہوا اور شاید بعض قیود پر گفتگو ہو لہذا میں اپنی تحریک بتوسط تحریر بھی بے سود جانتا ہوں اسوجہ سے مستدعی ہون کہ مین معاف کیا جاؤن والا نامے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس دفعہ یہ جلسہ یانس بریلی مین ہوگا میرا دل چاہتا ہے کہ کچھ عرض کرون جس مقام پر یہ جلسہ منعقد ہو اوس سے پہلے ارکان جلسہ کو اس امر پر غور کر لینا ضروری ہے

الفاظ مثبر کہ مصلحانہ ہین نہ طرفدارانہ مین بھی اوسکو غیر مناسب نہ سمجھا لہذا مین بعینہ نقل کرتا ہون۔

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

کہ آپ حضرات اسکے رکن ہون کہ صلاح جس درجہ کی مد نظر ہے اوسی طبقہ اوسی درجہ کے مصلحین درکار ہونگے اور اس نظر سے مولانا ہمارے مقصد کے اعلے رکن ہین۔ محمد علی ناظم ندوۃ العلما۔

دیگر

مورخہ ۲۳ شعبان ۱۳۱۷ ہجری

بخدمت شریف مجمع الفضائل والکمالات زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واقع مین آپکی رائین ہر طرح سے قابل وواجب التعمیل ہین نہایت سنجیدگی و متانت کے ساتھ جو کچھ آپنے تحریر فرمایا ہے بالکل ٹھیک ہی نہین ہے بلکہ اسکے ساتھ ہی آپکی دلچسپی اس جلسہ کے ساتھ بخوبی ثابت ہوتی ہے مولانا جلسہ بابت بریلی بنسبت جو وجوہ مانعہ آپکے نزدیک ہین یہی وجوہ ہین جو مجھ اب تک وہان کی دعوت قبول کرنے مین تامل مین ڈال رہی ہین ورنہ ہمارے ممبران منتظمہ علیٰحدہ رائے سے اسے منظور کر چکے ہین اور ڈپٹی اشفاق حسین صاحب کی کوشش بے انتہا اسکے علاوہ بہرحال اب جلسہ بابت بریلی مین ہوتا

جواب از حضرت مولانا

کہ جلسہ کے وہان ہونے سے کیا منفعت ہوگی اور جلسہ کو کچھ مضرت تو نہین پہونچیگی۔ اگر منفعت اوسکے مضرت پر غالب ہو تو بھی مضائقہ نہین۔ مین چاہتا ہون کہ نفع کچھ ہو یا نہو مگر ضرر کسی قسم کا نہو۔ بس بریلی ایسا مقام ہے کہ جہان اس سے بہت بڑے مخالف جناب مولوی احمد رضا خان صاحب موجود ہین اور یقین ہے کہ جناب مولوی صاحب قبلہ بھی اونھین سے متفق ہونگے اور دوسرے مخالف مولوی لطف اللہ صاحب رامپور مین موجود ہین مجھکو بالتحقیق معلوم ہوا کہ وہ بھی مکدر گئے اور یہ حضرات مشاہیر سے ہین ان حضرات کی مخالفت کی حالت مین اکثر روسا بریلی وبدایون ورامپور شریک نہونگے اور شاید کسی وجہ سے تحریری کی نوبت آجائے اور یہ امر بہت ضرر کا باعث ہے اگر آپ یہ چاہتے ہین کہ بریلی مین جلسہ ہو اور کچھ ضرر بھی نہو تو میرے نزدیک آپ خود مع مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی بریلی تشریف لیجائے اور مولوی سید اشفاق حسین صاحب کے مکان پر ایک جلسہ مقرر ہو اوسمین جناب مولوی احمد رضا خان صاحب اور مولوی صاحب قبلہ کو

مکرمی معظمی مولانا سید عبد الصمد صاحب زاد تبرکاتہم۔

بعد سلام مسنون کے مکلف عنایت نامہ موصول ہو کر موجب سرور موفور کا ہوا۔ میں دل سے بہتری خواہ جلسہ ندوہ علمائے اہلسنت کا ہوں خداے تعالی کرے کہ ناظم ندوہ اور اراکین اون کے اوسکو محدود بہ طریق اہلسنت کرین اور آفت رفض و نیچریت کی علیحدہ کر دین بریلی وغیرہ مین اہلسنت روافض و نیچریہ کو نہایت خوشی اپنی شرکت کی ہی کہ رود اد ندوہ نے اونکو امیدوار کر دیا ہی کہ اہلسنت کی مذہب مین رفض اور نیچریت ایسا ہی جیسا اختلاف حنفیت اور شافعیت مین پس اونکو گمراہ اور کافر سمجھنا نہ چاہیے اور تبرا اور سب اصحاب کرام و ازواج مطہرات کو اہلسنت کی نزدیک بیجا ہی مگر ایک امر ضعیف اور سہل ہی اس قابل نہین ہی کہ اوسکی بنا بر روافض سے علیحدگی کیجاے

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

ہوتا معلوم ہوتا ہی لیکن اسکے ساتھ اصلاح بھی ضرور ہے جناب مولوی عبد القادر صاحب فی الواقع اس جلسہ کے خلاف نہین ہو سکتے ہان اونکے بعض اغراض جنکا پورا ہونا بغیر مضرت دینی غیر ممکن ہے بیشک ہر مسلمان کے مخالف ہین جناب مولوی صاحب کی شان تو بہت ارفع ہے لیکن وہ کون سے اغراض ہین جنکے پورا کرنے مین مضرت دینی لازم آتی ہی ہماری عرض ایسے ایسے مقدس حضرات کے شریک و تکلیف دہی سے محض یہی ہے کہ جو غلطی ہو وہ ایسے انفاس متبرکہ کی برکت سے دور ہو جائے علی ہذا القیاس طرز و طریقہ و تربیت و قیود وغیرہ کی بھی اصلاح پیش نظر ہے۔ ہان ان باتون کا مذکورہ و تحریک صرف بذریعہ تحریر ٹھیک نہین

جواب از حضرت مولانا

اور گفتگو کیجاے یہ تو میرا خیال ہرگز نہین کہ یہ جلسہ بہیئت مجموعی سالم رہے اور یہ حضرات شریک ہو جائین بلکہ جس امر کے تغیر و تبدل کو فرمائین اوسمین غور کیا جاے کہ ان بزرگون کی رائے قابل تسلیم ہی اور اون کے شریک کرنے مین نفع زائد ہے اور نفع مین بھی عموم کا لحاظ کیا جاے تو تسلیم کیجیے انتہی سید عبد الصمد

دیگر

مورخہ ۲۶ شعبان ۱۳۱۳ھ

ہے بلکہ نفع کے عموم سے مراد جلسہ کا عام کر دینا ہے
بامر خود بخوبی ترقی کر کے کا اکتساب ہے کہ صرف دینی
دینی دنیوی منافع ملحوظ ہون ۱۲

پس اس کید سے دو ہزار دن غریب سنی جاہلونکو شکار رفض اور نیچریت کرنا چاہتے ہین۔
ناظم ندوہ کی نیت گو خیر ہو لیکن بیان اونکا نہایت موہم مرام اور مستلزم خلاف عوام ہی مجھکو معلوم ہوا کہ جلسہ بریلی مین مقرر ہو چکا ۱۸ شوال مقرر کر دی افسوس مین یہ چاہتا تھا کہ یہ جلسہ شروع ذیقعدہ میں ہو کہ مولوی لطف اللہ صاحب بھی جو تعطیل مین وطن کو جانے والے ہین شریک ہون اور اصلاح ہو جاویگی لیکن چالاک لوگونکی مصلحت کی خلاف تھا اب مین ارادہ سفر کرتا ہون اور آپ سے ملتجی ہون کہ آپ بھی تکلیف فرما کر ۱۶۔ شوال تک بریلی تشریف لاکر مولانا احمد رضا خان صاحب سے ملکر حکیم صاحب اور ناظم صاحب کو آمادہ اصلاح تایید مذہب اہلسنت و تغییر مقاصد موہمہ پر فرمایئے تو

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

جناب مولوی صاحب سے زبانی گفتگو ہونی چاہیے جلسہ سے قبل اسکے کوشش کیجائے۔ اوسکے مقاصد کے اعتبار سے ہمیشہ مطلق اختلاف اوسکے مقصد کے خلاف ہی۔ پھر اوسکا پیدا کرنا چہ معنے دارد منشاء اختلاف جہانتک آپ صحیح پتہ لگا سکین ہم نہایت شکر گزاری سے ساتھ اوسکو تلقی بالقبول کرکے اوسکے رفع کی کوشش جلسہ اگر بہیئت مجموعی قایم رہا تو بتعمیم نفع کی امید ہے

جواب از حضرت مولانا

حضرت مخدومی معظمی مولانا ناظم ندوۃ العلماء دام مجدہ
تقیر بعد سلام مکلف ہی والا نامے سے فقیر کو شرف حاصل ہوا۔ اور اسکو بھی مین اپنی عزت سمجھتا ہون کہ میرے بعض ملتمسات کو حضرت نے قابل لحاظ اور لائق قبول خیال فرمایا بریلی مین اس جلسہ کے ہونے سے جو خدشات میرے پیش نظر تھے اونمین بھی آپنے اتفاق فرمایا تھا کیا اونکی اصلاح کے واسطے سعی بھی مرکوز خاطر ہے وکان سعیکم مشکورا۔ مین نے جو بعض علمائے کرام احتراز فرمانے کے بعض وجوہ قیاسًا عرض کیے تھے۔ اونکی نسبت ارشاد ہوا کہ "منشاء اختلاف جہانتک آپ صحیح بتا سکینگے ہم نہایت شکر گزاری کے ساتھ اوسکو تلقی بالقبول کرینگے

میری شکایت جو عدم شرکت عرس شریف وغیرہ کی ہے جاتی رہیگی اس امر مین توجہ ضرور ہے
مولانایہ ہی عبارت حضرت قبلہ وکعبہ کے کارڈ کی ہےمین نہ ایسا کوئی لفظ ہے جو اون سے
مخفی کرنے کے قابل ہو اور نہ کسی لفظ سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ تو مولانا احمد رضا خان صاحب کی
بریلی جاکر مذکر ہیمین یا تو اون صاحب کی فہم کا قصور ہی جنھون نے آپکو تحریر فرمایا ہی یا ناظم ندوہ کی
نفسانیت ہی جو اونھون نے اس عبارت سی ایسا سمجھا. اور اسطور پر ظاہر کیا اور اب گمان
تو یہی ہی کہ ناظم نے ایسا بیان کیا ہوگا بہر حال سطرف تو للہیت ہی اور جو کیا جاتا ہی اور کیا جائیگا
وہ محض خدائے تعالے کے واسطے مقصود ہے. نہ تعصب اور نفسانیت مولانا یہ تو فرمایئے مین

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

اور فرق مخالفین کی ترقی روز افزون کی بہی
رکاوٹ ہوگی اونکو مردود کھدینا یا لکھدیا گیا اونکو
راہ راست پر لاسکتا ہی میرے خیال مین ہرگز
نہین چنانچہ ابتک اسی قسم کی تدابیر سے کام لیا گیا
جسکا نتیجہ جو کچھ ہوا ظاہر ہے. کہ ہمارے اکابر کو
سب وشتم ہوئے اور کیا کیا ہوا اب اگر ہماری
عنان ملا کے سب وشتم فضیح ورسوائی سر بازار
وعدالت کی ذلت وہر قسم کی جنگ وجدل موقوف
تو کچھ برا ہے اور جب تحریرات و تقریرات کا سلسلہ

جو شخص ایسی سمجھ [illegible] پابند [illegible]
عزیز میرے [illegible] کلمہ گو کی محبت نہیں تو
جب آپ نے رسالہ اتفاق میں [illegible]
تو آپ بجز [illegible] بطور [illegible] شائع کیا
دیل علمای کو [illegible]

جواب از حضرت مولانا

اوسکو رفع کی کوشش کرینگے اور آخر مین تحریر
فرمایا کہ "آپکے نزدیک ہمین جو جو نقائص اور عیوب
شرعی ہون اونھین آپ بلا رو رعایت بمقتضائے
الدین النصیحۃ ظاہر کیجئے تین کسیطرح نہین چاہتا کہ
اس جلسہ کے ساتھ مخالفت کرون مگر حضرت کی
تعمیل ارشاد نے مجبور کر دیا اور مین نے بھی سمجھ لیا
کہ میرے دل مین جو باتین کھٹکتی ہین اون کے
ظاہر کرنے کا یہی موقع ہے یہ امر تو ظاہر ہے
کہ عموماً اہل اسلام اور خصوص مسلمانان ہند بہت
پستی کیحالت مین ہین نہ دنیوی حیثیت سے بلکہ دینی
تنزل بھی اونمین غایت مرتبہ کا آگیا ہے ایسے
وقت مین ایسے جلسہ کا قائم کرنا ضرور ہے اور
علما کا اول فرض یہ ہی کہ مسلمانوں کی اول دینی حالت
کو درست کرین کہ انکی دینی حالت دنیوی سے

اور میری مدد کیا اور وہ بھی آپکے واسطے استغفر اللہ محی الدین کی ذہب اس زمانہ مین بفضلہ تعالی جناب
والا ایک رکن اعظم مذہب اہلسنت اور علمائے اہلسنت کے ہین ہمکو تو بہت کچھ امید آپکی ذات بابرکات سے
ہے اور نفس الامر یہ ہے کہ آپکو میری اور کسیکی عون و اعانت کی حاجت کیا ہے حق سبحانہ تعالے کے
فضل و کرم سے آپ صرف تن تنہا خبائث وہابیہ نیچریہ و روافض کی سرکوبی کے واسطے
کافی ہین حق سبحانہ تعالے آپکو صحیح و سالم رکھے آمین ثم آمین مولانا مین عریضہ خدمت والا
مین روانہ کرچکا ہون اوس سے میرا اچھا لکھنی سے واپس آنا اور بریلی مین تاریخ معینہ تک
حاضر ہو جانا ظاہر ہوگا مین نے کل ایک خط مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی کو اور ایک
مولوی ظہور الاسلام صاحب فتحپوری کو اور ایک ناظم ندوہ کو روانہ کیا ہے اور اوسمین یہ صرف استفسار

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

موقوف ہو تو اونکی ترویج مذہب بعد علوم آخریہ ترقی
غیر مقلدین وغیرہ فرق مخالفین طریقہ رد و قدح
تو نہین ہو سکتی نہ کوئی غیر مقلد مقلد ہو جاتا ہے ہماری
شدت اشتغال سے جو وہ اپنے طریقہ نامرضیہ کی
اشاعت مین سرگرم ہین نرم ہو جاینگے آئمہ
دین و اولیائے عظام کو جو سب و طعن ہو رہا ہے۔
وہ اگر معدوم نہو جائیگا تو کالمعدوم ضرور ہو جائیگا

[illegible] دونکی آزادی مذہب کا کون مانع ہے [illegible] ندوہ مین [illegible] مولوی ابراہیم آروی ندوہ مین شامل ہو [illegible] مذہب کی [illegible] اور آزادی [illegible] دیکھیے [illegible]

جواب از حضرت مولانا

زیادہ تباہ ہے مسلمانون پر ایسا زمانہ بھی آچکا ہے
جسمین لاکھون مسلمان قتل اور شہید کیے گئے
کتب خانے انکے دریا مین ڈبو دیے گئے تاہم
وہ حوادث اونھین مسلمانون کی ذوات و اجسام
پر محدود و محصور رہے بقیہ مسلمانون کو کسی قسم کا
تنزل نہ ہوا۔ اس زمانہ مین کہ بظاہر ہر طرح سے
امن کا زمانہ ہے مگر الحاد و آزادی و نیچریت سے
اسلام کو سخت صدمہ پہونچ رہا ہے پس علما کو
مناسب بلکہ واجب ہے کہ ان کے دینی امور کو مقدم
سمجھکر اسلام کی دستگیری فرماکر ایسی کوشش کرین
کہ انکا ایمان و اسلام آزادی سے محفوظ رہے
اور مسلمان سلف کے طریقہ پر قائم رہین کہ اسمین
ہماری عزت اور اسی مین ہمارے واسطے برکت ہے

اس جلسہ مین رویداد کی عبارت مین اور مقاصد ندوہ مین کچھ تغیر و تبدل ہوگا یا نہین دیکھے وہ
کیا جواب دیتے ہین اور کس پہلو پر چلتے ہین مجھکو خدا کی قسم اسوقت تک یہی امید تھی کہ ناظم سے
یہ چونکہ دیدہ و دانستہ ایسا فعل نہین ہوا بلکہ غلط فہمی سے تو وہ ضرور عبارت روئداد مایہ فساد کو
بدلینگے اور مقاصد کی بھی تشریح کچھ تغیر کے ساتھ کرینگے مگر حضرت کے سوالات کا جواب جو خطوط
کے ساتھ اونھون نے دیا ہے اوس سے میری امید منقطع ہوگئی اور معلوم ہوگیا کہ قصداً اونھون نے
جال پھیلایا ہے اور صرف وہابیہ و نیچریہ کے ملانے کے واسطے یہ سارا فساد مچایا ہے انشاء اللہ
تعالی ہمکو ہی غلبہ ہوگا۔ الا ان حزب اللہ ہم الغالبون والسلام خیر ختام ۔
المکلف محمد عبد الصمد دہم شوال چہارشنبہ ۱۳۱۳ھ ہجری ۔

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

اسیطرح بہت فوائد ہین جنکا بیان کرنا آپکے روبرو آفتاب کو
چراغ دکھانا ہے اونکی شرکت گو فی نفسہ معیوب مگر اتنے
فوائد دینی او سپر مترتب نظر آتے ہین جنکی وجہ سے اسوقت
نہایت مستحسن بلکہ ضروری معلوم ہوتی ہے بالآخر مین
پھر آپ سے عرض کرتا ہون کہ آپکے نزدیک ایسے
جو نقائص و عیوب شرعی ہون اونھین آپ بلا

[illegible]

جواب از حضرت مولانا

اور نیز انکے اعمال سے انکے عقائد کیطرف توجہ
کرنی مقدم ہے اور ایسا جلسہ بفضلہ تعالے
دو برس سے قائم ہوگیا علما بھی جمع ہونے
لگے روسا بھی شریک ہونے لگے مگر بدقسمتی سے
اس جلسہ متبرکہ کا شروع و شیوع بھی اوسی
بلاء نیچریت اور آزادی کے طرز و ترتیب پر
ہوا جو مسلمانونمین آندہے کیطرح پھیلتی جاتی ہے
اور علما کو اوسیکا روکنا اور دفع کرنا مقدم ہے
جب علماء کرام کے ہاتھون سے نیچریت اور الحاد کے
مبادی ظہور مین آئین تو پھر ہمکو اپنی قسمت کے
اوبھرنے کا اور مسلمانون کی نیچریت سے
بچنے کی کیا امید ہوسکتی ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا المعظم دامت برکاتہم

بعد سلام خیر الاسلام مکلف ہی کل عریضہ روانہ کرچکا ہوں اسوقت یہ ضرورت ہی آج مولانا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی اور مولوی ظہور الاسلام صاحب فتحپوری کی رکن ندوہ بلکہ قوہ بازوے ناظم صاحب کے خطوط آئے شاہ صاحب نے خوب لکھا اور ہمارے موافق ہین ندوہ سے اپنے آپ کو وہ علیحدہ کرتے ہین اور اصلاح کے مستدعی ہین یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ ایک خاص جلسہ قبل عام جلسہ کے ہونا چاہیے جسمین آپ سے اس مرحلہ کو طی کر لیا جاوے اس جلسہ مین اگر میری ضرورت ہوگی تو مین بھی آسکتا ہون وہ یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ مین ایک خط حکیم اشفاق حسین صاحب

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

رو و رعایت بمقضای الکلّیت النصیحۃ ظاہر کیجیے تاکہ اگر وہ واقعی پائے جاویں تو مین اونکی اطلاع کر کے اون حضرات کے سامنے پیش کرون جو حضرات اسوجہ سے محترز ہین۔

دیگر

مورخہ ۱۴۔ رمضان سنہ ۱۳۱۴ھ

بخدمت مجمع الکمالات مولوی شاہ حافظ عبد الصمد صاحب زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکے عنایت نامہ نے وجہ سے مسرور کیا ایک تو بمقتضائے الدین النصیحۃ آپ نے اپنے شبہات مخلصانہ طور سے ظاہر فرمائے دوسرے اونکو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ میری اور آپکے خیالات متحد ہین شاید کسی

[illegible] مختصراً لکھتا ہون سبحان اللہ کیا آپکا نامہ [illegible]

جواب از حضرت مولانا

جب علمائے سنت محمدیہ و حکمائے ملت احمدیہ سے نیچریت کی ظاہری لطافت و لفریب کو دیکھا اور اسکی باطنی سمی مواد پر غور فرمایا تو اونھون نے اوسکی لطافت ظاہری کے پاکیزہ سمجھنے کو بھی مثل باطنی سمیت کے قاتل ہی مانا۔ ان بزرگان دین نے جب کہ یکایک جلسہ ندوۃ العلما کے ابتدائی اشتہار جو علما کی کانفرنس کے عنوان سے مشتہر کیے گئے تھے دیکھے اور اشتہار کی عبارت مین اور کارروائی جلسہ کی تحریر مین بے ضرورت تمام الفاظ انگریزی ہی مستعمل پاتے اور طرز و ترتیب جلسہ علما بالکل انگریزی نیچری وضع کا قرار پایا ہوا دیکھا۔ ایک کلب کا خاکا بھی کھنچا ہوا آنکھون کے سامنے سے گذرا اور علما کی سینون پر نشان (مارک) کا لٹکایا جانا بھی معلوم کیا تو متحیر ہوگئے

کو بھی لکھ چکا ہون اور جلسہ خاص کی تحریک کر چکا ہون۔ فقط

مولوی ظہور الاسلام صاحب لکھتے ہین کہ یہ مرحلہ تیری ذات سے طے ہوگا۔ میرا وجدان قطعی حکم کرتا ہے اور ضرور روئداد کی بعض تحریرین باعث مفسدہ ہوتین انہین اصلاح کیسقدر ضرور ہوگی تیرا چلنا بریلی کو ضروری ہے باقی امور کے استفسار کا جواب مین تنہا نہین دیسکتا۔ بغیر ناظم صاحب کے ملے ہوئے کچھ نہین لکھ سکتا۔ فقط ناظم صاحب نے آج تک جواب نہین دیا معلوم ہوتا ہے کہ اونکو تکدر زیادہ بڑھگیا بہرحال جو کچھ ہوا انشاء اللہ تعالی فتح آپکے ہاتھ ہے مولٰنا آپکا اسوقت سرگرم ہونا اور ندوہ کے اصلاح ہوجانا دین کو بڑی قوۃ کا باعث ہوا مین ان شاء اللہ تعالے دوشنبہ کو یہان سے چلونگا اور سہ شنبہ کو بتاریخ ۱۶ شوال پہونچونگا حضرت مولوی صاحب قبلہ کو جلد بلوایئے۔ والسلام عبدالصمد از پھپوند ضلع اٹاوہ

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

امر جزئی مین تھوڑی سی مخالفت ہو مین اول مختصر جواب عرض کرتا ہون وہ یہ ہے کہ اپنے جو تشبیہ ظاہری پر گرفت کی ہے اوسکی حقیقت مین سچائی اور صفائی مین بیان کرتا ہون آپ پہلے جلسہ کی کیفیت بیان فرمایئے وہ جلسہ نہ میرے انتظام سے ہوا نہ کسی دوسرے مولوی کے مشورہ سے۔ علی حافظ الٰہی بخش وغیرہ اوسکے کرنے والے تھے البتہ مین نے اونھین زیادہ منع بھی نہین کیا۔ اسکی ج

[illegible]

جواب از حضرت مولانا

کہ الٰہی علماء کے جلسہ کا یہ طرز اور اونکی دعوت کی یہ تحریر اس طرز کی کیون ہے پھر انداز مجلس کو دیکھا تو یہ باتین پائین کہ کرسیان بچھائی گئیتن میزین لگائی گئیتن پروگرام رزولیوشن وغیرہ اوسی حیثیت اور پابندی کے ساتھ چلیا کہ انگریزون اور نیچریون مین جاری ہے۔ تقریر دشمن اسلام اور مسلمانون کی توہین کے واسطے جھوٹے یعنی انگریزونکو جنٹلمین یعنی (معزز) اور مسلمانون کو اون کے مقابلے مین عوام سمجھنا اور نہ صرف سمجھنا بلکہ چھاپکر شائع کرنا اوسپر طرہ یہ کہ کارروائی جلسہ ایک مشہور رکن نیاچرہ کے ہاتھ ہونا اونھون نے جو پروگرام لکھدیے وہ پروگرام جاری اونھون نے جو رزولیوشن لکھدیے وہ رزولیوشن پاس

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

یہ ہوئی کہ ہال یا کلب وغیرہا فی نفسہ تو کوئی ممنوع شئے نہیں اسلیے اسپر نظر نہیں ہوئی کہ یہ امور بتمامہا ایک فرقہ باطلہ نے اپنے جلسہ کے لیے معین کیے ہیں اگرچہ تشبہ تام کفار سے مجھے بھی طبعی نفرت ہے اور محل ضرورت مین بھی چاہتا ہون کہ جہانتک ہوسکے امتیاز و علیحدگی رہے۔ مگر مسامحہ کے علاوہ خاص خیال بھی اس سکوت کا باعث ہوا اب وہ خیال جیسا ہو کہ سرگروہ نیاچرہ کو جو مولویون سے گویا عداوت ہی اور ذلیل و پست خیال اپنی کارروائیون کے سامنے جانتے ہین وہ بھی دیکھیں کہ مولوی ایسا کرسکتے ہین اسیطرح اور غیر مذہب والے اہل علم کو وقعت کی نظر سے دیکھتے ہین پھر ہرگز دینی کارروائی کو ایسی صورت مین دکھایا جاوے حسین

[illegible]

جواب از حضرت مولانا

ہونے لگے بلکہ ایک رکن نیچریہ کا ندوۃ العلما مین ایک رکن ہونا جتنی کہ وقت رپوٹ خوانی شرف نیابت حضرت ناظم اونھین کو حاصل ہوتا پھر اہل سنت و اہل ہوا مین ایسا خلط ملط کہ بعض اہل ہوا کو داخل اہلسنت سمجھنا بلکہ بہت زور سے متحد المذہب قرار دینا کسی فرقہ کے واسطے کچھ خصوصیت نہ قرار دینا۔ اب یہ دیکھنا چاہیے کہ ایسا جلسہ سالانہ خیر مختص المقام اس طرز و ترتیب کے ساتھ ہند مین مسلمانوں کے نام سے کوئی اور بھی ہوتا ہے۔ یا نہین ضرور ہوتا ہے اور وہ کون جلسہ سر سید کا اب محکو دیکھنا ہے کہ اس جلسہ کی کارروائی اور انداز مین سید صاحب کے جلسہ سے کیا فرق ہے کوئی فرق نہین مولانا مین۔ تو اس وقت اس جلسہ متبرکہ کی طرز و طریقہ پر ہی کلام کرتا اور اوسکو نیاچرہ کے شعار سے ثابت کر رہا ہون اور اوسکی قباحت بیان کیا چاہتا ہون مضامین حالیہ کی نسبت جنکو ان دونون جلسون مین تحریراً و تقریراً بیان کیا کچھ بھی نہین لکھتا مگر سید صاحب کی

[illegible]

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

اسلام کی وقعت مخالفون کے ذہن مین ہوا ور فی
الفور وہ امور ممنوعات شرعیہ سے نہون تو کوئی
حرج نہین معلوم ہوتا ہے دوسرے جلسہ کی نسبت
حکایۂ شیعہ کہ ایک سر برآوردہ بنیا چرہ سے کار
کارگزاری پڑہوائی گئی جس شخص کی نسبت آپنے
یہ خیال کیا مین بھی اوس سے پہلے ایسا ہی سمجھتا
تھا مگر ملاقات ہونے کے بعد میرا خیال بدل گیا
اور معلوم ہوا کہ پہلے اوسطرف ڈھل گئے تھے.
مگر اب برا سمجھتے ہین اور ہمارے گروہ مین آنا
چاہتے ہین اسپر آپ یا اور کوئی صاحب کبھی بھی بد
گمانی کرین بہت سی باتون سے معلوم کرچکا ہون
کہ اونکا دل اودہر سے ہٹ گیا ہے مگر افسوس کے

ملہ [illegible] یاد ہی ہے تحریر انکو عالی جناب [illegible] الضرورات تبیح المحذورات [illegible] کہ ہون تو آپکے نزدیک ممنوعات شرعیہ [illegible]

ملہ [illegible] مولوی امانت اللہ [illegible] تصنیف مین کوئی [illegible] کسی کتاب [illegible] آپکو پورا درست کر دیا ۱۲

جواب از حضرت مولانا

شہادت پیش کرتا ہون جو مولوی محمد سلیمان صاحب
متوطن پھلواری شریف کے مضمون کی نسبت تہذیب الاخلاق
مطبوعہ یکم محرم الحرام ۱۳۱۳ھ نمبر ۲۰ مین سید صاحب
فرماتے ہین "ندوۃ العلماء جناب مولوی محمد سلیمان شاہ
صاحب نے جو بہت بڑے عالم اور سجادہ نشین صوفیہ کرام
پھلواری ہین ایک نہایت عمدہ اور مفید لکچر مجلس
ندوۃ العلماء مین دیا جسکی نسبت ہمنے سنا ہے کہ بعض
مولویون نے پورا پڑھنے نہین دیا درحقیقت وہ لکچر
حسب حال زمانہ ہی اور اسلیے ہم اوسکو جسطرح کہ کمیٹی الاخبار
اناوہ مین چھپا ہے اپنے تہذیب الاخلاق مین درج
کرتے ہین اوس لکچر مین جناب مولوی صاحب نے
نیچریونکا بھی نام لیا ہے مگر وہ بھول گئے جو کچھ اونھون نے
فرمایا ہے اوس سے تو وہ خود نیچری معلوم ہوتے
ہین ۔ وجد و منع باد صوفی نیچہ کافر نعمتیت ہی منکر
می بودن و ہم رنگ ستان زیستن - یہ تحریر سید صاحب کے
مضمون کی نسبت ہی اب مجموع کی نسبت ملاحظہ
فرمایے محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے نوین اجلاس
کی روداد مطبوعہ مفید عام آگرہ مین صفحہ ۹۰ پر محمد
شاہ دین پریسیڈنٹ جلسہ بنیا چرہ کن لفظون سے
اس جلسہ کا ذکر فرماتے ہین "لیکن اسقدر عرض
کرنا شاید بیجا نہو گا کہ ندوۃ العلماء کی کارروائی کی

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

ساتھ علیحدہ بھی نہین ہوا ہوگا کہ بلیساختہ تمام رسیان
توڑکر ہم مین آملین اور بڑی روک میری نزدیک علما
کی یہی بدگمانیان ہین خدا کو منہ دکھانا ہی کام کا
ہی آدمی اگر پورا درست ہوگیا تو میری نیت کا
ثواب مجھ ملیگا۔ اوسکے سوا ایک اشد ضرورت مجھی
ادہفین نکڑا کرنے کی پڑی اُسی وقت ملاقات پر
محول کرتا ہون مولانا حاصل یہ ہو کہ ندوۃ العلما کی تنقید
مین سید احمد خان اور اون کے حواریین نے
جسقدر رزولیوشن پاس کیے ہین اور وقتاً فوقتاً
اوسکی موافقت ظاہر کرتے ہین ہین اونکی نیک
نیتی پر محمول نہین کرتا ہو اسلئے کہ علما کے ساتھ
اونکا دلی بغض و عداوت محتاج اظہار نہین ہی
ضرور ہے کہ اسمین خباثت اور بدنیتی ہوگی وہ
اسکو خوب سمجھتے ہین کہ اگر ندوۃ العلما قایم ہوگیا تو اونکے
مذہب کا تار و پود بکھر جاویگا۔ اور شیرازہ جمعیت ٹوٹ
جاویگا جس سے اونکی کانفرنس ہباءً منثوراً ہوکر

جواب از حضرت مولانا

تفصیلاً ذکر کرنے سے نواب صاحب نے ہمکو یہ نتیجہ
نکالنے کی یہ جرأت دی ہے کہ اوستاد زمانہ کے
زبردست ہاتھ نے آخرکار ہمارے عالی دماغ
علما کی (گستاخی معاف) کچھ گوشمالی کی ہے جس سے
اب امید ہوتی ہے کہ وہ مبارک گروہ ایک شاگرد
رشید کیطرح چند مفید سبق سیکھنے کی کوشش کریگا۔
ان بزرگوار کی عبارت سے یہ بات ظاہر ہوتی کہ علمائے
اہل اسلام نے اس جلسہ کا طرز اور ترتیب و طریقہ و
طور وغیرہ وغیرہ آزادی کے زمانہ کے موافق اور
نیچریت کو وقت کے مطابق قرار دیا ہے جبکہ علما بھی
یہی طریقہ اور طرز اختیار کرینگے تو کوئی وجہ مسلمانوں کو
نیچریون کے برا جاننے کی اور اون سے احتراز
کرنیکی نہ رہیگی۔ اگر اس جلسہ کو اسلامی طریقے سے
یا قدیمی طور سے ترتیب دیا جاتا یا مرتب کیا جاتا ہے
تو کیا ندوہ کے مقاصد مین سے کوئی مقصود فوت
ہوجاتا یا ہوجایگا مین تو یہ چاہتا ہون کہ ترقی تعلیم اور
اور اوسکی اصلاح اور نزاعات باہمی کے رفع مین

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

برباد ہو جاویگی۔ اسواسطے وہ چاہتے ہیں کہ یہ کام
کبھی نہ ہونے پاوے اسکی مخالفت کی دو صورتیں تھیں
ایک تو یہ کہ وہ کھلم کھلا اسکی مخالفت کرتے لیکن اس
صورت میں تمام قوم اونپر بدگمانی کرتی اور جو سادہ دل
مسلمان اونکے دام تزویر میں پھنس گئے تھے
وہ علیحدہ ہو جاتے اسواسطے اوس گرگ باران دیدہ
اوسکو اختیار نہیں کیا۔ دوسری صورت دانشمندانہ
یہ تھی کہ مواخذات اور تاپسند کیجاوے تاکہ علما اس سے بدظن
ہو جائیں اسیکو اونہونے اختیار کیا آپ فرماتے ہیں کہ اونکی
اس جنگ زرگری کا علاج ہمارے پاس کیا ہے
بجز اس وعدہ الٰہی کے یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواہہم
ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ المشرکون آپنے فرمایا ہے
کہ اس سے مناظرہ کا سد باب مقصود ہے۔ مولانا ندوۃ العلما
کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ بالکل مناظرہ کا سد باب ہو جائے
اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ احقاق حق و ابطال
باطل مسلما پر واجب ہو مقصود یہ ہے وہ فضیحت کن
منزاعین جسمین کتب مقدسہ کی توہین اور غیر قوموں کی
مضحکہ اور اسلام کی کسر شوکت مقصود ہے موقوف
ہو جائیں چنانچہ روداد سال دوم کے صفحہ ۹۸ میں
یہ عبارت لکھی ہے۔ اس قسم کے نزاعات او مجادلات
کو چھوڑ دینا چاہیے۔ جن سے مخالفین دین کو تمسخر کا موقع ملتا ہے

جواب از حضرت مولانا

کوشش کرنا اور مسلمانوں کی صلاح و فلاح میں تدبیر سوچنا
نہ اس طریقہ میں منحصر ہے نہ اس طور میں محصور۔
مشہور رکن بیچارہ کی نسبت جو کچھ میں لکھ آیا ہوں
وہ میں نے تعصب کی راہ سے نہیں لکھا۔ بلکہ اسوجہ سے
کہ جب جلسہ کا یہ طرز اور طریقہ قرار پایا اور پھر اون بزرگوں کی
شرکت اور شرکت بھی کیسی کہ بہت خصوصیت اور
امتیاز کے ساتھ واقع ہوتی تو اور بھی شبہہ میں
قوت ہو گئی۔ میں ایک ضابطہ کلی عرض کیے دیتا ہوں
کہ جلسہ ندوۃ العلما کی نسبت جو امر پیش آے اول حرمت
جائز ہونا اوسکا شرع شریف سے نکال لیجیے بعد جائز
ہونے کے دیکھیے کہ اوس جزئی کو ہم قدیمی طور
سے برتیں اور کچھ مقصود تو ہمارا فوت نہوگا تو
پھر اوسیکو رہنے دیجیے ورنہ مجبوری کے واسطے
طریقہ جدیدہ کے استعمال میں کسکو کلام ہے۔
المختصر جلسے کی ان باتوں کو دریافت کرکے بلحاظ
ہوائے زمانہ و سرایت نیچریت حضرات محترزین کو
کوئی وجہ اس یقین نکرنے کی معلوم نہوگی کہ اس
خلط مبحث میں خیر نہیں ہے انگریزی طرز
اور ترتیب سے مزید نیچریت کی تقلید ہی اور علم

[illegible]

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

اورہمارے علماء معززین کی ہتک ہوتی ہے)
اور اوسی کتاب کے صفحہ ۱۱ مین ہے (اس سے
یہ غرض نہین کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہ کیجائے
بلکہ یہ غرض ہے کہ بمقتضاے وقت کے موافق ان دونوں
عمل کرو) مسودہ دار العلوم کے صفحہ اول مین پہلا ہی
دفعہ ہو کہ (سب سے مقدم یہ امر ہے کہ قوم کی ایسے علما
کی ایک جماعت موجود ہو جو علوم مذہبی مین نہایت اعلے درجہ کا
کمال رکھتے ہون خصوصًا علم کلام مین تاکہ غیر مذہب والون کے
مقابلہ مین اسلام کی حقیقت اور عمدگی ثابت ہو) آجکل جو
نزاعون کی حالت ہے وہ آپ خوب جانتے ہین کہ نفس
مسئلہ سے تجاوز کر کے ذاتیات سے بحث ہونے لگتی ہے اور ایک
دوسرے کے اکابر کو لعن طعن سے یاد کرتے ہین ندوہ ایسی
ہی نزاعون کو روکنا چاہتا ہے۔ اور اسکو سر چشمہ آپ تعبیر کرتے ہین

مقاصد الندوہ ... جلسہ سوم دیکھی ہو ... [illegible]

جواب از حضرت مولانا

اہلسنت و اہل ہوا مین رہی بیقیدی اور وہابیت کی
تائید ہے اور ایسے امور سے مضرت دینے کا
وقوع مین آنا کیا بعید ہے۔ پس ندوۃ العلماء کی
ایک بزرگ اور عالم کے ناظم سے اور اکثر علماء کی
شرکت سے اونکا وہ یقین زائل نہو سکا کیونکہ وہ
اس کون فساد کو جو دفعۃ واقع ہوا اسلام کے
قدیمی طریقہ کے توڑنے کے واسطے ایک مرگ
ناگہانی سمجھی اور مرگ ناگہانی ایسا ہی ہوتا ہے کہ
بظاہر اعضا توانا قوے قوی مگر دفعۃً واقع ہو جاتا ہے
یا یہ خیال کیا ارکان جلسہ مین خلط فاسد غیر طبعی کی طرح
کوئی طبیعی نیچری ضرور پیدا ہو گیا ہے جو اخلاط
صالحہ طبیعیہ مین اپنا رنگ دکھا رہا ہے گو بظاہر
افعال صحیحہ سلیمہ کے صدور مین بالفعل کوئی فتور
نہ واقع ہوا لیکن باطن مین اوسنے ایسا فساد برپا
کر دیا ہے کہ اب آیندہ فعل صحیح و قول سلیم کے
صدور مین کلام ہے اوسی وقت علالت بھی
ظاہر ہو جائیگی اور اگرچہ مریض اوسی وقت مریض
کہلاتا ہے جب امور بالا مین فتور واقع ہو لیکن نباض
اوسکو پہلے سے پہچان کر مضرات سے احتراز و احتماء کو
عمدہ تدابیر صحت سمجھتا ہے چنانچہ اون نبض شناسان
ارباب دانش نے پھر اسطرف توجہ فرمائی کہ یہ مجری طبعی سے

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا

جو کبھی نہ بخشا جائیگا یا تفریق عقائد اہلسنت و اہلبدعت کا نام نفاق انگیزی ہی جو اس اہتمام تام سے
ساتھ اوسکے انسداد کو ندوہ نے اپنا مقصود قائم کیا ہے مولانا یہ مقصود میری فہم سے بالکل
باہر ہے صحابہ و تابعین سے لیکر الی الآن تفریق مذاہب ہوتی چلی آئی ہے اور اہل حق ہمیشہ اہل باطل کا
رد کرتے چلے آئے ہین اہلبدعت سے احتراز و اجتناب اون سے قتال اون کے عقائد کا ابطال احادیث
صحیحہ سے ثابت ہو گیا وہ اکابر دین جنکی شان لا تزال من امتی طائفۃ ظاہرین علی الحق کی مصداق ہے
معاذ اللہ کج اندیش حسد اسلام مخرب دین تھے یا ہین ہرگز نہین۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کسی امر باطل کو شائع
ہوتے دیکھین اور اوسکو روکا نہ جائے مگر وہ نہ رکے یا اوسکی شناعت اور قباحت ظاہر نہ کیجائے۔ گو
اوسکو مرتکبین قبول نکرین۔ یہ مقصود بغیر دہریہ ہوئے پورا نہین ہو سکتا اور ضرور اگر ایسی مداہنت عمل مین آئیگی
تو امر کا تسلیم کل ہونا ایک دن نیچری اور آزادی دنیا دیگا آزادی و نیچریت کا یہ ایک زینہ ہے۔ اس مقصود [illegible]
ممبرون نے جو مضمون ارشاد فرمائے اونمین مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مولف تفسیر حقانی مضامین [illegible]
صفحہ ۴۲ پر ارشاد فرماتے ہین الخ مولوی صاحب ممدوح نے عموماً علمائے متکلمین کی ہجو صریح و مذمت بہ فصیح
الفاظ کے ساتھ ادا فرمائے حالانکہ ہمارے مولوی صاحب ایسی مناظرہ کیواسطے جو مقلدین غیر مقلدین
مین ہوتا ہے بنگالہ مین تشریف فرما ہوتے اور آپکی تفسیر مین بھی اون فرق باطلہ کا رد موجود ہے جو اپنے کو
قائل لا الہ الا اللہ کا سمجھتے ہین بلکہ ٹھیٹھ اسلام اپنے اسلام کو اور خالص مسلمان اپنے آپکو جانتے ہین مولانا
اس سے یہ نتیجہ نہ نکالا جائے کہ مین مغالطہ کا مؤید ہوں یا یہ چاہتا ہون کہ مسلمانون مین لڑائی جھگڑا
ہوتی رہے۔ مین یہ عرض کرتا ہون کہ مقصد یہ قرار دیا جائے کہ فرق خارج الاسلام کے رد مین
زیادہ کوشش کیجائے اور اسلامی مسائل مختلفہ ضروریہ پر قاعدہ سے بحث و مناظرہ ہونا چاہیے جو
مکابرہ شنیعہ و مجادلہ فضیحہ کے حد تک نہ پہونچے بلکہ اہلسنت پر اسقدر زور دیا جائے کہ تا وقتیکہ اون کے
مخالفین کیجانب سے کوئی رسالہ امور باطلہ کی اشاعت اور رواج کے واسطے نہ مشتہر کیا جائے۔
اوسوقت تک یہ نہ لکھین غرض وہ اپنے مقصود مین اصلاح ترمیم فرماوے جیسا کہ مین نے عرض کیا تو شاید کسی کو کسی
کلام نہو سکا کیا جواب ہے کہ ابلہا ہوا مین سے کسینے امور متفقہ اہلسنت کا رد لکھدیا اور مذہب اہلسنت کو

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا

کسی شخص کی نسبت بالوصف یقین نیچریت اطلاق نیچریت نہین کیا گیا۔ نیچریونکا ایک رکن لکھا گیا گو وہ اسوقت
تذبذب مین ہون جب تک نیچریون مین رہینگے اون کے جلسون مین بطور رکن شامل ہونگے یہ اونکے مداح ہونگے
اوسوقت تک نیچریون کی ایک ممد ومعاون اور اون کے جلسہ کے رکن ہونے کو ن میٹ سکتا ہے یہ
بزرگ خالص مناظرہ اور بحث کے نسبت قرون سابقہ کے اکابر پر جو فرق باطلہ کا رد فرماتے تھے بہت
سے کشادہ پیشانی سے طعن فرماتے ہین اونکو کذاب مفتری جھوٹا جاب وار جانتے ہین۔ تبصرۃ النعمان کو
ملاحظہ فرمایئے اون احادیث صحیحہ کو جو افتراق امت واختلاف فرق کی خبر دیتے ہین اور بعض فرق
باطلہ کی مذمت بیان کرتے ہین اور صحاح مین مندرج ہین صرف بدگمانی سے موضوع قرار دیتے
ہین جب اونکو مخرجین ومصححین وروات احادیث کے ساتھ بلا وجہ ایسی بدگمانی ہو کہ اونکو جھوٹا اور مفتری قرار
دین پھر مین نے اگر وجوہ صحیحہ کے ساتھ بدگمانی بھی کی ہو تو اس قابل نہین کہ ملامت کیا جاؤن اور دیگر
علما بھی صرف بدگمانی سے مجرب قرار دیے جائین۔ اگر وہ مائل صراط مستقیم ہین اور کام کے آدمی ہین
تو بلا لیجئے ملایئے لیکن دفع شبہ دیگر علما کے لیے کوئی مضمون خالص سنت کا مع تبریہ پڑھوا دیجئے جو
کچھ وہ رائے دین محض حسن ظن سے درست نہ سمجھ لیجئے۔ ایسے لوگ نیک نیتی سے بھی جو رائے دینگی
وہ وہی ہوگی جو آزادی کی ہوا اور نہ اس تقلید سے سرسید کے خیال ہین کچھ وقعت ہو سکتی ہے
کیونکہ یہ شاگردی ہوتی اور شاگردی کی وقعت ہی ہمیشہ گوشمال کے لائق ہوتا ہے اگر ہمین امتیاز کر لیا جائے
تو کیا یورپین وغیرہ اقوام کی نظرون سے گر جانے کا اندیشہ ہے۔ مثلا علما کے بیان کے لیے ایک
طرف موقع سے ممبر نصب کیا جائے تو کیا غیر مذہب والے اشرکت مین کچھ مضائقہ سمجھینگے اور جوش اسلام مین
کچھ کمی ہو جائیگی صرف منبر کرسی ہی کی نشست کو باقاعدہ نہ لکھیے اوسکے حسن کو عبارات تخیلیہ مین
نہ بیان فرمایئے اون سے زیادہ دلچسپی نہ ظاہر فرمایئے۔ صدر نشین کے اختیارات ورتبہ مین
امتیاز کرکے تفصیل کر دیجائے بالکل انگریزی پریسیڈنٹ نہو ممبر یعنے رکن بقید یکسالہ منتخب نہون
تقلید محض ہو جائیگی۔ نیچریون کی سی بیباکانہ عبارات اونکی سے الفاظ متضمن معانی غیر معروفہ اون کے
خاص مصطلحات بھی ترک فرمائے جائین اونکی سی تقریرین اور مضامین بھی نہ بیان مین آئین اسوقت

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا

آزادی کے کا زور دہریت کا شور ہے ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے علما کی ہجو کا رواج ہوگیا ہے
زمانہ سازی صول ثابتہ ضروریہ سے قرار دیگئی ہے ان باتونکا انسداد اور ونصارے سے زیادہ اہم ہے
مولانا شاہ سلیمان صاحب کا مضمون ایسا آزادانہ ہے کہ عوام کے خیال مین جم جائے تو نیچریونکی ترمیم
مذہب کو بھی بے تکلف پسند کرنے لگین کہ مسٹر بلنٹ مصنف فیوچر آف اسلام کا یہ مقولہ مشہور صحیح ہے کہ
**قانون اسلام ایک مردے کا سرد اور اکڑا ہوا ہاتھ ہے جب تک تہذیب
یورپ کا مسالا اوسپر نہ ملا یا جائے کام نہین دیسکتا۔** توکسقدر نقصان ہے۔ پھر اسقدر
بیباکانہ تحریر علماء بیہودہ قرار دیجائین۔ ترمیم فقہ مین لکھا جائے کہ باب صکوک محو کر دینا چاہیے اوسکی جگہ باب
النوٹ والمنی آڈر لکھنا چاہیے مولوی حقانی صاحب نے جو مناظرین کو تخصیص و استثنا کے ساتھ بیان نہین کیا
کیا استعمال الفاظ وعبارات ہجا سے آپ امید اصلاح بھی رکھتے ہین کیا اسمین کچھ فضیحت نہین کہ ہزارہا
آدمیون مین علمائے اسلام علمائے اسلام کو برا کہین اور چھپ چھپکر شائع ہو غیر قومین مضحکہ نہ اوڑائینگی
نیچریونکی تالیف کیلیے یہ تحریر فرمادینا کہ جو صرف کلمہ طیبہ کا قائل اور قبلہ اہل اسلام کیطرف جھکتا ہو وہ مذہبی
بھائی بنایا جاسکے کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ وہابیہ کا اختلاف مثل اختلاف مذاہب اربعہ ہرگز نہین ہے
اختلاف فروعی ائمہ سراپا رحمت ہے تو ماسے اختلاف اہل ہوا اوسپر نہین ہو سکتا اون کے بعض عقیدے
مستلزم کفر اور بعض مستلزم ضلالت ہین تحلیل حرام تحریم حلال سے اوسوقت کفر لازم آتا ہے جبکہ حکم
حلت وحرمت کا قطعی ہو۔ اور تمام مسائل اجتہادیہ محتملہ ہین اس سے ایسا حکم نہین نکلسکتا ہے جس سے
شرکت اسلامی بھی نہ باقی رہے۔ حضرت کا یہ امر خاص فرمادینا نہایت ہی تعجب خیز ہے۔ اگر کوئی نصرانی
رافضی ہوجاوے تو اوسکو اپنا بھائی سمجھ مین کیا مضائقہ نہین رفض وتبرا کو خفیف سمجھکر سنی سمجھ سکتا ہے
اگر اوسکے جواز کی کوئی شکل نکلا اور تغیر ازمان سے ایسے احکام بدلے تو دین کا خدا حافظ ہے۔ امر
ونہی سے رد اہل باطل ہرگز مراد نہین لیگئی۔ خاص رد ہی کو فضیحت کن نزاع کہا گیا ہے۔ اقتضائے مصلحت
کی قید شعر سمجھان بسامحہ ہے اور محکمہ افتا مین جواب اختلافی مسائل کا نہ دیا جانا دلیل اولی ہے
کہ آپکے نزدیک رد اہل ہوا اچھی طریقہ سے مہذب ہو خواہ غیر مہذب خلاف ندوہ ہے آپ جانتے ہین کہ یہ سد اسکا

www.nafseislam.com

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا

وغیرہ اس کیدسے پیش آرہی ہین کہ علما ندوہ سے متوحش ہون ایسے وقت مین ان جمیع امور کا لحاظ واجبات سے
ہے۔ نئی روشنی والون کی تالیف کا خیال نہ کیجیے وہ اگر ندوہ کی تایید مین کچھ لکھین تو مطلق فخر نہ کیا جائے
خلصا اظہار فخر سے روکے جائین اون کے اطوار نہ لیے جائین اونکو یگانہ نہ بنایا جاوے۔ علمائے اہلسنت کو
نکالنہ خیال فرمایے ایک جلسہ مین ان امور کی تلافی کافی طور سے کیجیے۔ اور سب کارروائیون سے پہلے صاف
صاف مقاصد بیان فرمایئے اہل بریلی سے موافق کرنے کو جناب مولوی احمد رضا خان صاحب کو جمیع
اصلاحات کی خبر تحریرا دیجاے یا وہان پہونچکر ایک جلسہ خاص مین صاف صاف سمجھا دیا جاوے
اور روئداد کی عبارت جو صراحۃً مخالف علمائے اہلسنت ہے بدل دیجاے علاوہ جلسہ عام جلسہ خاص مین اگر عقائد
اہلسنت بھی اہم سمجھے جاوین اور نصاریٰ سے زیادہ رد نیچریہ مین کوشش کیجاے کیونکہ آج کل ایک خدا کی
پرستش سے تو طبائع نفور ہین۔ تین خدا کو کون مانتا ہے ہان اولوالعزمی اسلام اسکی مقتضی ہے کہ نصاریٰ کے
رد سے بھی غفلت نہ ہو مگر آریہ وغیرہ متمسکین فلسفہ کا رد بہت ضرور ہے۔ مولانا جسقدر تحریرین کی گئین ان سے
صرف ندوہ کی رفعت مقصود ہے اگر اس مرتبہ جلسہ مین یہ مفسدہ رفع نہوا تو مخالفت سخت ہو جائیگی۔

نامہ ناظم ندوہ ۹ شوال سنہ ۱۳۱۴ ہجری۔

بخدمت مجمع الکمالات زید مجدہم۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپکا دوسرا عنایت نامہ آیا۔ مولانا عبد القادر صاحب۔ اور مولوی احمد رضا خان
صاحب کی سرگرمی مخالفت دیکھکر متحیر رہگیا۔ نیچری۔ وہابی شیعہ بہت کچھ کر رہے ہین۔ وہابیون نے گانون
کے گانون وہابی کر لیے۔ تمام ملک مین نیچریت کا شیوع ہو رہا ہے مگر ان حضرات کو کسیوقت ایسی سرگرمی
اونکی مخالفت مین دیکھی سنی نہین گئی جو کچھ مولانا عبد القادر صاحب نے یا آپنے روئداد سے مطلب نکالا ہے
ہرگز ہرگز وہ میرا مطلب نہین اسکو رہنے دیجیے مین ہر طرح صلاح کا خواہان ہون ایک یاد داشت

ع کوئی فرقہ اس سرگرمی سے علمائے اہلسنت کے پردہ مین بدعات نہین پھیلاتا۔ جیسا کہ ندوہ والے جلد اوپر کوشش
اوسکی اصلاح کی انسکر کی گئی۔ اب اگر وہ اصلاح نہ مانے تو ندوہ ہی باعث مخالفت ہے ۱۲

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا

غور کر کے لکھیے کہ جلسہ مین کیا کیا ترمیم ہونا چاہیے پھر وہ جلسہ خاص مین پیش ہو اور نہایت مناسب ہو کہ آپ بھی اوس مین ہون میری تمنا ہو کہ جلسہ اس طرز پر ہو کہ بنا چوہ وغیرہ کے جلسہ سے ممتاز ہو۔ مگر حسب حال شرکت بھی رہی۔ مین پندرہ تک جانیکا عزم رکھتا ہون۔ مین نے معتبر ذریعہ سے سنا کہ نیچرلون نے اپنی مجلس مین کہا کہ مولویون مین کچھ نہین ہوتا۔ ہم پیشین گوئی کرتے ہین کہ عنقریب باہم جوتا چلیگا اوسکی تصدیق ہمارے حضرات نے بہت جلد کر دکھائی والسلام۔ محمد علی عفی عنہ

جواب از حضرت مولانا ۱ شوال ۱۳ سنہ

حضرت مخدومی مولانا ناظم ندوۃ العلما۔

فقیر بعد سلام مکلف ہی والا نامہ حالت مایوسی مین پہنچا کیونکہ آپنے دعوت اور تاریخ معینہ کی اطلاع سے بھی محروم رکھا گو اس عنایت نامہ مین میرے تمام امور مستفسرہ کا مطلقاً جواب نہین بلکہ اعتراض اصلاح ہونے نہ ہونے کا جواب کسیقدر دیا گیا خیر یہ بھی غنیمت ہو آپنے میری تحریک جواب مین کلیۃً اتفاق فرمایا لیکن وہ کچھ سودمند نہوا میری تحریرین جو سابقہ کارروائیونکا سچا خاکا دکھا رہی ہین کیا اونپر تھوڑی توجہ سے بھی یہ معلوم نہین ہوسکتا کہ یہ تمام کارروائیان ندوہ کی ضرور ایسی ہین کہ آپ پر بدگمانی کو جائز کرین

[illegible]

[illegible]

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا

آپنے مولانا احمد رضا خان صاحب کی تصانیف رد اہلبدعت نہ دیکھین تو چندان تعجب نہین لیکن نہ سنا تو بہت زیادہ ہوا اور حضرت ماحی بدعت حامی سنت مولانا و استادنا مولوی محمد عبد القادر صاحب متعنا اللہ بطول بقاہ کی تصانیف اور اونکی شدت رد اہلبدعت و آبیہ رد آفضیہ سے آپکا واقف نہونا افسوسناک ہی ہندوستان مین اگر بالاستیعاب رد وہابیہ کا کیا ہو تو حضرت مولانا ممدوح اور اون کے پدر بزرگوار تاج الفحول حضرت مولانا فضل الرسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہی کیا ہی جو اظہر من الشمس و ابین من الامس ہی۔ ورنہ لوگ باوصف کسیقدر علم کے بھی وہابیون کو سنی ہی جانتے تھے اور سنی و بدعی کے مابہ الامتیاز کو نہین پہچانتے تھے۔ مولانا اگر گانون کے گانون وہابی ہوگئے تو ملک کے ملک رافضی ہوگئے مگر بحمدہ تعالے علمائے اہلسنت متقدمین و متاخرین کی کوشش ضائع نہین گئی اونھون نے ہر کہ و مہ کو دکھا دیا کہ یہ فرق باطلہ مذہب سلف سے خارج ہین اب اگر کوئی اپنا منہ کالا کرے تو کرے اور یہ جو ارشاد ہوا کہ میرے مقابلہ مین نہایت سرگرمی کیگئی اور سخت مخالفت کا اظہار کیا گیا ہو مولانا جسوقت آپ انصاف سے اپنے طور کو جو جلسہ مین اختیار کیا ہے اور اپنی تحریر کو جسکی نسبت مین نے قبل اس مخالفت کی فتحپور مین حکیم مولوی ظہور الاسلام صاحب وغیرہ کے عرض کیا تھا کہ یہ تحریر آپکی جانب سے ہرگز نہ ہونا چاہیے اور سخت فساد کا باعث ہوگی ملاحظہ فرمائینگے تو یہ مخالفت بہت خفیف نظر آئیگی۔ یہ تو فرمایئے کیا کوئی کام کی بات اور واقعی قباحت مخالفانہ طریقہ سے ظاہر کیجاتے تو اوسکیطرف توجہ کرنا شرعًا یا عقلًا ممنوع ہے جو آپ مولانا احمد رضا خان صاحب کی تحریرات سے برا مانتے ہین یہ تو ہو نہین سکتا کہ آپکو مولانا احمد رضا خان نے بلا اطلاع بھی ہوشیار نے چھپوا دیے ہون اور اگر اظہار حق کے لیے رسالے چھپوائے تو کیا قباحت ہوئی پھر لو یہ جو الہام ہوا وہ کیونکر صحیح ہوا سوالات حقائق نما کی لوح پر جلی قلم سے درج ہے کہ مولانا عبد القادر صاحب اور مولوی احمد رضا خان صاحب ہرگز ہرگز ندوہ کے مخالف نہین اونکا منشا اصل اصلاح ہے پھر یہ جو بیزار کیونکر ہوئی۔ کیا سید احمد خان اور سمیع اللہ کی نزاعون سے بھی اسمین زیادہ قباحت ہی اور اگر صرف مضحکہ کا لحاظ سمجھے تو وہ اسپر بھی ہنستے ہین کہ یہ خدائے تعالی کو عدم سے وجود مین لانیوالے جانتے ہین خالق بالذات ہر شے کا مانتے ہین قادریہ و عیسلمیہ او سکے نام رکھتے ہین ہر بات پر انشاء اللہ انشاء اللہ

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا

کہتے ہین تو پھر شرکا کر سکو چھوڑ دیجیے۔ ہوقت آپکی طلب پر سردست ایک عبارت متعلق مقاصد جو آپکے مقصود کے موافق ہی بھیجی جاتی ہے اسکو اپنی طرف سے جلسہ مین پیش کیجیے اسی پر جو کچھ ہونا ہوگا بحث ضروری ہو کر طے ہو جائیگا۔

صحیفہ حضرت مولانا بجواب نامہ ناظم بعد ندوہ بریلی

مورخہ ۱۳۔ جمادی الاولے۔ سنہ ۱۳۱۷ھ

حضرت مخدومی مولانا سید ناظم صاحب۔

فقیر بعد سلام مکلف ہی۔ والانامہ سے یہ امر تو ظاہر ہے کہ حضرت کو نفس مخالفت سے رنج نہین جیسا کہ ارشاد ہوا ورنہ فرض منصبی یہ تھا کہ نرمی کے ساتھ اصلاح کی کوشش کرتے) حضرت اپنے مخالفین کی تحریرین ملاحظہ فرمائین۔ ملاحظہ ہو وہ خط جو مولوی صاحب قبلہ نے حکیم اشفاق حسین صاحب کے نام تحریر فرمایا اوسمین ندوہ کی اصلاح کی نسبت کس نرمی سے ہتد عا کیگئی اور کس تہذیب کے ساتھ درخواست فرمائی گئی ہی۔ اور ندوہ مین اپنی شرکت کو کن لفظون سے ادا کیا ہی کہ از خدمت کفش برداری علمار اہلسنت کو اپنا فخر سمجھونگا ہزار افسوس کہ ندوہ نے ان لفظونکی کچھ قدر نہ کی۔

ملاحظہ فرمایئے مولوی احمد رضا خان صاحب کے خطوط کو جو مراسلات مین چھپے ہین اون کے الفاظ کسقدر نرم اونکی عبارت کس متانت کے ساتھ ہی۔ مگر سخت تاسف ہی کہ ندوہ مین اوس متانت و نرمی پر کچھ لحاظ نکیا گیا اور یہ جواب دیدیا کہ آپ بجائے نفع کے نقصان اوٹھائینگے اور آپکے موافق مخالف ہو جائینگے۔ ان تحریرونکو خودغرضی پر ڈھالا گیا۔ انھین تحریرون کے جواب مین تو اصلاح چاہنے والون کو سب کچھ کہا گیا بھڑکانے والے بھی ٹھہرائے گئے خودغرض بھی بنائے گئے خانہ زاد خیالات کے ساتھ بھی متصف کیے گئے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانے والے بھی قرار دیے گئے۔ پیری مریدی کی بھی طعنین ہوئین قطبیت پر بھی تشنیعین ہوئین وغیر ذلک خدا کے واسطے ارشاد فرمایے اوس صلاح چاہنے کا باوصف ترقی تہذیب اور متانت و نرمی کے ندوہ سے یہی نتیجہ ملنا چاہیے تھا۔ مین تو بریلی مین خود موجود تھا اوسی جلسہ مین بھی حاضر تھا کہ جب مولوی مجتبی حسن اور مولوی کرامت اللہ صاحب صلح کا پیام لائے ہین اوسوقت بھی موجود تھا کہ جب

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا

مولوی عبد اللہ صاحب منتظم امور دینیہ کالج علیگڈہ صلح کی بابت کچھ لکھنے آئے ہین اوسوقت بھی حاضر تھا جب مولانا عبد الحق یا اور حافظ عزیز الدین صاحب نے صلح کی درخواست کی ہی مین نے وہ کاغذ بھی دیکھا تھا جسکو مولوی عبد الحق صاحب صلح کیو استوار اکین ندوہ کے پاس لیگئے۔ مگر اسی ذکر تذکرہ سے کیا فائدہ نہ وہ وقت رہا نہ صلح ہوئی نہ اصلاح ہوتی۔ زیادہ تعجب اس ارشاد پر ہوا کہ مین نے مجھے اپنے آنے کا وعدہ ضرور کر لیا تھا مگر اوسکے ساتھ لفظ انشاء اللہ ملحق تھا اس وجہ سے ایفائے وعدہ میرے اوپر واجب نہ تھا۔ مولانا میری طلبی کا پرچہ خط مین تھی میری طلب مین بریلی سے حضرت نے والانامہ روانہ فرمایا کانپور کے مقام سے برابر یہ مشورہ رہا کہ ایک جلسہ خاص کیا جاوے کہ اوسمین مولوی احمد رضا خان صاحب بھی شریک کیے جائین یہ میری نسبت بھی صراحتہً یہ ارشاد ہوا کہ نہایت مناسب ہو کہ تو بھی وہان جیو یہانتک کہ بریلی کا مقام بھی آگیا۔ اور مین خدمت مبارک مین حاضر ہوا اور یہ ارشاد ہوا کہ شب کو جلسہ ہوگا اور پھر نہوا۔ کاش مجھکو معلوم ہوتا کہ حضرت کے سب وعدہ مین انشاء اللہ ملحق ہے اور ایفائے وعدہ کا قصد نہین ہو تو مین کبھی قصد نکرتا حضرت فرماتے ہین کہ تیری لکھی ہوتی عبارت ہمنے کارروائی مین درج کردی تو اب شدہ سے کیون انکار ہے۔ مولانا مین نے یہ عبارت آپکے حکم اور مکرمی مولوی ظہور الاسلام صاحب کے زمانے سے لکھی تھی مجھکو اس عبارت کے سلیم ندوہ سے دور نکا ہونے کا لقب مرحمت ہو چکا ہو حضرت نے میرے معروضات سابقہ پر لحاظ فرمایا مین نے اپنے خط مین صاف لکھدیا تھا کہ عبارت روئداد جو سراسر مخالف اہلسنت کے ہے اوسکو بدل دیجیے اور اس عبارت کو جو مین بھیجتا ہون اپنی طرف سے جلسہ مین پیش کیجیے اور اس جلسہ سے وہ جلسہ مقصود تھا جسکی نسبت آپ متعدد والانامون مین اور مولوی ظہور الاسلام صاحب اپنے عنایت نامون مین تحریر فرما چکے ہین کہ ایک جلسہ خاص بریلی مین کیا جائیگا اور اوسمین مولوی احمد رضا خان صاحب وغیرہ بھی شریک کیے جائینگے اور ان سے تصفیہ اوس جلسہ مین کیا جائیگا۔ مین نے اوس عبارت کے ساتھ یہ عرض کر دیا تھا کہ اسوقت آپکی طلب پر سردست ایک عبارت متعلق مقاصد جو آپ کے مقصود کے موافق ہے بھیجی جاتی ہے اسکو اپنی طرف سے جلسہ مین پیش کیجیے اسپر جو کچھ ہونا ہوگا بحث ضروری ہو کر طے ہو جائیگا۔ یعنی مولوی احمد رضا خان صاحب وغیرہ جو کچھ گھٹانے بڑھانے کی بابت بحث کرینگے گھٹا بڑھا کر طے کر دیا جاویگا

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا

اوسوقت صلح کے معاملات پیش تھے۔ یہین خط و کتابت ہو رہی تھی لپس نہ وہ عبارت جلسہ مقصود مین پیش ہوئی نہ وہ جلسہ ہوا حضرت نے اون حضرات کو اہل فتنہ سمجھکر اعراض فرمایا۔ اور نہ وہ عبارت تمہید بدلی کچھ توجیہ کیگئی تو وہ بھی ایک شخص غیر کے نام سے نہ ندوہ کی جانب سے پھر اوس سے بدرجہا زائد مولوی ابراہیم صاحب کی مضمونپر اعتراضات اہین پھر حضرات کا یہ فرمادینا کہ جلسہ انتظامیہ مین پیش کر دیگئی اور جیسی اصلاح چاہی وہ ہوگئی میرے مقصود کے خلاف اور میری مراد کے مخالف ہی مین ضرور نظین تحادز عن الحق دیکھتا ہون اہلسنت کے مذہب کے مخالفت پاتا ہون اگر اوسکی اصلاح کر دیجاتے یا اوسکا حق ہونا مجھکو سمجھا دیا جاتے تو آپ مجھکو سب سے اول ندوہ کا موافق پائیگا۔ اور لغیر اسکے تو مجبوری ہے۔

فائدہ

واضح ہو کہ حضرت مولانا کے اس خط کا جواب ناظم صاحب نے کچھ ندیا۔ اور مسائل وائرہ کا طے ہوجانا پسند نفرمایا۔ یہ تو سلسلہ خط و کتابت تھا جو ختم ہوا۔ لیکن پٹنہ بہار شریف پھلواری شریف مین چند مرتبہ دوستانہ مکالمہ اور باقاعدہ مناظرہ کی درخواست کی گئی اوسکو صاف صاف نامنظور کیا وعدے کرکے مکر گئے دعوے کرکے واپس لیے اور اصلاح کے پہلو پر نہ آئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خیر ناظرین اس سلسلہ کو یہین چھوڑین۔ اب اور علما کی تحریرین ملاحظہ کرین

(۷۳) تحریر جناب مولانا مولوی سید عبد العزیز صاحب حنفی صابری سہارنپوری ارشد تلامذہ مولانا مولوی محمد عبد الحق صاحب خیرآبادی

ندوۃ العلماء نے دین اسلام کی بیخکنی پر کمر باندھی ہے ہر نیچری کی تقلید کو اپنا شعار گردانا ہے مخالف مذہب اہلسنت وجماعت پر اوسی اصرار ہے مجلس علمائے اہلسنت اوسکی مدافعت کے لیے بریلی میں قائم ہوئی ہے میں ندوہ سے سخت بیزار ہوں اور مجلس علمائے حنفیہ بریلی کا طرفدار ہوں ۔ سید محمد عبد العزیز حنفی

(۷۴) تحریر جناب مولوی حکیم عبد العلیم صاحب عالم گنج پٹنہ

میں سنی حنفی ہوں لہذا ندوہ کا مخالف ہوں ۔

(۷۵) نامہ مولوی حکیم عبد الغفور صاحب شاگرد مولوی عبد الحی صاحب مرحوم ۔

بخدمت لازم البرکۃ فاضل متین حامی شرع مبین جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام لطفہ السلام علیکم رسالہ سابق ونیز وارد حال کو من اولہ الی آخرہ دیکھا جناب کی رائے درست و صائب معلوم ہوتی ہے بندہ ابتک شریک جلسہ نہیں ہوا ۔ گو طلبی کا خط فقیر کے پاس از جانب ارباب ندوہ آیا تھا ۔ خادم عبد الغفور از بنارس ۱۴ صفر المظفر سنہ ھ

(۷۶) صحیفہ حضرت مولانا تاج الفحول محب الرسول مولوی حافظ حاج محمد عبد القادر صاحب بدایونی مدظلہ

مخدومی معظمی مکرمی مولانا محمد عادل صاحب کانپوری زادت برکاتہم ۔

بعد سلام نیاز التیام کے واضح رائے شریف ہو میں وارد حیدرآباد ہوں اور بہت جلد ارادہ وطن کا انشاء اللہ رکھتا ہوں اسوقت بحکم ضرورت شرعی دینی کے مکلف اوقات گرامی ہوتا ہوں مجلس ندوۃ العلماء جس غرض سے تجویز ہوئی نہایت محبوب ہے اور شرکت علمائے اہلسنت موجب ہزاراں برکت مگر روداد مطبوعہ میں جو سال گذشتہ مشتہر ہوئی ہیں اونمیں بعض مقاصد ایسے اجمال وابہام کے ساتھ بیان کیے گئے کہ جس سے انحصار حقیت ونجات کا مدار مذہب اہلسنت پر نہیں رہتا ہے بلکہ اونمیں روافض ونیچریہ وغیر مقلدین کی بڑی تائید ہے اس بنا پر

اہلسنت ساتھ اتفاق اور خوشی کے اس جلسہ خیر کی تائید کریں اور اب صورت اسکی سوا اسکی کچھ نہیں ہو کہ قبل از انعقاد جلسہ جناب ناظم صاحب ایک روئداد بمضمون کی چھاپ دیں کہ بعد حمد و نعت و بیان فضیلت صریحہ خلفاء کرام و حصر حقیت مذہب اہلسنت کی و ضرورت اتفاق اہلسنت کے دفع مکائد ہنود و نصاریٰ و روافض میں و ابطال رسوم مجریہ مشرکین میں و تہذیب طریقہ درس و تعلیم میں اوسکا حصل ہو اور روافض و نیچریہ و غیر مقلدین کو ارکان دین نہ قرار دیا جاوے اور سائل دینیہ کے جواب میں سکوت کا حکم لازم نکیا جاوے فقط مجھکو امید ہی کہ ناظم صاحب کے جلسہ کی شان میں روافض وغیرہم کے نکلجانے سے کچھ خلل واقع نہوگا اور اگر خدانخواستہ فی الواقع ناظم صاحب موافق بیان روئداد کے بسبب فرق مدعیان اسلام کو ناجی اور اہل حق اور اسلامی بھائی اور واجب التعظیم و المحبت عقیدہ رکھتے ہیں اور روئداد سابق کو قابل تغیر و تبدیل نہیں جائز جانتے تو اسکا کوئی علاج نہیں بہرحال آپ بھی ایک بار تکلیف فرما کر ثواب اصلاح مابین علماء اہلسنت کا حاصل فرما لیجیے۔ اگرچہ تکلیف ہوگی لیکن اسکی جزا بے حد قطعہ سے مشرف فرمایئے ایک ہی نشان سے سکندرآباد دکن اسٹاف لین بنگلہ نواب سردار دلیر الملک بہادر نزد عبد القادر رسد

دوسرا نشان سے بدایون مولوی محلہ مدرسہ قادریہ

کہ اگر ناظم صاحب کو مذہب اہلسنت پر رحم آگیا تو میں ضرور حاضر ہو کر پوری خدمت ندوہ کی بجا لاونگا فقط

(۷۷)

دیگر

بخدمت مولانا الاجل الاجل الاکرم مولانا احمد رضا خان صاحب زاد مجدہم

از فقیر عبد القادر عفی عنہ بعد سلام مسنون نیاز مشحون واضح ہو احقر چند روز ہوئے وارد سکندرآباد ہوا جناب مولانا مفتی لطف اللہ صاحب کی خدمت میں فوراً حاضر ہوا بعد قدرے مکالمہ کے اقرار فرمایا کہ فی الواقع ناظم صاحب سے غلطی اور خلاف مصلحت کا ظہور ہوا بیانات روئداد مشتمل بر خدشات ہیں اونکو لکھا جائیگا کہ وہ اوس کی اصلاح فرمائینگے اسکے جواب میں گزارش کیا گیا کہ اگر اصلاح موقوف رکھی گئی انعقاد جلسہ پر تو متضمن فساد عظیم ہے اور اہلسنت کو جو خدشے ہیں اونکا حل ہونا اوس جلسہ میں جسمیں مجتہدان شیعہ اور نیچریہ و وہابیہ ارکان قرار دیے جائینگے ہرگز متصور نہیں ہو بلکہ لازم ہے کہ اول قبل انعقاد جلسہ کے اشاعت مذہب اہلسنت کی بذریعہ فتاویٰ

علمای اہلسنت ہو جاے پھر اگر ارکان جلسہ کو پابندی ہمارے مذہب کی منظور ہو تو ہم شریک ہون ورنہ احتراز کرین تاکہ وقت انعقاد جلسہ کے احتمال وقوع جنگ وجدال کا نہ رہے اسکو پسند فرمایا جسکی بناپر سوالات وجوابات لکھواکر اور مین نے تقسیم بشت کر کے مین ہی نے اونکی خدمت مین پیش کر دی آج ملاقات ثانیہ مین مولوی صاحب نے دستخط و مہر سے جواب کو مشرف فرمایا جسکی نقل مرسل خدمت ہے اعیان وحاضرین اہی مجلس کے مواجہہ مین مولوی صاحب نے فرمایا کہ بیان ناظم بہت بیجا ہے جسکو ناظم صاحب کا کہ مسائل نزاعیہ کے جواب مین سکوت ہی نہایت صواب ہے مین جس جلسہ مین موجود ہونگا اور کوئی شخص مجھسے مسئلہ ختم نبوت بلکہ حقیت خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بلکہ حقیت مذہب امام اعظم کا سوال کریگا مین اور دوسرا کوئی عالم ہرگز تحریرًا و تقریرًا سکوت نہین کر سکتا۔ پھر غیر مقلدین کے ذکر مین جب مین نے فتح المبین مولوی منصور علیصاحب اور جامع الشواہد کا ذکر کیا مولوی صاحب نے خود فرمایا کہ مولوی محمد علیصاحب ناظم تو خود بانی مبانی تھی۔ اب نہین معلوم کسطرح مجوز اس تمہید کی ہوئی ایک صاحب نے گواہی دی کہ ناظم صاحب بیمار تھے انھون نے شبلی صاحب سے فرمایش کر دی تھی چنانچہ شبلی صاحب نے تالیف کر کے مولوی صاحب کو تحریر اس بیان کو پڑھا مولوی ناظم صاحب نے غور نفرمایا ہوگا بالجملہ ابھی تک حسن ظن کیا جاتا ہے مین نے عرض کر دیا ہے کہ اگر ناظم صاحب بھی ان جوابات کی تصدیق بتصریح فرماینگے اور اپنی ندوہ کی آیندہ کارروائی بھی بپابندی مذہب اہلسنت کے فرماینگے تو سب حسن ظن مفید ہے۔ ورنہ ہرگز مفید نہین

(٤٧) نامہ جناب نواب محمد عبد القادر خانصاحب رئیس بریلی۔

بجناب مخدوم و مطاع پیشوای اہلسنت حامی ملت حق مولانا احمد رضا خان صاحب دامت الطافہم بعد تسلیم آداب عرض کرتا ہون۔ بدایون سے آکر کئی مرتبہ حاضری کا قصد کیا مگر بوجہ معذور رہا مولوی محمد ادریس و مولوی محمد ایوب صاحبان نگرامی کی تقریر و بیان سے تنفر عقاید اہل ندوہ سے معلوم ہوتا ہے۔ لظاہر مولوی محمد ادریس صاحب کو نسبت مولوی محمد ایوب صاحب کے زیادہ بہت اشتیاق ہے اعتراضات جو ندوہ پر ہوئی تھے مجھسے مانگے اور لیگئے

آپکا نیاز مند امیدوار دعا عبد القادر عفی عنہ ۲۰۔ ذیقعدہ۔

(۷۹) نامہ جناب شیخ عبد القادر صاحب تاجر از بمبئی

بجناب مولانا دام فیوضکم

بعد آداب تسلیمات مسنون واضح ہو کہ شہر بمبئی میں نیچریوں نے بہت کچھ شور وغل تائید ندوۃ العلماء کے
چندہ کے باب میں کیا دو تین مجلسیں بھی منعقد ہوئیں نواب محسن الملک نے لکچر بھی دیئے مگر مجلس میں
بجز دس بارہ صاحبوں کے جو اون کے ہم مشرب تھے کوئی نہ آیا۔ اور نہ کچھ حاصل ہوا۔ اب مولوی
لطف اللہ صاحب مفتی ہائیکورٹ حیدرآباد اور مولوی عبد الحق تفسیر حقانی والے آئے ہوئے ہیں
بذریعہ اشتہار ساری شہر کو دعوت دی گئی باوجود اشتہار دینے کے فقط چار سو آدمی تھے اور تین سو بجائے
متعلقین انجمن تھے باقی عوام اور عوام میں بھی کوئی نہ تھا مشہور یا علماء بمبئی سے کوئی نہ تھا علمائے
بمبئی نے مولوی لطف اللہ صاحب سے ملاقات تک نہیں کی میں شہرہ سنکر گیا تھا کہ بڑے بڑے
دو عالم آئے ہیں مولوی لطف اللہ صاحب کو صدر بنایا اور مولوی عبد الحق نے بیان شروع کیا
پہلے تو کچھ توحید بیان کی بعد اسکے حاصل تقریر یہ تھا کہ اتفاق رکھنا بہت ضرور ہے گو کوئی مذہب وطریقہ
رکھتا ہو لیکن کلمہ گو ہو کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ من قال لا الہ الا اللہ
دخل الجنۃ۔ پس ہم اور سب جنتی ہیں اور اصول ہمارا اور روافض کا ایک ہی فقط امامت کے مسائل میں
ہمارے اونکے اختلاف ہے وہ چنداں ضرر رساں نہیں کہ مانع دخول جنت ہو یا مغفرت نہو
پھر دیر کے بعد محسن الملک کھڑے ہوئے مولوی عبد الحق کی تائید میں کلام تھا فقط یہی بیجا تھی
پھر آخر میں مولوی لطف اللہ صاحب بھی کھڑے ہوئے کہا کہ ان صاحبوں نے جو اسوقت بیان
کیا سب درست ہے غرض کہ جو کارروائی ہوئی وہ سب بیدینی پر تھی اور جس لئے شور وغل کیا
اور دوڑ دھوپ ہوئی وہ خاک بھی وصول ہوا اور آئندہ بھی انشاء اللہ ایک حبہ کی امید نہیں ہے

۲۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۳ھ

(۸۰) نامہ جناب مولوی شاہ محمد عبد القادر صاحب فردوسی بہاری بنام مولوی عبد الوحید صاحب

کرم فرمائے بندہ دام عنایتکم

مجھ اور ارباب ندوہ سے مجھ بھی باتیں ہوئیں اور اون کے وعظ کا جو نتیجہ یہاں ہوا اور کیوں عموماً

بہار یون پر اوسکا اثر مرتب نہوا اوسکی حقیقت انشاءاللہ صاف صاف بتفصیل لکھونگا ہم لوگ چاہتے ہین کہ موافقت مین مصلحین ندوہ کی ایک انجمن قائم کرین اور اوس انجمن کو بریلی کا تابع کرین بریلی صدر انجمن قرار دین جیسا بحکم اشتہار لکھنؤ مین لے شائع کیا ہی مولوی عبد القادر صاحب بدایون کا تار آیا تھا کہ مین آسکتا ہون اگر ناظم صاحب مناظرہ کرین تار کا مضمون جامع مسجد مین مجمع مین پڑھا گیا جواب نمار دین چونکہ محی الدین نگر جانے والا ہون اسلیے سکرٹری مصلحین ندوہ مولوی ابو البرکات صاحب خانقاہی مقرر فرمائے گئے عبد القادر ۱۹ جنوری ۹۷ء

(۸۱) نامہ جناب مولانا مولوی حکیم عبد القیوم صاحب قادری بدایونی از سکندر آباد

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم العلیہ۔

آداب۔ آج بتاریخ ۲۵ ماہ مبارک تحریر سامی مع نقل مراسلات واخبار صادر ہوئے بروز جمعہ مولوی لطف اللہ صاحب کے پاس مین حاضر ہوا تھا حضرت کا پیام پہونچایا کہ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب نے جو فتوی آپکی تصدیق وتصویب کے واسطے بھیجا ہے اوسپر آپ اپنی مہر فرما دیجیے اور ازان بعد میرے پاس بھیجد یجیے کہ مین بھی مہر کر دون مولوی صاحب کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ جوابات صحیح ہین لیکن مقتضای وقت کے خلاف ہے۔ رقیمہ نیاز عبد القیوم قادری عفی عنہ

(۸۲) نامہ جناب مولوی محمد عبد القیوم صاحب از صاحبگنج

مولوی صاحب حامی ملت تابع شریعت معین مجلس اہل السنت مولوی محمد عبد الوحید صاحب اوصلہ اللہ الی المآرب۔

رسالہ افغان سلام بندہ کی نظر سے گذرا نہایت طبیعت خوش ہوئی ہزار شکر خداوندی بجا لاتا ہے کہ فضل سے آپنے بڑے اہم امور مین کوشش فرمائی ہے دیکھیے وہ کیا کیا رنگ لاتا ہے اور کیا کیا گل کھلاتا ہے خدا خیر کرے۔

(۸۳) نامہ جناب مولوی عبد القیوم از ضلع صاحبگنج

کرم فرمائی من جناب مولوی صاحب مجد کم زاد کرمہ

بعد سلام علیک عرض ہی کہ رسالہ مظہر حق جدید مطبوع ہوا ہی اگر کوئی نسخہ موجود ہو تو میرے پاس

روانہ فرمایے اور کیفیت جدیدہ جلسہ ندوہ واقع میرٹھ سے بھی مطلع فرمایئے۔ مین کوشش میں ہون کہ فتاوی الحرمین بھی بستہ پر چند علماے مھون لیکر روانہ بریلی کرنگا چنانچہ اکثر نے لکھا بھی ہے اللہ تعالے آپ لوگونکو جزاے خیر عطا فرماے بہت ابرام مین کوشش فرماتی ہے۔

(۸۴) تحریر جناب شیخ عبد الکریم صاحب حنفی از جرھوہ

عقائد ندوہ مسائل مذہب اہلسنت ہین۔

(۸۵) نامہ جناب مولوی عبد الکریم صاحب از احمد آباد۔

بخدمت جناب معلی القاب فاضل اجل عالم بے بدل مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام حشمتکم بعد السلام علیکم وعلی من لدیکم عرض خدمت بابرکت مین یہ کہ حضور پر نور کا روانہ کیا ہوا پولندہ وصول ہوا سوالات رسائل کے اور اشتہار جو حضور پر نور کیطرف سے ندوہ کے بارہ مین چھاپے گئے ہین ارسال فرمایے اور تحریر جناب مولانا مولوی نذیر احمد خان صاحب کی جو بریلی مین چھپ رہی ہے وہ بھی روانہ فرمایئے ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ الراقم عبد الکریم

(۸۶) نامہ جناب مولوی حکیم ابو العلا محمد عبد اللہ صاحب از گورکھپور

بجناب مولانا المعظم ومخدومنا المکرم حامی دین متین ماحی کفرہ مبتدعین مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب مدظلہ العالی

پس از گزارش ہدیہ سنیہ سلام سنت الاسلام معروض آنکہ پولندہ مرسلہ والا وصول گردیدہ بحقیقت میگویم کہ حق بجانب آنجناب ست مذ یا کہ مقصود بالذات ازین اجتماع ہمواری مذہب اہلسنت وابطال مذاہب باطلہ وفرق ہالکہ است چون ارکین ندوہ مختلف المذاہب چگونہ این مقصود پیدا خواہد شد لہذا تنبیہ نمودن ضرور بود پس ازین سوالات تنبیہ کامل خواہد شد وآیندہ ہمچنین بیباکی غالباً درردّ ارشاد ازارکین ندوہ بعمل نخواہد آمد۔ رقیمہ ابو العلا محمد عبد اللہ عفی عنہ از گورکھپور ۱۵ شوال ۱۳۱۳ھ

(۸۷) نامہ جناب مولوی عبد اللہ صاحب قادری از جونپور

جناب مولنا وبالفضل اولنا حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب مدظلہ العالی ودام مجدکم

السلام علیکم وعلی من لدیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تحفہ حنفیہ مین دو رسالہ حضور کے مولانا ہدایت اللہ خان صاحب مدظلہ کے ملاحظہ سے گزرے بہت پسند فرماتے اور جسقدر اشتہار اور رسالے

حضور کی طرف سے ندوہ کی رد میں جو چھپی ہوں زود تر مولانا صاحب موصوف کی خدمت میں روانہ فرمایئے۔ فقیر عبد اللہ قادری عفی عنہ

(۸۸) نامہ جناب مولوی حکیم ابو سعید محمد عبد المجید خان صاحب خلف حکیم محمد محمود خان صاحب دہلوی

سعادت آثار مولوی حکیم خلیل اللہ خان زاد قدرہ۔

بعد دعا اینکہ رسالہائے مخالف ندوہ چھپے ہیں میں بھی انجمن ندوۃ العلماء سے مخالف ہوں اور ان تمام اعتراضات سے متفق ہوں جو انجمن کے اوپر کیے گئے ہیں۔ محمد عبد المجید عفی عنہ۔ ۱۴ محرم ۱۳۱۷ھ

(۸۹) نامہ جناب مولانا محمد عبد الواحد خان صاحب رامپوری مدرس مدرسہ فیض رسول بہار شریف

بخدمت ہمہ کرامت سراپا عظمت جناب مولانا مولوی حسن رضا خان صاحب دامت فیوضہم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ندوہ کے بارہ میں بعض ملاؤں سے جو بہی خواہ ندوہ ہیں احقر کو بحث کی نوبت آجاتی۔ ہے چند پرچے مشتہ سوالات کے روانہ فرما دیے جائیں کہ تقسیم کرکے شرکت ندوہ کی نفرتیں ظاہر کی جائیں یہاں اکثر مولوی ظاہر میں حنفی المذہب ہیں اور باطن میں وہابیت رکھتے ہیں پرچہائے مذکور و دیگر جوابات جو ندوہ کو دیے گئے ہیں روانہ فرما دیے جائیں۔ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ از بہار

دیگر

(۹۰)

بگرامی خدمت ہمہ کرامت سراپا عظمت جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کتب و رسائل والا پہونچیں۔ احقر کو زمرہ وکلاء میں درج فرمایا جاوے۔

۱۴ ربیع الآخر ۱۳۱۷ھ۔

دیگر

(۹۱)

مولانا المکرم جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام فیضہم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مولوی محمد اظہر امام صاحب رضوی المشہدی ۸ ربیع الاول جمادی الاولیٰ داخل کیے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ماہ بماہ چندہ مجلس اہلسنت و جماعت روانہ کیا کریں گے ۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۷ھ

دیگر

(۹۲)

مخدوم و مکرم بندہ جناب مولانا حکیم مومن سجاد صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بہار کی حالت بفضلہ عمدہ ہے اہل ندوہ کو انشاء اللہ فروغ نہوگا۔ برقی
جو تار آیا تھا جمعہ کے روز جامع مسجد مین ناظم ندوہ وشاہ سلیمان صاحب علمائی ندوہ کی موجودگی مین پڑھکر
سنادیا تھا۔ ندویونکا رنگ پھیکا ہو گیا۔ خاموش بیٹھے رہے پھر شاہ سلیمن ندوی نے وعظ کہا۔ ندوہ کا
کچھ ذکر نتھا۔ دوسرے روز محلہ مرادپور مین ندویون نے وعظ کہا۔ شاہ سلیمن نے قسمین کہائین کہ ہم وہابی
نہین ہین ہمکو ناحق بدنام کیا ہے۔ مولوی محمد عظیم صاحب نے وعظ مین کہا کہ حنفیونکا مدرسہ بنایا جائیگا مدرس
اور طالب علم حنفی رہینگے کبھی وہابی کا ادہین گذر نہوگا۔ سترہ شعبان کو خانقاہ مین اہلسنت کا اتفاق کے واسطے
ایک جلسہ کیا گیا اور کل بروز جمعہ موافقین ندوہ سے ایک شخص وعظ کہنا چاہتا تھا کہ ہم نے اپنی ایک جماعت کی
ایک شخص کو وعظ کے واسطے کھڑا کر دیا۔ موافقین ندوہ کو بہت ہنگامہ ہوا اور اوٹھ گئے۔

اب ایک اشتہار مین ندوہ کی تحریرات مع نشان صفحہ وسطر ونام کتاب درج کر کے ظاہر کیا جائے کہ یہ
اقوال ندویون کے قرآن وحدیث وفقہ واقوال بزرگان دین کے خلاف ہین۔ اگر اہل ندوہ حق پر ہین
تو بقدر درخواست مناظرہ کی اہلسنت کیطرف سے ہوئین کیون مناظرہ نہین کرتے مخلوق کے دہوکا دینے کو
قسمیں کہاتے ہین اور لکھتے ہین کہ سب حنفی رہینگے کسی وہابی کا گذر نہوگا۔ حالانکہ رکن ندوہ غیر مقلد شیعہ نیچری
ہین اونکو کوئی نہین نکالتا۔ ہماری اتنی درخواست ہو کہ ندوہ مین کوئی بدمذہب رکن انتظامی نہ بنایا جائے
اور ندوہ کی کتابون مین جسقدر تحریرات مذہب اہلسنت وجماعت کے خلاف ہین اول تحریرات کی نسبت ندوہ
کیطرف سے اشتہار دیدیا جائے کہ فلان فلان تحریرین خلاف مذہب اہلسنت ندوہ سے جو شائع ہوئین وہ
غلط اور باطل ہین بس اسی پر تصفیہ ہے۔ محمد عبد الواحد نقشبندی مجددی عفی عنہ ۲۰ شعبان سنہ ۱۳۱۴

(۹۳) تحریر جناب شیخ عبد الواحد صاحب رئیس ضلع حاجی پور

مین مجلس اہلسنت بریلی کا دل وجان سے شریک ہون۔

(۹۴) نامہ جناب مولانا قاضی محمد عبد الوحید صاحب فردوسی عظیم آبادی

ناصر ملت مصطفویہ حامی مذہب حنیفہ جناب مولانا اجل مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی مدظلہ العالی
تسلیم محض غائبانہ اخوت اسلامی وحمایت مذہب حنیفہ کے جہت سے یہ خط لکھ رہا ہون اور مولوی عبد القادر
صاحب بدایونی کو بھی لکھ رہا ہون جلسہ ندوہ سے مین سخت بیزار ہون اور شاید حضور اوسکے مخالف ہین
لہذا موافقت فی المخالفۃ وحمایت مذہب حنیفہ کی جہت سے لکھتا ہون ایک اخبار تردید مذاہب باطلہ ومخالفت

ندوہ مین نکالنے والا ہون آپ سر پرستی کرین مذہب حنیفہ کو حق سمجھتا ہون اور اس ندوہ کو باطل انشاء اللہ اگر آپ لوگ آمادہ ہون تو ندوہ حنیفہ پٹنہ مین بفضلہ قائم کرون۔ خادم عبد الوحید غلام صدیق حنفی ۹ ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ

(۱۹۵)
دیگر

عالم اہلسنت دافع وماحی رسوم شرک وبدعت ناصر الاسلام والمسلمین حامی شرع متین جناب مخدومی مولانا مولوی عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خان صاحب حنفی القادری البرکاتی بریلوی مدظلہ العالی وعم فیضہ الجاری۔

تسلیم مین ابتدا سے جلسہ ندوۃ العلما کا مخالف تھا۔ اس ننگ خاندان خاکپائی درویشان کا نام بھی فہرست مخالفین ندوہ مین درج فرما لیجیے۔ حاجی محمد عبد الوحید غلام صدیق حنفی۔

(۱۹۶)
دیگر

جناب مولانا ومخدومنا قبلہ وکعبہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی قادری سنی برکاتی مدظلہ العالی بعد تسلیم ایک رسالہ رد ندوہ خاص اپنی بلاخیر تصنیف روانہ کرتا ہون شائع فرمائیگا۔ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ

دیگر

جناب مولانا وبالفضل اولٰنا مخدومنا دامت برکاتکم۔

بعد فراوان تسلیم آنکہ۔ مولوی امجد علی کانپوری کا رسالہ (یعنی ہدایۃ الالبا) اس شہر مین بہت لوگون کو خراب کیے ہوتے ہے اور مولوی عبد الحق دہلوی کا بھی (یعنی اعلام) آخر الذکر کا جواب تو حضرت مولوی عبد القیوم صاحب بدایونی دے چکے ہین نہایت کافی ووافی ہے مگر ہدایۃ الالبا کا جواب نہین ہوا ہے۔ ہمزہ کا جواب ارقام فرمائین ضرورت زمانہ کا پورا جواب ہونا چاہیے۔ تحفہ محمدیہ کانپور مین آپ دونون حضرات کی ہجو چھپی ہے اور واقعات بطرز دیگر مندرج ہوئے ہین مولانا عبد القادر صاحب بدایونی قبلہ کا شکر فرمانا مہ آیا۔ کہ مولوی لطف اللہ صاحب نے بریلی مین اظہار حق سے انکار کیا۔ سخت تعجب ہے یہ تو بڑے پکے معتبر عالم حنفی تھے۔ خدا رحم کرے۔ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ

(۱۹۷)
دیگر

حامی الاسلام والمسلمین ناصر دین سید المرسلین فخر العلماء والفضلا جناب مخدوم محترم مولانا ومقتدانا مولوی احمد رضا خان صاحب حنفی القادری زیدت اکرامکم والطافکم۔

ہدیہ مسنونہ مع التعظیم والتکریم قبول فرمایئے۔ خواجہ تجمل حسین صاحب اکبر آبادی ومولوی لفضرت علی صاحب

دہلوی آمادہ مخالفت ندوہ ورثہ۔ ۱۵۔ محرم ۱۳۱۴ھ

دیگر

(۹۹)

حضرت مولانا قامع الشرک والبدعۃ حامی الشرع والملۃ فخر علماء الی دوران محسود زمانیان عالم اہلسنت مولانا مولوی احمد رضا خان حنفی ادام اللہ برکاتھم لتسلیم مع التکریم۔ ایک عجیب واقعہ پیش آیا مولوی عبد الباری صاحب کے یہان مولوی محمد سلیمان پھلواری کی رکن ندوہ سے ملاقات ہوئی گھنٹون متعلق ندوہ کے گفتگو رہی۔ خیالات بالاجمال مین نے دریافت کر لیے۔ اثناء گفتگو مین کچھ کچھ رد بھی کرتا گیا۔ بفضلہ تسلیم کرتے گیے آیندہ و پابندی مذہب اہلسنت کا وعدہ بھی کرتے رہے۔ جانب ندوہ بھی بچاتے رہے مسلک اصلح کل پر پورا پورا عمل کرتے رہے اس مخالفت کا نام اونھون نے جنگ جمل رکھا ہے آپکی اور مولانا بدایونی کی کچھ تعریف بھی اور بعض غیر معلوم واقعات بیان کرکے مذمت بھی کرتے رہے۔ ضرورت زمانہ پر اونکا پورا ادار و مدار ہے گو مخالف کتاب و سنت ہو اختلافات فرق باطلہ کو غیر قطعیات مین بتاتے ہین۔ مجرد کلمہ گوئی کا نام اسلام رکھ چھوڑا ہے۔ قرآن شریف کو ہمارے ہاتھون مین ہے دخل بشری سے غیر محفوظ بتلاتے ہین۔ عیاذاً باللہ مین نے جوابدیے کچھ تسلیم کرتے رہے۔ کچھ کٹتے رہے۔ مین نے خیالات دریافت کرکے صاف کہدیا کہ ناظم صاحب اور جملہ اراکین ندوہ مداہنت فی الدین سے بری نہین ہو سکتے۔ چاہے ناظم صاحب کو آپ ولی کیون نہ کہین۔ اسپر سکوت اختیار کیا۔ یہ حضرت عجب قماش کے آدمی ہین موافقین و مخالفین ندوہ دونون سے ملتے ہین اور حنفیت کا اظہار کرتے ہین اللہم احفظنا۔ محمد عبد الوحید ۲۱۔ محرم ۱۳۱۴ھ

دیگر

(۱۰۰)

افضل العلماء اکمل الفضلاء جناب مولانا مولوی شاہ احمد رضا خان صاحب قادری الحنفی البریلوی مدظلہ العالی۔ بعد ادائے لوازم تکریم التماس یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالی رسالہ سے مفصل کیفیت معاونین چندہ و مخالفین ندوہ معلوم ہوگی۔ ناظم صاحب ندوہ آئے تھے مجھکو مخالف سمجھکر اپنے یہان بلا بھیجا مگر مین نے کہلا بھیجا کہ مین تنہا نہ جاؤنگا جلسہ مناظرہ مقرر ہو۔ اوسمین فریقین کی حقانیت و تعصب کا حال معلوم ہوگا اور بعد الاعلان تقریرًا و تحریرًا اقرار غلطی کا کرنا پڑیگا مگر جواب نہ آیا۔ کمترین عبد الوحید غلام صدیق۔

دیگر

(۱۰۱)

مانح کمال عالم عامل ملک العلماء بحر العلوم مخدومنا مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب قادری۔ مد فضلکم

تسلیم۔ شکر خدا کا کہ بہت لوگ مخالف ندوہ مخذولہ کے ہو گئے۔ مولانا مولوی سید عبد العزیز صاحب آیندر شید فاضل خیرآبادی کا نام بھی فہرست میں درج فرمایئے۔ مولوی محمد عظیم صاحب ولایتی فخری نظامی اور مولوی حکیم یوسف حسن صاحب کا نام بھی درج فرمایئے ۱۲ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ

(۱۰۲)

دیگر

محی السنۃ ممیت البدعۃ محسود اقران۔ نودعی زمان جناب مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان صاحب حنفی قادری برکاتی مدظلہٗ

ان حضرات کے اسمائے گرامی بھی مندرج فہرست مخالفین ندوہ مخذولہ کیجیے۔

جناب مولانا مولوی حکیم عبد العلی صاحب چشتی صابری حنفی محلہ عالم گنج پٹنہ

جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب حنفی قادری موضع سپلیو پٹنہ۔

جناب مولانا حکیم حافظ محمد سجاق صاحب حنفی صابری چشتی محلہ کمہرار پٹنہ

جناب منشی ماسٹر شیخ صدر الدین محمد علی اختر صاحب صدیقی حنفی وکیل اہلسنت ساکن موضع فتوچک من مضافات بہار شریف۔ حال مقیم شہر کلکتہ چنار بازار بلندرس لین نمبر ۱۔

جناب مولانا مولوی حکیم عبد اللہ صاحب قادری حنفی۔ کلکتہ۔

جناب مولوی ماسٹر غیاث الدین صاحب حنفی الصدیقی برادر معظم جناب وکیل اہلسنت محلہ لودیکٹرہ پٹنہ۔

جناب حافظ سلامت اللہ صاحب صدیقی حنفی قادری رئیس پٹنہ محلہ کالو خان کے باغ۔

جناب میرامیر جان صاحب حنفی محلہ لودیکٹرہ پٹنہ رئیس محلہ۔

جناب سید شاہ معین الدین عرف سید شاہ محمد جلال صاحب حنفی مجددی فضل رحمانی رئیس پٹنہ لودیکٹرہ حامی مجلس۔

جناب شیخ تفضل صاحب عرف مجاہیسان محلہ فضاحت کی میدان پٹنہ

جناب حاجی شیخ خورشید علی صاحب و شیخ محبوب علی صاحب حنفی حال ساکنان پٹنہ لودیکٹرہ

جناب شیخ محمد امیر صاحب خباب شیخ اولاد حسین صاحب حال ساکنان پٹنہ۔

جناب شیخ مہدی جان صاحب چنک و شیخ محمد جان صاحب پٹنہ

جناب مرزا محمد اکبر صاحب شاعر محلہ فضاحت کی میدان پٹنہ۔

جناب شیخ عبد الکریم صاحب محلہ مغلپور
جناب سید شاہ منیر الدین صاحب حنفی قادری محلہ مغلپورہ پٹنہ حال مقیم کلکتہ
جناب شیخ طہارت حسین صاحب رئیس پٹنہ موضع سبلپور حال مقیم لودیکٹرہ پٹنہ
جناب شیخ فصیح احمد صاحب خلف جناب موصوف الذکر لودیکٹرہ پٹنہ۔
جناب سید شاہ لطف الرحمان صاحب حنفی مجددی فضل رحمانی رئیس موضع کاکو ضلع گیا
جناب سید شاہ فرید الرحمان و حبیب الرحمان صاحبان خواہر زادگان جناب موصوف۔
جناب سید محمد یٰس صاحب موضع سید آباد پرسیان ضلع گیا
جناب شاہ سید محمد ذکریا صاحب حنفی قادری الوارثی موضع کاکو ضلع گیا
جناب منشی محمد ہاشم صاحب موضع سلیمان پور ضلع گیا۔

موضع جہرہوہ ضلع مظفر پور

جناب سید شاہ احمد حسین صاحب حنفی رئیس موضع برادر خرد جناب شاہ محمد حسین حنفی قادری فضل رحمانی۔
جناب منشی چراغ علی صاحب ۔
جناب شیخ نصیر الدین صاحب ۔
انشاء اللہ آیندہ اور لوگوں کے نام جلسے مبارک لکھکر روانہ کرونگا مطمئن رہیں بفضلہ خدمت مذہب سے غافل نہیں ہوں۔ سلام و خیر ختام مع الاکرام۔
خادم تقصیر وار عبد الوحید حنفی عظیم آبادی

دیگر

(۱۰۲)

مخدوم و معظم جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب قادری مدظلہ
تسلیم۔ مولوی علی اسلم کن ندوہ کا بیان ہے کہ اس سال جلسہ عظیم آباد میں ہو گا عند الملاقات کیسے ہمارے ذیل درج فہرست ندوہ بھیجیے
جناب مولانا مولوی حافظ قاری صوفی عین الحق صاحب قادری شہر بنارس
منشی سید محمد سعادت حسین صاحب حنفی پٹنہ

شیخ فدا حسین صاحب شیخ عابد حسین صاحب پٹنہ

(۱۰۴)

دیگر

مقتدائے اہلسنت وجماعت جناب مولانا مولوی حسن رضا خان صاحب قادری دام فیوضہم الجاری

ہدیہ سنون قبول باد۔ مولوی علی اسلم معین الندوہ نے ایک رسالہ تائید الندوہ وبعض دیگر مضامین اخبار میں شائع کیا ہے اوسکے رد میں ایک رسالہ لکھ رہا ہوں مولوی یوسف حسن صاحب بھی ایک رسالہ القینیف فرما رہے ہیں

عبد الوحید ۲۳ ربیع الآخر ۱۳۱۴ھ

(۱۰۵)

دیگر

فاضل لبیب کامل اریب حضرت معین ملت بجویہ موید مذہب حقہ حنیفہ فخر العلماء صدر الکبراء محی السنۃ مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب حنفی قادری زیدت حسناتکم۔

بعد سلام مودت التیام عرض رساں ہوں خدا کا شکر ہے اس ملاحظہ کو ہین نے علماء مشائخ وغیرہم کے دستخط حاصل کر کے ندویوں کے حملہ سے باز رکھا ہے اونکی وقعت نہ رہی چار پانچ دستخط اجلہ مشائخ پھلواری و بہار شریف ہو جائیں تو حضور کو مژدہ سناؤں رسالہ تائید الندوہ کی عظمت جاتی رہی اب تسوید الندوہ کی دہوم دہام ہے

خاکسار عبد الوحید ۱۵ جمادی الاولی ۱۳۱۴ھ

(۱۰۶)

دیگر

مخدومی مکرمی حضرت مولانا المعظم دامت برکاتہم۔

تسلیم عرض ہے۔ رسالہ ارشاد الکملا دہلی میں مولوی حفظ اللہ صاحب کی تصنیف سے چھاپا گیا ہے اوسمیں عجب عجب افترا پردازیاں کیگئیں۔ دعوی بدل گیا ہے ندوہ حق پر بتلایا گیا ہے۔ مناظرہ کے لیے مولانا بریلوی و مولانا بدایونی کو بلایا گیا ہے۔ بکار ضرور ساتھ لیتے آئیے اور رسالہ شرح مقاصد ندوہ (حیرت دہلوی) (تصنیف الفاضل مولوی ایوب پھلواری) کا جواب بھی ہمراہ لائیے۔ خادم عبد الوحید ۲۲۔ رجب ۱۳۱۴ھ

(۱۰۷)

دیگر

جناب مخدوم مکرم بندہ مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان صاحب قادری مدظلہ العالی

تسلیم۔ آج معلوم ہوا کہ امسال جلسہ ندوہ پانچ جگہو تمین سے ایک جگہ ضرور ہوگا۔ حیدر آباد بمبئی پٹنہ کلکتہ میرٹھ میں مولوی عبد السمیع صاحب کو لکھیے بمبئی میں علمائے بمبئی کو لکھیے۔ حیدر آباد میں

بھی مخالفین ندوہ کو لکھے۔ کلکتہ مین مولوی مرزا غلام قادر بیگ صاحب کو لکھیے پٹنہ کیحالت انشاءاللہ
تعالے مین لکھتا رہونگا واقعہ پٹنہ ضرور شائع کیجیے صاحبان ندوہ پھر بہار شریف گئے ہین بہار شریف سے
تار آیا کہ تم مع مولوی عبدالصمد صاحب آؤ مگر مولانا محمد وصی چلے جا چکے عبدالوحید ۱۲ شعبان سنہ ۱۴ھ

(۱۰۸) دیگر

جناب مولانا و مقتدانا سندی و معتمدی مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان صاحب قادری مدظلہ العالی
التسلیم والادب بعد التماس ہے کہ ایک بزرگ فاضل متبحر عالم معتبر تلمیذ ارشد حضرت مولانا مولوی ہدایت اللہ خان
صاحب جونپوری یعنے مولانا مولوی لطف الرحمن صاحب بردوانی مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ آج غریبخانہ پر تشریف لائے
ندوہ کا ذکر آیا۔ بجد و مخالف پائے گئے اور فرمانے لگے کہ انشاءاللہ کلکتہ مین ہم حتی الوسع ندوہ ہونے سے
روکینگے اور علما کو شناعت سے آگاہ کرینگے۔ ہمارا نام انجمن اہلسنت مین درج ہو سب رسائل اور اشتہارات
ہمارے پاس بھیجدیے جایئن۔ تم کلامہ زیادہ تسلیم خادم عبدالوحید حنفی ۱۵ شعبان سنہ ۱۳۱۴ھ

(۱۰۹) دیگر

مولانا المعظم و مخدومنا الاکرم مولانا مولوی حکیم مومن سجاد صاحب دام مجدہ
بعد ہدیہ تسلیم مع التکریم التماس ہے خداوند کریم کی عنایت و کرم سے ایک جلسہ انجمن اہلسنت مصلحین ندوہ کا باہتمام
خادم نہایت شان وشوکت سے ہوا جناب مولانا مولوی حافظ فتح الدین صاحب اوسکے صدر اور
جناب مولانا مولوی امیر علی صاحب نائب صدر مقرر ہوئے مولانا مولوی حکیم یوسف حسن صاحب اوسکے
مہتمم اور یہ اول الخلائق نائب مہتمم قرار دیا گیا۔ اور بہار شریف مین بھی جلسہ ہوا۔ مدرسہ کی بنائی رائی
قرار پائی جناب شاہ صاحب قبلہ اوسکے صدر اور مولوی ابوالبرکات صاحب خانقاہی مہتمم اور مولوی
عبدالقادر صاحب نائب مہتمم انجمن بہار شاخ بریلی اور انجمن پٹنہ شاخ بہار۔ انشاءاللہ تعالی رسالہ مراۃ الہندی
عروۃ الوثقی جلد طبع ہو کر حاضر خدمت ہوگا۔ شاہ صاحب قبلہ بہار کی مہر ضرور چھپوا یے مظفر پور چھپرہ آرہ
در بھنگا۔ حاجی پور کی نسبت کوشش کرونگا بفضلہ تعالی پٹنہ کے لوگ اب ہمارے بہت متفق ہوتے جاتے
ہین وعنا بھی خدا چاہے رفتہ رفتہ ہوگا۔ مولانا مولوی حکیم یوسف حسن صاحب قبلہ صاحبگنج سے اپنے
نامہ نامی مین ارقام فرماتے ہین کہ شب کو میرا ابو صالح صاحب رئیس صاحبگنج کے مکان پر مولوی ابوالخیر میر محمد
امانت اللہ صاحب ندوی غازیپوری کی دعوت تھی علما و معززین جمع تھے مولوی حکیم فصاحت عالم

بھی باصرار تمام بلائے گئے اور مولوی ابوالخیر نے سب لوگوں سے مخاطب ہوکر کہا کہ ندوہ سے اتفاق کرو مولوی صاحب نے فرمایا کہ علت غائی ندوہ کی معلوم ہونا چاہیے مولوی ابوالخیر نے کہا کہ آپ مخالف معلوم ہوتے ہیں فرمایا کہ نہیں ہم موافق ہیں مگر بات تو معلوم ہو چنانچہ گفتگو میں مولوی ابوالخیر عاجز و ساکت ہوئے تو سخت و درشت کی نوبت پہنچی جلسہ برہم ہوا قاضی فرزند احمد رئیس صاحب گنج انکو اپنے مکان لیگئے راستہ میں مولوی ابوالخیر پوچھتے تھے کہیں عبد الوحید تو نہیں آگئے بہت ہراسان تھے اور دیگر واقعات سے بھی انشاء اللہ تعالی مطلع کرونگا۔ عبد الوحید نائب مہتمم انجمن اہلسنت ۲۲۔ شعبان ۱۳۱۴ھ

دیگر

(۱۱۰)

جناب مولانا مولوی مومن سجاد صاحب دام مجدکم۔

تسلیم۔ میں بضرورت صاحب گنج جا رہا ہوں مولوی فصاحت عالم صاحب نے طلب کیا ہے ندوہ کا شور ہے حال مفصل آئندہ لکھونگا۔ یکم رمضان ۱۳۱۴ھ گیا

دیگر

(۱۱۱)

مولانا ذو المجد والکرام مولانا مولوی مومن سجاد صاحب۔

السلام علیکم۔ بحمدہ صاحب گنج گیا سے کامیاب واپس آیا۔ مولوی فصاحت عالم صاحب یا مولوی عبد القیوم صاحب تھبوی علما کی مہریں لیکر روانہ کرینگے اور کیفیت مفصل لکھینگے۔ جناب شاہ صاحب قبلہ بہاری دام ظلہ کی مہری تحریر اور رسالہ مدت ہی بعد نقل بہت جلد واپس فرمایے صاحب گنج سے بھی انشاء اللہ تحریریں آئی ہونگی وہاں بحمدہ سارے شہر کے علما مخالف ندوہ ہیں مولانا فصاحت عالم صاحب ہمہ تن حامی سنت ہیں جناب مولانا مولوی حافظ رحیم اللہ صاحب مدرس جامع مسجد آگرہ دام مجدہم کے پاس دافع وقولو روانہ کیے تھے اونھوں نے بنہایت تعریف کی اور پسند فرمایا۔ مولوی لطف الرحمن صاحب کلکتہ علمائے اہلسنت کی تشریف بری کے خواہاں ہیں۔ عبد الوحید ۱۳۔ رمضان ۱۳۱۴ھ

دیگر

(۱۱۲)

حامی ملت ناصر اسلام مولانا مولوی حکیم مومن سجاد صاحب دامت برکاتکم

تسلیم۔ میرٹھ میں کیا واقعہ گذرا مطلع کیجیے مولوی ظہیر احسن صاحب شوق نیموی لکھتے ہیں کہ مجھ سے مولوی عبد القادر صاحب بدایونی سے مزار پر ملاقات ہوئی میرے رسالہ حدیث کے مداح ہوئے ندوہ سے بیزار ہے

ظاہر کی صرف دو شبہات کیوجہ سے اپنی علیحدگی بتلائی ہم لوگوں نے شوق صاحب سے پوچھا کہ وہ کون شبہے ہیں کہا کہ یہ اظہار مخفی ہیں لکھنے کے نہیں نیازمند عبد الوحید از پٹنہ ۲۳۔ شوال ۱۳۱۶ھ

(۱۴۳) نامہ جناب مولانا مولوی محمد عبید اللہ صاحب شاگرد رشید مولانا مولوی احمد حسن صاحب کانپوری از الہ آباد

جامع الکمالات العلمیہ والعملیہ حاوی الفنون النقلیہ والعقلیہ حامی الملۃ الحنیفیہ مخدوم معظم والاشان جناب مولانا احمد رضا خان صاحب دام مجدہم۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ توجہ ارسال گرامی نامہ مع فتاوی کا شکریہ غیر ممکن جزاکم اللہ خیرا۔ الحمد للہ کہ جناب والا بھی اسطرف متوجہ ہوئے۔ نیازمند نے عرض کیا تھا کہ اتفاق ندوہ کا پھڑا اجرام دام نیا چرہ لیام انکی سزا ہیں حیرت انگیز ہیں مضامین شائنہ کے لوح میں قرآن مجید میں ان ناخدا ترسوں نے صلاح دی تھی بجائے یا قومنا اجیبوا داعی اللہ کے یا قوم اجیبوا داعی اللہ چھاپا ہزار کاپی کیجا الیمین خبایب شیخ احمد صاحب کی نے اہل مطبع وغیرہ کو مطلع کیا مگر کسی نے کچھ پروا نہ کی۔

نیازمند نے پارسال جناب ناظم صاحب کے خط کے جواب میں پندرہ ورق سیاہ کیے مگر لوگوں نے بھیجنے نہ دیے کہ انکو کوئی دیکھے گا بھی نہیں۔ جو جوابات فتاوی حنیفہ میں موجود ہیں آج تک ہر ایک شخص سے انھیں وجوہ پر کہتا رہتا ہوں بحمد اللہ کوئی جواب نہیں دیسکتا ہے۔ الہ آباد کے اکثر لوگ تو مخالف ندوہ ہو گیے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ دیندار عالم ندوہ سے علیحدگی فرماتے جاتے ہیں علماء الہ آباد کے خصوصاً محمد جناب مولوی حکیم شاہ محمد حسین صاحب دام مجدہم کے دستخط موا ہیر ہو گئے جو ابلاغ خدمت ہیں مخالفین ندوۃ العلماء کی فہرست میں میرا نام اول نمبر ہوا اور میری مخالفت کا شہرہ دور دور تک ہے۔ میں نے تو ایک استفتا مکہ معظمہ زاد ہا اللہ تعالی شرفا وتعظیما کو بھیجا تھا۔ شبلی صاحب نے نصاب تعلیم میں فقہ کو خارج از درس کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مولوی پھلواری نے کہا کہ نیا زمانہ ہے نئی فقہ ہونی

سلہ وہ مخزا اسرار یہ ہیں کہ قائل ہو کر مولوی شوق صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ جلسہ ندوہ کو مخصوص بہ اہلسنت کرا دینگے۔ اور عقائد ومسائل ومضامین خلاف اہلسنت جو ندوہ سے شائع ہوتے ہیں ان کا انکار رد بھی موافق مذہب اہلسنت ندوہ سے شائع کرا دینگے ہمکو وہ کیونکر ظاہر فرماتے شناعات ندوہ کا اقرار نکلتا۔ اسیطرح مولوی عبید اللہ صاحب منتظم مدرسہ علیگڈھ بھی وعدہ فرما چکے لیکن اسوقت تک تو کوئی آثار اس تسلیم واصلاح کے پائے نہیں جاتے ۱۲

چاہیے العیاذ باللہ زیادہ کہان تک سامعہ خراشی کرون یمنقہ عبید اللہ عفی عنہ انا لاباد
۱۷۔ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ

دیگر

(۱۱۴)
جامع الکمالات العلمیہ والعملیہ حاوی الفنون الاصلیہ والفرعیہ حامی الملۃ الحنیفیہ مخدومی المعظم وملاذی المفخم جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نامہ سامیہ نے ممنون احسان ومرہون توجہ بے پایان فرمایا۔ مخدومی جناب حافظ حکیم شاہ محمد حسین صاحب دام مجدہم کا مخالف ندوہ ہونا معلوم ہی۔ ایک اسکول مین محفل متبرک میلاد شریف ہوئی جناب موصوف نے بیان فرمایا تھا۔ بعد اوسکے ندوہ کا ذکر ہجو کے طور فرمایا۔ نیازمند نے کہا استفتیانہ عرض کرتا ہون کہ یہ میل جول جسکا جھگڑا ندوہ بکاتا ہی شرعاً جائز ہی یا نہین فرمایا نہین مینے کہا کہ جب یہ خلط ملط حرام اور ناجائز ہی تو ندوہ والون سے کہا جائے۔ ہان لیکن تو بہتر ورنہ کھلی مخالفت کیجائے کہ عوام گمراہ نہون۔ فرمایا مین نے دیوبندیون سے کہا تھا کہ اپنے یہان جلسہ کیجیے اونھون نے کہا کہ ہمین سب کی مخالفت ہوگی فقط پھر مین نے کہا کہ نہین صاحب کچھ تو کرنا چاہیے۔ جواب دیا کہ اچھا بعد رمضان کچھ مشورہ کیا جائیگا۔ جناب شیخ احمد صاحب کی تشریف لائے تھے وہ پہلے مخالف ندوہ تھے مجھکو بڑی مسرت ہوئی دربھنگہ مین غیر مقلدین آرویہ کا جلسہ بہت پھیکا ہوا۔ کوئی حنفی اونکے جلسہ مین نہین گیا الا وفود ندوہ بنکے چار شخص گئے تھے۔ مولوی ظہور الاسلام صاحب فتحپوری۔ مولوی سلیمان صاحب پھلواری۔ مولوی عبد الوہاب صاحب بہاری شبلی صاحب مگر سب جلسے مین نہین گئے اول وسوم گئے سب لوگ ان سے متنفر ہوئے کہ سنی ہوکر وہابیون کے جلسے مین گئے۔ ندوہ کا اثر بہت دور تک معلوم ہوتا ہی مگر کسیکو اوسکے ماله وما علیہ سے کچھ خبر نہین۔ جب وجوہ پیش کیے جاتے ہین تو جواب ندارد خود مولانا ناظم صاحب ودیگر اراکین بھی ثابت نہین کر سکتے رسالہ قطع الحجۃ ایک نسخہ ملا ہی ملاحظہ فرمایے مولف قطع الحجۃ ناظم صاحب کے اوستاد بھی اور اوستاد بھائی بھی ہین دار السلطنت مین کسینے ارکان ندوہ کو پیشوای مذہب ہادیان دین لکھا ہی۔ مجھکو اندیشہ ہوا کہ عوام اسکو دیکھکر گمراہ ہوجائینگے۔ نمقہ عبید اللہ۔ ۲۰۔ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ۔

دیگر

(۱۱۵)

مخدوم معظم و مطاع مفخم والاشان حامی السنۃ جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہم

سلام مسنون نیاز مشحون ۔ کل نسخے مراسلات سنت و ندوہ تشریف لاکر باعث سربلندی ہوتے ۔ مولانا بفضلہ تعالیٰ آپ رئیس حماۃ السنۃ ہیں اس قحط الرجال میں آپکا قلم فیض رقم سیف سے بڑھکر کام کر رہا ہے ۔ اور تمام اہلسنت پر آپکا احسان ہے اور ایک جہان کو فتنہ عظیمہ سے بچانے کے لیے آپ سرگرم ہیں ہر وقت آپکا عبادت متعدیہ میں گذرتا ہے جزاکم اللہ تعالیٰ عنی و عن جمیع اھل السنۃ خیرا و جعل الیکم و کرامکم فی الآخرۃ و الاولیٰ آپکی مساعی جمیلہ و رسائل منیفہ کا اثر آپکی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ عزیز برادران مولوی احمد میاں سلمہ الرحمن جناب قاری عبدالرحمن صاحب کانپوری کے پیچھے تراویح پڑھنے جایا کرتے تھے اوس میں صالحین بحیثیت بھی نماز پڑھتے تھے لیکن وہ عزیز شوق قرات میں کچھ خیال نہیں کرتے تھے جب رسائل شریفہ کو اونکو انہوں نے دیکھا تو فوراً وہاں نماز چھوڑ دیا ہے میں نے سبب پوچھا تو جواب دیا کہ میری پچھلی نمازیں خدا معاف فرمائے اب نہ جاؤنگا ۔ میں نے خدا کے تعالیٰ کا شکر بجا لایا اور آپکا بھی شکر گذار ہوں ۔

۱۵ شوال ۱۳۱۸ھ نیازمند عبید اللہ ۔

دیگر

(۱۱۶)

مخدوم معظم مطاع مفخم والاشان جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہم

از نیازمند محمد عبید اللہ سلام مسنون نیاز مشحون ۔ جناب مخدومی مولوی حاجی حافظ حکیم شاہ محمد حسین صاحب سلمہ کی خدمت میں گیا تھا ۔ فرمایا کہ میں ایک تحریر ندوہ کے متعلق تمہارے پاس بھیجونگا ۔ دیکھ لینا ایک شخص کی زبانی معلوم ہوا کہ جناب ممدوح وہ تحریر ندوہ کو بھیجنے والے ہیں ایک پرچہ بنام تحفہ محمدیہ ۔ کانپور محلہ احاطہ لکھا نتھان سے ماہوار شائع ہوتا ہے اوسکے مہتمم جناب ناظم صاحب ہیں اور اوسکے منتظم مولوی محمد احسن صاحب بہاری ہیں ماہ مبارک کا ایک پرچہ بغرض دیکھنے ایک بشارت متعلق ندوہ کے بھیجا ہے اوسمیں ایک حدیث شریف کا ترجمہ لکھا ہے جسکی صحت کا حال خدا کو معلوم ہے ۔ میں نے تو آج تک دیکھی سنی نہیں ۔ ما از الہ آباد ۔

دیگر

(۱۱۷)

مخدومی المعظم مطاع المفخم والاشان جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہم ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعونہ تعالیٰ آپ تو مصداق الذین جاھدوا باموالہم وانفسہم فی سبیل اللہ دکھائی دیتے ہین بحمد اللہ تعالیٰ اعلیحضرت قبلہ وکعبہ سیدنا وشیخنا دامت برکاتہم ندوہ سے کنارہ ہین معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت دامت فیوضہم نے جناب ناظم صاحب سے فرمایا کہ جس روز آپکے پاس گیا تھا وہان بیٹھتے ہی میری طبیعت منقبض ہو گئی اور اسقدر انقباض کہ مین کچھ نہین جانتا ہون اس غرض سے آپکے پاس گیا تھا کہ خداے تعالے ورسول صلے اللہ علیہ وسلم کی باتین ہونگی آپنے ندوہ کا ذکر چھیڑ دیا۔ مخدومی جناب مولوی حافظ حکیم شاہ محمد حسین صاحب دام مجدہم سے میرے سامنے دریافت فرماتے تھے کہ آپ شریک ہو نگے یا نہین اونھون نے فرمایا نہین تب آپنے فرمایا مین بھی یہی چاہتا ہون۔ ایک طالب علم ہموطن کا محبت نامہ کانپور سے آیا اوسمین لکھا ہوا ہے کہ سوالات حقانی نما کا جواب جناب عنبر حقانی نے تحریر کیا ہے۔ ایک مولوی صاحب مدرس مدرسہ احسن المدارس کانپور سے تشریف لائے اونھون نے کہا کہ جواب کیا لکھا ہے صرف جہلا کے دکھلانے کو کچھ کا کچھ لکھدیا ہے جناب مولوی نور محمد صاحب مدرس فیض عام بیان کرتے تھے سوالات سے کچھ تعرض نہین ادھر اودھر کا لکھدیا ہے کہ آپکے نزدیک جنت ایسی ہے تھوڑی سی جگہ ہے جسمین آپ اور آپکے مریدین اور آپکے اتباع آسکینگے اور کوئی نہین آسکیگا۔ جناب مخدومی مولوی حافظ شاہ محمد حسین صاحب دام مجدہم ناظم صاحب کو ایک خط بھیج گئے ہین پڑا لمبا چوڑا جسکا لب لباب یہ کہ مین تو ندوہ سے الگ ہون مگر آپکی ذات سے بطور قدیم محبت ہے بہتر ہوگا کہ ندوہ پھلے ایک جلسہ بریلی مین کیجیے اور اوسمین معترضین کو بلوائیے اور نیز اون علما کو جنکو معترضین برا سمجھتے ہین اور اون اعتراضات کی نسبت تصفیہ ہو مین ندوہ مین نہین اس جلسہ مین شریک ہونگا جو باتین واقعی بری ہین اونکو نکالدیجیے پھر اگر مخالفین غ شریک ہون تو کوئی حرج نہین سنا گیا ہے کہ جناب مولوی سید عبد الصمد نے جناب مولوی حافظ شاہ محمد حسین صاحب دام مجدہم سے دریافت کیا تھا جواب گیا کہ مین تو شریک نہونگا ندوہ مین ابتدا ہی سے جناب ناظم صاحب نے دو قسم کے لوگونکو شریک کیا ہے غیر مقلدین ونیا چرہ۔ زیادہ تر نیاچرہ کا زور ہے اور وہ جناب ناظم صاحب کی طبیعت مین بہت کچھ دخل پا گئے ہین جو کچھ نیاچرہ لکھتے ہین جناب ناظم صاحب ہی کرتے ہین

۔یعنے جناب مولانا مولوی سید احمد حسن صاحب مدرس اعلیٰ کانپور ۱۲

نمقہ عبید اللہ عفی عنہ ۲۰۔ شوال ۱۳۱۷ھ

(۱۱۸) دیگر

مخدومی المعظم مطاعی المنعم سیدی و مولائی جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہم
از نیاز مند عبید اللہ عفا عنہ بعد سلام مسنون نیاز مشحون مخدومی جناب مولوی حافظ شاہ محمد حسین صاحب دام مجدہم آج کل بھوپال تشریف رکھتے ہیں ایک روز کسی نے مبتدعین کے اثر پھیلنے کی شکایت کی تھی۔ تو نیاز مند نے فوراً کہا کہ یہ سب خرابیاں ندوہ کی بدولت ہیں اور ابھی کیا ہے خدا نخواستہ چندے اسکا قیام ہوا تو خدا جانے کیا کیا خرابیاں پیدا ہونگی نعوذ باللہ منہا۔ اوسوقت جناب موصوف نے بھی فرمایا کہ ان پہلے لکھنؤ میں کسی وہابی کا وعظ نہیں ہوتا تھا تو حضرت شاہ مینا علیہ الرحمۃ والغفران کے میدان میں امرار شریف پر ابراہیم آروی کا وعظ ہوا کرتا ہے۔ تھوڑے روز ہوئے کانپور میں ندوہ کا جلسہ ہوا تھا اوسمیں جناب موصوف نے شرکت نہیں فرمائی اوسکی شکایت کے خطوط بھی آئے ہیں واللہ اعلم بالصواب ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۸ھ

(۱۱۹) نامہ جناب مولوی محمد عتیق احمد صاحب نائب دبیر انجمن اسلامیہ پیلی بھیت

عالیجناب فیضمآب جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدکم
بعد سلام مسنون عرض ہے کہ استفتا اور رسالجات مرسلہ سامی جناب مولوی حافظ شوکت علی صاحب آنریری مجسٹریٹ کے ذریعہ سے مجکو اور سب کو نام بنام بھیجے۔ آج ندوہ کو اس سے اطلاع کرتا ہوں کہ بریلی کے جلسہ میں ہم سب جب شریک ہونگے اور دوسروں کو شریک کرینگے کوشش کرینگے کہ ندوہ اصلاح ضروری کرے۔ محمد عتیق احمد ۱۰۔ شوال ۱۳۱۷ھ

(۱۲۰) دیگر

بعالیخدمت بابرکت افضل الفضلا جناب مولانا احمد رضا خان صاحب۔
بعد سلام مسنون معروض کہ بعد ندوہ بریلی جمعہ اول کو جامع مسجد پیلی بھیت میں مولوی پشاوری صاحب اور مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری نے نکاح بیوگان کے بیان میں ندوہ کی مدح بتائید بھی وا عمال کی آخر الذکر نے جناب کی نسبت کلمات نا ملایم استعمال کیے۔ جو سخت ناگوار ہوئے۔ بیان کے ختم پر اس حرکت نامناسب کی نسبت جو ملنی مناسب جانا کہہ سنایا۔ پھر شاہ سلیمان صاحب تشریف لائے اون سے

وقت کہا گیا کہ اول میں ایسا ہو چکا ہے جو غیر مناسب ہے تو اونھوں نے اس بارہ میں کچھ نہ کہا۔ پیسہ اخبار میں خلاف امور شائع کرائے گئے ہیں۔ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ محمد عتیق احمد

(۱۲۱) دیگر

عالیجناب فضیلت مآب جناب مولانا احمد رضا خان صاحب۔

بعد آداب و سلام مسنون عرض ہو کیفیت ارسال شرائط از انجمن پہلے بہت بدفتر ندوۃ العلماء واپسی طور پر باجازت صدر انجمن ارسال خدمت ہے ۱۱۔ محرم الحرام ۱۳۱۴ھ محمد عتیق احمد

شرائط رفع اختلاف علما نسبت اصلاح ندوۃ العلما مجوزہ نائب دبیر انجمن اسلامیہ بریلی بہ جلسہ منعقدہ ۲۰ شوال ۱۳۱۳ھ

بالاتفاق منظور ہو کر بتوسط نائب دبیر محمد عتیق احمد کے ناظم صاحب ندوہ کی خدمت میں بمقام بریلی ۲۴ شوال پیش کیے گئے۔ اونھوں نے پسند فرمایا لیکن بالاعلان نامناسب جانا۔ عرصہ تک اس بارہ میں گفتگو ہوتی رہی کہ آپ مولوی احمد رضا خان صاحب سے ملاقات فرما کر خلاف کو رفع فرمایئے۔ مگر طبیعت نے رجوع نہ کیا دوسرے دن وقت حاضری سب سے اول یہی فرمایا کہ اب میں مولوی صاحب سے ملنا چاہتا ہوں چنانچہ سواری منگا کر ناظم صاحب ممدوح کو مولوی صاحب کے مکان پر تشریف بری کی تکلیف دی گئی اور ملاقات ہوئی۔ جناب مولانا عبد القادر صاحب بھی ملے جسکو خوشی ہوئی۔ مگر ناظم صاحب نے اوس وقت اختلاف کی بابت گفتگو مناسب نہ جانا۔ بلکہ اوسکے لیے رات کو آٹھ بجے وعدہ تشریف آوری فرمایا لیکن تشریف نہ لائے جسکا آیندہ بھی کوئی موقع نہ آیا اور کام انجام ہوتے ہوتے رہ گیا۔

ان شرائط و تجاویز کا جو نائب دبیر نے انجمن میں پیش کیں کوئی محرک نہ تھا۔ بلکہ جلسہ اول کا دستور کا حال ندوہ دیکھکر اس قسم کی پابندیاں اور شرائط کی ضرورت ذہن میں گذری تھی جنکی جلسہ لکھنؤ میں دیکھنے کی زیادہ حاجت ہوئی جن مفر تو نکا خیال ہوا تھا وہ اس اختلاف سے بالکل ثابت ہو گئیں جب اختلاف شروع ہوا تو فوراً تحریر کر کے بخدمت ناظم صاحب ارسال کرنے کا ارادہ کیا کہ قبل اظہار اسکے رفع ہو جائے اور ارکین و علمائے شہر سے بھی اتفاق رائے کرا لیا تاکہ جلد قبول ہو جائے۔ چنانچہ

جناب مولوی صفدر علیخان صاحب پشاوری رکن قسم اول ندوہ و رکن انجمن بریلی بہیت۔

جناب مولوی حکیم خلیل الرحمن خان صاحب ایضاً ایضاً

جناب مولوی عبداللطیف صاحب رکن قسم اول ندوہ۔ انجمن پہلے بیعت
جناب حافظ ولایت احمد صاحب رکن قسم دوم ندوہ الغنا
کے دستخط ثبت ہین اور جناب حاجی حافظ قاضی خلیل الدین حسن صاحب رکن ندوہ انجمن کی رائی لی گئی تھی۔

دیگر

(۱۲۲)
عمدۃ المحققین زبدۃ المدققین جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب مصلح ندوہ دام مجدکم
بعد سلام مسنون کے عرض ہی کہ عرائضہ قبل ازین ارشاد الکملاء کے لوگون کے فخریہ بیان کیوجہ سے لکھا تھا۔
جب دیکھا تو اون لوگونکی عقل پر اور فخر کرنے پر تعجب ہوا چنانچہ مین نے اون صاحبان کی تسکین کر دی۔
فتاوی السنہ ندوہ بکلمہ تیک فوٹوگراف۔ آہ مظلوم داغ اہل نفاق قطع لحجۃ سد اللصوص شکوہ دوست میرے
پاس بھی ہین دیکھنے کا مشتاق ہون۔

(۱۲۳) تحریر جناب مولانا سید شاہ عزیز الدین حسین صاحب قمری ابوالعلائی صاحب سجادہ قمریہ عظیم آباد

چونکہ مین حنفی المذہب ہون اور یہ ندوہ مجمع مذاہب مختلفہ سے قائم کیا گیا ہی۔ لہذا مین اوسکے خلاف ہون

(۱۲۴) نامہ جناب مولانا مولوی محمد عمر الدین صاحب مدرس بمبئی

حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم
بعد تسلیمات واضح باد۔ نوازشنامہ مع فتاوی وصول ہوا آپ حضرات نے جو کام اسوقت کیا ہی جسکی جزا اللہ جل شانہ
کے پاس ہی حضرت ندوہ والون نے بمبئی مین بھی اس بد مذہبی کی جال کو پھیلانا چاہا۔ مگر بحمد اللہ ناکام رہے جنانچہ
اوسکا قدرے نمونہ ایک اخبار روانہ کرتا ہون جسکے صفحہ ۲ مین ذکر ہی۔ فقیر عمر الدین عفی عنہ ۲۷۔ رمضان سنہ ۱۳۱۳ھ

دیگر

(۱۲۵)

حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام اللہ تعالیٰ ایامہ
بعد تسلیمات واضح رای عالی باد۔ جناب مولوی نذیر احمد خان صاحب دام نور ہم مقیم احمد آباد مولف لوارق لامعہ
رد وہابیہ تعاقبہ گنگوہی و التعقبات علی اہل الضلالات وغیرہا کی تحریر نذیر الندوہ بجانب اہل الندوہ
نہایت عمدہ اہل ندوہ کا بھلا ہوا اور رسالہ خدمت مین دو تین روز مین چھپ کر روانہ ہونگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ
روانہ ہونگے۔ فقیر عمر الدین ۲ شوال سنہ ۱۳۱۳ھ

(۱۲۶)

دیگر

مولانا المعظم ذی الفضل الاعظم مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

بعد تسلیمات واضح رائے عالی باد مولانا مولوی نذیر احمد خان کی تحریر اور آپکا در ناظم کے مراسلات طبع ہوگئے ہون تو جلد ارسال فرمایئے انڈیا گزٹ مین تحفہ محمدیہ کے اوپر محمد احسن بہاری نے مولوی لطف اللہ صاحب کا ایک خط شائع کیا ہے جس سے عوام کو دہوکا ہوتا ہے فیقر عمر الدین عفی عنہ ۱۸۔ شوال ۱۳۱۳ھ

(۱۲۷)

دیگر

حضرت مخدومی مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

بعد تسلیمات واضح رائے عالی باد۔ مولوی لطف اللہ صاحب کی کارروائی سے بڑا تعجب ہوا کہ اب جبکہ پاؤن قبر مین لٹک رہے ہین یہ کارروائی ہوئی۔ آپکے ستر سوالات کا برائے نام جواب جو امجد علی نے لکھا ہے اور نیز جو عبد الحق حقانی نے لکھکر شائع کیا۔ اوسکا جواب باصواب جناب مولوی نذیر احمد خان صاحب عنقریب تحریر فرمائینگے۔ فیقر عمر الدین ۱۰۔ ذی قعدہ ۱۳۱۳ھ

(۱۲۸)

دیگر

مولانا المعظم ذی الفضل الاعظم مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

واضح رائے عالی ہو کہ شبلی نعمانی کو ندویون نے جلسہ تائیدی ندوہ کے لیے بلایا تھا۔ اخبار سفیر مین اطلاع شائع کی تھی۔ کہ شبلی اور مہدی علی صاحبان ندوہ کے مقاصد پر لکچر دینگے۔ مگر قبل اسکے مولوی لکھنو بمبئی تشریف لائے اور جمعہ کی نماز کے بعد وعظ مین خوب ندوہ کے پرخچے اوڑائے اور شبلی و عبد الحق صاحبان ارکین ندوہ کی بھی خوب خبر لی۔ شبلی صاحب بمبئی سے چلے گئے اور ارکین ندوہ کے حوصلے پست ہوگئے۔ ۱۱۔ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ

(۱۲۹)

دیگر

مولانا المعظم ذی الفضل الاعظم مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

بعد تسلیمات واضح رائے عالی ہو کہ ناسک مین بہت بڑا جلسہ ہوا جسمین تمام شہر کے مسلمان جمع تھے حضرت کچھوچھوی نے شناعات ندوہ ظاہر فرمائے۔ بعد وعظ مولوی اشرف علی صاحب رکن ندوہ نے مع دیگر اہل علم فتوے پر مہر و دستخط کر دیے۔ ۲۹۔ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ عمر الدین۔

(۱۴۰) دیگر

حضور پرنور حامی دین مبین مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

بعد تسلیمات واضح رای عالی باد کہ جس فتوی پر مولوی اشرفعلی صاحب رکن ندوہ وغیرہ نے مواہیر کیے تھے وہ پہلا فتوے نہیں ہے بلکہ اور فتوے تازہ لکھا گیا ہے جس میں حقانی صاحب وغیرہ کبرائی ندوہ کے نام بنام اقوال سے تعرض کیا گیا ہے اور پہر اولا تمام علماء قضاۃ بمبئی کی اسیطرح حیدرآباد کی قضاۃ و علما کی خصوصاً مولوی منصور علیصاحب مراد آبادی رکن ندوہ مصنف فتح المبین کے دستخط ہیں جسمیں انھوں نے ندوہ کو خود نمائی اور بد مذہبی کا جلسہ قرار دیا ہے۔ عمر الدین ۱۳۔ ربیع الآخر ۱۳۱۴ھ

ردیف غ

(۱۴۱)

نامہ جناب شیخ غلام اولیا صاحب از دہلی

حامی اسلام جناب مہتمم مطبع اہلسنت سلمہ،

السلام علیکم و قلبی الیکم بندہ ایک طالب حق ہے ہمیشہ سے شعار یہ ہے کہ حق کو قبول اور ناحق کو نا قبول جانتا ہے ندوۃ العلما تو کیا کہوں بلکہ ندوۃ البنا چرہ سمجھنا چاہیے آج کل اطراف دہلی میں زور شور ہے نجم الدین صاحب میرٹھی کل کہہ رہے تھے کہ مولوی عبد القادر بدایونی اور مولوی احمد رضا خان صاحبان کے پھلگوی بلکہ نظر کر لی گئی ہے جناب کی مطبع میں ندوہ کی پوری پوری پوست کندہ کیفیت چھپی ہے مجھے بھی ان کتب سے مشرف فرمایئے ہزاروں مخلوق کے نیچری رافضی ہوجانے کا خوف ہے بالیقین ان کتب سے دو فائدے ہونگے یہ تو درخت بھی نہونگی اور مخلوقات فسق و فجور سے بچیگی۔ بندہ غلام اولیا عفی عنہ

(۱۴۲) جناب مولوی محمد غیاث الدین صاحب حنفی صدیقی مخدوم پوری

میں نے چند کتابونکو ندوہ کی دیکھا جو باتیں کہ ممبران ندوہ سے سنی جاتی ہیں صرف عوام کالانعام کے بہلانے کے لیے ہیں ورنہ کتب ندوہ میں تمام تر ضلالت و شقاوت کی باتیں ہیں ندوہ مجرد کلمہ گوئی و اتفاق و اتحاد کو دین اسلام ٹھہراتا ہے۔ حالانکہ صرف اقرار کلمہ شہادت دین اسلام میں کافی نہیں ہے جملہ ضروریات و واجبات کا نگاہ رکھنا لابدی ہے۔

ردیف ف

(۱۴۳) تحریر جناب مولانا مولوی حافظ فتح محمد صاحب [illegible] مدرس و صدر مجلس اہلسنت [illegible]

یہ بات کہ علمائے غیر مقلدین اس مجمع میں داخل ہوں مسئول منہ کے درست اور صحیح ہے سو اسواسطے کہ علمائے مقلدین
و غیر مقلدین من حیث انہم کذالک اگر اس مجلس میں جمع ہو کر تردید خصم کرینگے تو بیشک مورد اقدام خصم کے
ہو جاوینگے سو اسواسطے کہ غیر مقلدین کے رسالہ الجہر بالتامین میں آمین بالجہر نکرنے والے کو تارک سنت کہا ہے اور تارک
سنہ بطور صغری سہیلۃ الوصول کے قاعدہ کل تارک السنۃ من الستۃ التی لعنہم ولعنہم اللہ [illegible]
یہ قاعدہ مشکوۃ صفحہ ۲۳ میں موجود ہے پس کل آمین بالجہر نکرنے والے نزدیک غیر مقلدین کے ملعون رسول اللہ
و اللہ تعالے کے ہوئے اعدا اسیطرح مقلدین کی طعن جو غیر مقلدین پر ہیں اون سے کتابیں مشحون ہیں اب
خصم کو مجال ہوسکتی ہے کہ کہے انکہ خود گم ست کرا رہبری کند۔ مناسب ہے کہ اس فعل سے جو کہ بلفظ دشمنی [illegible]
ندوہ تعبیر فرماتے ہیں باز آویں بلکہ ایک اولیا با کرامت صاحب شرع کی بیعت کریں اور ذکر و عبادت میں
حسب ارشاد مشغول رہیں ترقی اسلام ہوگی

(۱۴۴) تحریر جناب نواب شیخ [illegible] علی صاحب رئیس محلہ باغ کانون پٹنہ

ہم ندوہ کے شریک نہیں ہو سکتے۔

(۱۴۵) نامہ جناب منشی محمد فرید الدین احمد صاحب رئیس ردولی شریف رکن ندوہ ابن جناب شاہ محمد کرم رحمن صاحب سجادہ نشین حضرت مخدوم شیخ [illegible]

حضرت قبلہ عالم مولانا سید عبد الصمد صاحب روحی فداکم
ندوۃ العلما کے بارہ میں میری رائے ہمیشہ موافق اوسکی بنیاد اور بنا کے ہم کے کیا سمجھ سکتے ہیں مجکو ایک
ذی جلسہ کے نام سے لطف تھا مگر جب حضور اوسکے مخالف ہیں تو میں سب سے بڑا مخالف ہوں ایک
مضمون جو سر سید احمد خان نے اپنے اخبار علیگڈہ گزٹ میں جسمیں تہذیب الاخلاق بھی شایع کیا ہے
ارسال حضور ہے۔

(۱۴۶) تحریر جناب مولوی محمد فضل حسین صاحب مرسلہ مولوی عبد الوحید صاحب

مجھ ناکام ہیچمدان کے نزدیک یہ تحریرات حضرات علمائے دین مخالفت ندوہ میں بہت درست ہیں [illegible]

اس ندوہ مختلط انداز کی ایسی ایسی خرابی و نقصان امور دینی مین ہی کہ اجتناب و احتراز جمہور اہلسنت و جماعت کو اوس سے شرعًا عقلاً واجبات سے ہی واللہ اعلم

(۱۳۷) نامہ جناب میرزا عظمت بیگ صاحب انسپکٹر پولیس رکن ندوہ

مخدومی مکرمی جناب حافظ محمد یقین الدین صاحب زاد کرمہ

بعد سلام پاکٹ مرسلہ پہنچا۔ جناب مولانا احمد رضا خان صاحب کا بار احسان ہمقدر رہی کہ سر نہین اوٹھا سکتا کہ جناب نے ہمین ندوہ کیطرف سے عاصی کے دلمین بہت دنون سے کھٹک رہی تھی اوس سے لکھین زیادہ مولانا صاحب نے ظاہر کر دین جس سے اُمید قوی ہی کہ تمام بدمذہبی کا جسنے ندوہ مین راہ پائی ہی ازالہ ہو جائیگا خداوند کریم اجر جزیل عطا فرمائے اور کامیاب کرے عاصی نے بھی ایک تحریر اسی مضمون کی بحیثیت ممبری بھیجی تھی ۲۰ جون

ردیف ق

(۱۳۸) نامہ جناب مولوی ابو الحسن محمد قطب الدین صاحب واعظ ردالرضا ازعلیگڈھ

جناب محترم بندہ اجل فاضل اتم کامل مولانا محمد احمد رضا خان صاحب زید مجدہم

بعد سلام مسنون۔ علیگڈھ مین ندوہ کیطرف کتاب جلاء العیون آئی ہی اور یہان ندوہ کے اتباع کرنیوالے بھی ہین آپ برائے خدا ندوۃ العلماء کے رد کی کل کتب جنمین سب کیفیت ہو ارسال فرمایئے عاشوالکا

ردیف ک

(۱۳۹) نامہ جناب مولوی محمد کرامت اللہ خان صاحب دہلوی واعظ رکن ندوہ

جناب مولانا مخدوم جامع کمالات ظاہریہ و باطنیہ جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہم العالی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ واقعی بندہ نے جلسہ ندوۃ العلماء مین وعظ نہین کہا اور دوسرے روز جلسہ دوم تھا احقر رامپور چلا آیا۔ چونکہ احقر کو وہان کا طریقہ ناپسند تھا اور شب مولوی عبد الحق صاحب سے بہت کچھ گفتگو ہوئی حافظ عزیز الدین صاحب وکیل سمجھدار شخص ہین اوسوقت اونھون نے داد دی اور اوسوقت احقر کی جانب ہو گئے اوس گفتگوی لاطائل کو کیا تحریر کرون غرض احقر اوسی روز چلا آیا

نہ وعظ کہا نہ شریک جلسہ ہوا اب وہ جو چاہیں خلاف واقع تحریر کریں ۴ محرم الحرام ۱۳۱۴ھ

(۱۴۰) دیگر

جناب مخدوم مکرم بندہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ کتب مرسلہ شعر بحالات ندوہ پہونچیں آپکی طرف سے جسقدر تحریرات ہوئیں اہل انصاف کیواسطے کافی و وافی ہیں میرٹھ میں جو جلسہ ہوا اوسمیں حقیر نہیں شریک ہوا اگرچہ مولوی محمد علی صاحب اور مولوی سلیمان صاحب کا دوسرا خط تاکیدی آیا مگر دل نے نہ چاہا کہ جاؤں مولوی فاخر حسین صاحب تشریف لیگئے تھے مگر وہ بھی ناخوش آئے صدر صاحب نے اونکو بیان سے روکدیا مولوی صاحب حلیم الطبع ہیں برداشت کیا ورنہ اکثر شہر اونکا معتقد تھا صورت بہتر نہ ہوتی آیندہ کے حالات سے مطلع فرماتے رہیے۔

۱۶ مئی ۱۸۹۶ء

(۱۴۱) نامہ جناب مولوی کریم اللہ خان صاحب از رامپور

کرمفرمای مہربان مولوی محمد حسین صاحب زاد الطافکم

بعد سلام مسنون واضح باد قبل یکماہ ازین مولوی جعفر علیخان صاحب وقت مراجعت از جلسہ ندوہ عنایت نامہ آن مکرم مع پنج رسائل وخط مولوی عبد القادر صاحب و دیگر کاغذات رسانیدند از مطالعہ آن بسیار خوش و شادکام شدم ہزاران آفرین بر فہم و رای مولوی عبد القادر صاحب و مولوی احمد رضا خان صاحب کہ اینچنین موافق در رد ندوہ دندان شکن وشرعی تحریر فرمودند تا حال از جانب ندوہ کہ صدہا ذی علم اند جواب باصواب بجز تو تو میں میں قابل تفہیم نیامدہ مولوی کرامت اللہ خان صاحب نیز از دہلی تشریف در ندوۃ الطلب آوردہ بودند یکروز در اینجا بودہ وعظ فرمودہ روز دیگر در رامپور تشریف آوردند تعریف وتوصیف مولوی عبد القادر صاحب و مولوی احمد رضا خان صاحب بسیار میفرمودند ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ

(۱۴۲) نامہ جناب مولوی محمد کریم اللہ خان صاحب از رامپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین۔

جناب مولانا وبالفضل اولانا مخدومنا مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم وزادت ارشاداتہم

السلام علیکم وقلبی لدیکم عنایت نامہ گرامی وصحیفہ نامی بنام فقیر احقر عباد آیا سرفراز منت فرمایا

تحریر فرمایا تھا کہ مولوی محمد کفایت اللہ خان صاحب دہلی سے لطلب ندوہ آئے تھے مجھسے ملاقات ہوئی تھی مولوی صاحب نے فرمایا بیشک تو حق پر ہے اور ندوہ اصلاح نہ مانیگا تو مین شریک نہو نگا اور دہلی واپس جاؤنگا جناب والا مولوی محمد کرامت اللہ خان صاحب میرے برادر زادہ حقیقی ہین قرار داد تو ارسی تھی مدح الفعالی دوسرے روز خانہ احقر پر تشریف لائے ہین نے سبب تشریف آوری کا دریافت کیا تو فرمایا کہ لطلب ندوہ بریلی آیا اور دوسرا دن پہرے وعظ کہنے کا ندوہ مین قرار پایا ہین نے وعظ کہنا مناسب نہ جانا اور رامپور چلا آیا پھر مولوی صاحب موصوف اوسدن یہان تشریف فرمارہے اور دوسرے دن دہلی تشریف لیگئے۔

۳ محرم الحرام ۱۳۱۸ھ

(۴۳) نامہ مولوی حافظ کریم بخش صاحب قادری شاگرد مفتی لطف اللہ صاحب صدر

حضرت مخدوم مطاع بندہ مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدکم

مکرمت نامہ نے مع چند رسائل کے شرف صدور لاکر معزز فرمایا اس موقع مین اکثر صاحب مقلد سید احمد علیگڈہی خان صاحب جنکے دولتکدہ پر فقیر ٹھہرا ہے علیگڈہ تشریف لیگئے ہین بعد ملاحظہ رسالجات آپکے حضرت عجب نہین کہ انصاف کو ہاتھ سے ندین اور کچھ ادہر بھی متوجہ ہوجاہین۔ عاجز کریم بخش از تہو ضلع علیگڈہ

۲۰ ذوالحجہ ۱۳۱۳ھ

(۴۴) نامہ جناب مولانا مولوی سید کریم رضا صاحب تلمیذ جناب مولانا خیرآبادی وجناب مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی وجناب مفتی محمد لطف اللہ صاحب صدر ضلع گیا

مولانا صاحب مقتدی العلماء الاعلام عمدۃ الفضلاء والکرام ماحی بدعت حامی سنت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب

اطام اللہ بالافادہ

بعد السلام علیکم عرض ہے عطوفت نامہ سامی مع رسائل متعلق ردندوہ ورود فرماکر ممنون فرمایا آپنے جو اشاعت سنت و استیصال بدعت مین سعی مشکور فرمائی ہے اوسکا شکر کس زبان سے ادا کرون جزاکم اللہ خیر الجزاء جب بڑے بڑے علما اوس امر خیر کیطرف اپنی آپ ہمتین مصروف فرمارہے ہین تو اس فقیر کی تحریر کی کیا حاجت ہان عزم مصمم ہے کہ اپنے اطراف کے علما کو یہ تحریرین دکھاؤن اور اونکو اس امر خیر پر رغبت دلاؤن اور نیز احباب اور رؤسا کی عنان عزیمت کو اس امر جلیل القدر کی اعانت پر پھیر دون نیز سوال آپکے جو ندوہ مین بھیجے گئے اور ابتک دیکھا جواب نہین آیا اگر چھپ گئے ہون تو ضرور ارسال ہو

روانہ فرمایئے تاکہ اوسکے مطالعہ سے ندوہ کی خرابیاں زیادہ تر ظاہر ہوجائین۔ یکم ماہ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ

(۱۴۵) دیگر

بجناب مولانا صاحب حامی سنت ماحی بدعت ادامہ اللہ بالافادہ

بعد السلام علیکم عرض ہے عطوفت نامہ سامی مع رسائل سوالات حقائق نما وارد ہوا کمال خوشی ہوئی واقعی جو الزامات کہ ندوہ کو دیے گئے ہین صحیح ہین جزاکم اللہ عنی وعن سائر المسلمین خیر الجزاء۔ انشاء اللہ تعالی اشاعت مین پوری سعی کرونگا اللہ تعالی مشکور فرمائے بعض بعض رسالے ندوہ کے بھی ہاتھ آگئے ہین اوسکے مطالعہ سے اور بھی اوسکی اشاعت پورے طور پر ظاہر ہوگئی ۱۴۔ جمادی الاولی ۱۳۱۷ھ

ردیف م

(۱۴۶) نامہ جناب مولانا مولوی مفتی محمد لطف اللہ صاحب خلف رشید جناب مفتی محمد سعد اللہ صاحب مرحوم رامپوری

جناب مولوی صاحب قدردان خلوص کیشان صمیم جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام فضلہم وفیضہم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ملتمس ام بر حمایت اسلام فرمودن سالہا ومصداق ولا یخافون لومۃ لائم گردیدن بسا خوشدل شدم کہ درینوقت محنفہ وشیوع وجالون کذابون بس مغتنمات ست چون سال اول ندوہ بحالت ناواقفیت مکائد آن فقیر مقام کانپور رسید فقط صورت حال وشبلی نائب شیخ نجد را دیدہ از شرکت آن مجتنب شدم وبجای دیگر قیام پذیر شدم تا دیگران را بر مکائد آنہا آگاہ نمایم شاید نفع بخشد بخدمت ہمنام خود وشاہ صاحب لکھپوری رسیدہ التماس ساختم مفید نیفتاد بلکہ ہمہ جمع شدہ مرا افہام وتفہیم بالعکس مینمودند چار طرف بدید حسرت وتاسف دیدم کہ کدامی شخص حق بین وحق پژوہ ومعین ومددگار نحیف بسیر آید مگر میسر نہ آمد ومعاونان ندوہ راصدر نشینی وجب ریاست مثل اجابہ ہود ونصارے میگذاشت کہ بسمع قبول بشنوند ناچار سر کردہ شان انکار نمودہ بود کردہ مراجعت کردم الحمد للہ کہ قادر ذوالجلال آنجناب را ماحی کفر وضلال چندا فرمودہ فی قلوبہم مرض را شافی مطلق بدست سامی شفا بخشد۔ ملتمسہ محمد لطف اللہ ۱۸۔ شوال ۱۳۱۷ھ

(۱۴۷) نامہ جناب مولانا مولوی محمد لطف الرحمن صاحب مرشد آبادی

جناب فخر المحققین امام المدققین مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدکم

تسلیم۔ افواہاً شنیدہ شد کہ ندوی کلکتہ رسیدہ برای انعقاد ندوۃ العلما ترغیب مینمایند مصلحت ہمین کہ بحکم مستر حشیبہ نگاہ باید گرفتن سبیل چو پر شدن شاید گذشتن بہ پیل برای انسداد ش سعی بلیغ نمودہ آید۔ در دلم میگذرد کہ جناب با چند نامی علما بکمال تشریف آرند بعد ازان فقیر وجناب باحضرات علماء کلکتہ رویم وبرای انسداد ندوۃ العلما جناب سعی افشانیم۔ محمد لطف الرحمن

(۱۴۸) نامہ جناب مولوی قاضی عبد الرسول محب احمد صاحب قادری مدرس اعلے مارہرہ شریف

مطاع و مکرم مستند ان معظم و مفخم نیاز کیشان مولانا الاجل الاکرم مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتکم از خطوط بدایون عـلـے التواتر اخبار طبع و تالیف تازہ بتازہ تو بتو گوش میخورم از حماۃ ندوہ احدی بر اتمام حجت مفخم دیگرے بر بشارات متاثر نشخصے رسائل کارروائی پیش پسازد کسی تصانیف جدید و بسیر و باخلاف واقع مشتہرہ جانبازان ندوہ مینماید احقر با عانت و حمایت بزرگان بلا سلاح محض بفضل رسول اللہ الکریم الرحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر یکے جواب میدہد وقتاً فوقتاً بمحافل ہم بطور الزام آنچہ بر وقت بخیال می آید گوش گزار خواص و عوام مینماید بعض بعض خواص ازان سو برید و باین سو کشیدہ اند تمنای آن دارم کہ دو دو جلد رسائل تازہ سوائی سرگزشت وغیرہ عطیہ سابقہ مرحمت فرمایند و خادم را از خدام خاصہ جلسہ اہلسنت و جانبازان اہل حق تصور بدہ وقتاً فوقتاً بخطاب ہای بہیہ سرفراز ساختہ باشند۔ والسلام خیر ختام ۵ ربیع الآخر ۱۴۱۳ھ

(۱۴۹) والانامہ جناب مولانا مولوی حکیم شاہ محمد حسین صاحب محب الٰہی رکن انتظامی و اعزازی ندوہ

مکرمی معظمی مفخمی محترمی جناب مولانا شاہ عبد الصمد صاحب دام مجدہٗ

تسلیم مع التعظیم ندوۃ العلما کا جلسہ ابتدا سے میرے مذاق کے مخالف ہے۔ مولوی محمد علی صاحب میرے بڑے دوست ہیں انکی محبت مجھ جلسہ کا شریک کرتی رہی سال گذشتہ کی حالت دیکھکر طبیعت کو سخت اذیت ہوتی اور وحشت و نفرت کا درجہ تک ایسی پہونچی کہ مولوی صاحب کی محبت پر غالب آئی کچھ شک نہیں کہ ندوہ کا مقصد اول کچھ ہو ان مگر اوسکے استقرار و انتخاب شدہ ہین مجھکو کچھ نہیں پوچھا گیا۔ مین نے مولوی صاحب کو

اطلاع دی کہ یہ جلسہ شرکت اغیار سے خالی ہونا چاہیے مگر رائے نامقبول ہوئی۔ کچھ قواعد بھی مین نے لکھکر بھیجے تھے مگر علیگڈہ کے بعض حضرات کے ترتیب دادہ قواعد کے مقابلہ مین اونکی کچھ وقعت نہین پائی
مین دیکھتا ہون کہ کیا عام اور کیا خاص جلسہ دونون مین اغیار کا پورا پورا تصرف اور اختیار رہے
اور یہ مرض بظاہر لا علاج سا معلوم ہوتا ہے اسلئے مین نے اپنے تئین اوس جلسہ کی شرکت کے قابل نہین
جانا مولوی اشفاق حسین صاحب کیخدمت مین مین نے عریضہ لکھا کہ آپ ندوہ سے قبل ایک مختصر سا
جلسہ بریلی مین کیجیے اور اوسمین اون حضرات کو جو ندوہ مین شریک ہونے سے تامل ہے اور بعض بعض
ذی فہم اور متحد الاذواق حضرات کو شرکت کی تکلیف دیجیے۔ بعد مشاورت کے جو بات قرار پائے اوسپر
عمل کیا جائے۔ میری رائے مین علیگڈہ کے مذاق والونکا تو ایک جلسہ سالانہ ہمیشہ سے قایم ہے۔
اہل حدیث والونکا ایک جلسہ سالانہ مسمی بہ تذکرہ علمیہ آرہ مین ہوا کرتا ہے اب یہ جلسہ خاص ہم غربا کاسہ لیسان
احناف کا مخصوص ہونا چاہیے اور اسکے قواعد اپنے طور پر منضبط ہونا چاہیے اور اوسکا اشتہار بھی
مخصوص ہونا چاہیے۔ یہی میری رائے اول سے تھی اور ابتک ہے اگر خاص جلسہ مین میرے آنے کی
ضرورت ہوگی تو آ بھی سکتا ہون مگر عام جلسہ مین جب تک اوسکی اصلاح نہووے مین شریک ہونا نہین
چاہتا۔ ۱۰۔ شوال ۱۳۱۱ھ

(۱۵۰) نامہ جناب مولانا مولوی سید شاہ محمد حسین صاحب قادری حنفی میرٹھی سجادہ نشین و مہتمم مدرسہ حنفیہ جروہا ضلع مظفر پور

جناب مولانا معظم و مکرم مولانا المولوی عبد المصطفٰے احمد رضا خان قادری حنفی بریلوی دامت برکاتکم
تسلیم چند رسالے اور اشتہارات مؤید مذہب حنفیہ خلاف ندوۃ العلما مولوی عبد الوحید صاحب کے
ذریعہ سے دیکھنے مین آئے نہایت پسند خاطر ہوتے اور آج ایک دربارہ ترتیب مجلس حنفیہ و قیام مطبع
واشاعت اخبار بھی نظر سے گذرا خدا کامیابی بخشے ۲۷ صفر

(۱۵۱) دیگر

مین نے سوا رسالہ فغان اسلام رسائل مخالف و موافق ندوہ جہانتک مل سکے دیکھے جتنے رسائل
مخالف ندوہ ہین برسرحق پائے۔ اجتماع ضدین ناممکن ہے۔ چونکہ ندوہ خلاف سنت و جماعت ہین بس حق کو
چھوڑکر خلاف حق کی اعانت و شرکت کرنی ضلالت سمجھتا ہون مخالفین ندوہ برسرحق ہین اونکا فرمانبردار ہون

(۱۵۲) نامہ جناب مولوی سید محمد حسین صاحب مدرس اوجھیانی

جناب حامی سنت مصطفوی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بالفعل علمائی ندوہ نے مذہب سنت وجماعت کے خلاف اکثر قواعد اپنے دستور العمل مین مقرر کیے ہین افسوس کہ یہ صاحب جو آپکو حنفی المذہب بھی قرار دیتے ہین خدا اونکو راہ راست پر لاے مجکو اس سے سروکار نہین کہ کسیکو برا کہون خداوند علیم وخبیر الاکبر یوم الدین مگر ہان اظہار امر حق سے درگزر کرنا بھی خلاف شرع شریف ہے ضرور ندوۃ العلما کے مقاصد ترقی علوم واتحاد واتفاق ہمارے حق مین اکسیر اعظم ہین مگر یہ بھی خیال رہے کہ اتفاق واتحاد ہم عقائد کا موجب ہے اگر ندوہ سنی ہو تو ایسے ہی کارکن سرپرست ہون نہ کہ مخالف مذہب حنفی۔

بڑی خوشی ہوئی جو ہمارے بھائیون نے اپنے پیچے اور پکے طریقہ کی حفاظت پر کمر ہمت باندہی جو انکے مقاصد ہون بر لائین ثم آمین۔

مین نے اس ہنگام فتنہ وفساد مین رسالہ حبیب الاحباب نہایت مختصر اور سلیس عبارت مین لکھا ہے جسمین خاصکر علمائے عصر کو متنبہ کیا ہے اور اس سے مراد دلی علمای ندوہ کو امر حق سے مطلع کرنا ہے

یکم ربیع الآخر ۱۳۱۲ھ

(۱۵۳) نامہ جناب مولوی محمد حسین خان صاحب وکیل حیدر آباد

حضرت فیضدرجت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتکم

بعد تسلیم معروض آنکہ مین بغرض حصول سعادت عرس اعلیحضرت مرشدی و مولائی مولانا مولوی محمد فضل الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ مین ۲۲ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ کو حاضر ہوا تھا۔ مخدومی منشی حسام الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر سلطانپور سے شرف ملازمت حاصل ہوا یہ صاحب میرے حقیقی محسن وہم عقیدہ اور پیر بھائی ہین ایسا صاحب دل خوش عقیدہ شخص میرے دوستو نمین دوسرا نہین۔ انھون نے مجھسے ندوہ کے بارے مین استفسار فرمایا مین نے عرض کیا کہ مین مخالف کا دوست ہون چونکہ جوش ہمدردی ندوہ اون کے دل مین بھرا ہوا تھا خلاف عادت مجھسے بحث آغاز فرمائی مین نے بوجہ ادب بہت کم الفاظ مین اسکا خاتمہ کیا اور اعلے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مرضی و خوشنودی و موافقت ناموافقت ندوہ یافتہ کرنے پر محول کیا تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ ایک صاحب جو ناظم صاحب ندوہ کے شاگرد اور پیر بھائی ہین تشریف لائے

اور ایک عزیز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی رونق افروز ہوتے مین نے اس مسئلہ کو پیش کیا صاحبان موصوفین نے جو واقعات چشم دید بلا واسطہ تھے ظاہر فرماتے ڈپٹی صاحب موصوف پر ایک حالت طاری ہوئی اور بیساختہ فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ مین مع اپنے ہمراہیوں کے چار سو آدمیون کے مخالف ندوہ ہوگیا اور مجکو اب کسی دلیل و حجت کی ضرورت باقی نہین رہی مین اوسوقت اپنی دلی مسرت کی کیفیت ظاہر نہین کرسکتا کہ تصرف حضرت پیر و مرشد نے میری خواہش کو پورا فرما دیا الحمد للہ علی ذالک

(۱۵۴) تحریر جناب میر محمد حسین صاحب رئیس محلہ دو تند بازار پٹنہ

مین سنی المذہب ہون لہذا مین ندوہ کی شرکت نہین کرسکتا۔

(۱۵۵) نامہ جناب مولوی سید محمد رضا صاحب سندیلوی پوت داماد مولانا فضل الرحمان صاحب مرادآبادی

جناب مولانا احمد رضا خان صاحب ادام اللہ برکاتہ

تسلیم۔ اکثر صاحبان ندوہ لکھنو نے کئی خطا قبل از جلسہ متقدمین جناب احمد میان صاحب کے بھی محمد میان کی صاحب برای شرکت ندوہ جو کہ ایک جلسہ لکھنو مین ہوچکا ہے جسکو قریب ایک سال کے ہوا اجازت کیلیے حضور مین جناب مولانا صاحب دادا میرے ان حضرت شاہ فضل الرحمان صاحب قدس سرہ کے تشریف لیگئے جناب مولانا صاحب نے طلب اجازت کی جواب مین فرمایا کہ وہ معاملات نفس ہین لہذا وہان جانے کی کچھ ضرورت نہین واسطے اطلاع کے عرض کیا گیا۔

ملتمسہ سید محمد رضا سندیلوی ۳۔ ذالحجہ سنہ ۱۳۱۳ھ

(۱۵۶) گرامی نامہ جناب نواب مولوی محمد علیخان صاحب بہادر القادری انجنبے انجمن صاحبزادہ ریاست رامپور

بشرف خدمت مولانا و مخدومنا مولانا مولوی محمد عبد القادر صاحب القادری سلمہ اللہ تعالیٰ واصلہ اسلے متمناہ۔

مخدوم کیا آپ حضرات اسکو پیشین گوئی خیال نفرماینگے کہ ندوۃ العلماء میں اہل بدع کا جمع ہونا موجب خرابی دین و زیادتی بدعت ہے ضرور آپکو خیال ہے بلکہ یقین ہوگا اسکے روکنے کے لیے جہانتک

امکان ہو کوشش کرنی چاہیے بندہ پہلے بھی عرض کر چکا ہو کہ آپ حضرات بھی ایک جلسہ ہر سال کے صرف علماء اہلسنت وجماعت کا مقرر کریں اور اس جلسہ مین امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہونا چاہیے اسکی پابندی احکام شرعی کے ساتھ اتفاق و اتحاد باہم اہل اسلام کا بہ ضرور تا کہ غیر مذہب والے ہمارا اتفاق موثر ہوتا نے سے بوقت مولانا محمد بشیر الدین صاحب کو ایک فرد چندہ واسطے خاص اس جلسہ کے تحریر کر دی ہو جیطرح اون حضرات نے اپنے اجتماع کا نام ندوۃ العلما مقرر کیا ہو اس فرد مین راقم نے آپکے جلسہ کا نام مجمع اہل الحق والہدی مقرر کیا ہو غرض کہ پورے طور سے ہمین ہمی کیجیو والسلام مع الاحترام والاکرام۔ راقم اثم محمد علی المحض القادری الحنبلی عفا عنہ ۳۰ شوال ۱۳۱۳

(۱۵۷) نامہ نامی مولانا مولوی سید شاہ محمد عمر صاحب قادری حنبلی از حیدر آباد

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب زاد مجدکم

السلام علیکم ندوۃ العلما کے متعلق تائید کی مجلس یہان ہوئی وکلانے ہمینو نکو بہت کچھ بلوایا لیکن الحمد للہ فقیر نے اوس مجلس کے مکائد سب پر ظاہر کر دیے بہت کم آدمی آئے جسکی شکایت جریدہ روزگار مدراس مین چھپی الحق یعلوا ولا یعلی

(۱۵۸) دیگر

جناب مولانا مولوی حکیم مومن سجاد صاحب مہتم

از طرف احقر ولی رحمۃ اللہ و رحمۃ رسول الہادی البسید عمر القادری برادر اخویکم فی الدین جعلنا اللہ وایاکم من المتحابین فی اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ رسائل پہونچے رسالنک نفتہ دیکھکر حضرات کی کوشش وسعی پر دل سے دعا نکلتی ہو اور آپ صاحب ضرور انشاء اللہ کان اللہ لہم کے مصداق ہین۔

(۱۵۹) دیگر

جناب مولانا مولوی مومن سجاد صاحب چشتی فخری نظامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ رسائل اربعہ پہونچے خود آپکی تصنیف کا جو رسالہ ہے ندوہ کا ٹھیک فوٹو گراف ہے نہایت ہی مدلل اور خوب ہر جواب دندان شکن ہین جزاکم اللہ

عن سائر المسلمین خیر الجزاء

(۱۶۰) تحریر جناب میر محمد کلیم صاحب رئیس محلہ باغ بکا لو پٹنہ خان

مین تعلقاً مخالف ندوہ ہوں یہ جلسہ مبنی بر گمراہی ہے۔

(۱۶۱) نامہ جناب شاہ محمد مختار احمد صاحب احمدی ردولوی از فیض آباد رکن ندوہ

مجمع خالص اسلام واجب التکریم والاکرام مولانا احمد رضا خان صاحب مدفیضہ

بعد سلام مسنون آنکہ جلسہ ندوۃ العلما میں شیعان کی شرکت مجکو ہمیشہ سے کھٹکتی تھی مگر مین تعجب اور حیرت کی نگاہوں سے اپنے صاف باطن علما کیطرف دیکھ دیکھکر رہجایا کرتا تھا طبیعت کی اوبھر ترقی ہی کرتی جاتی تھی اور بعض مشاغل دنیاوی کچھ ایسے سدراہ و مانع رہے کہ اوسکا اظہار بذریعہ تحریر بھی نکرسکا اور جب وقت فرصت کا آیا تو اصلاح کرنے والے اپنی پاک اور پر زور کوششون سے ثواب مالامال حاصل کر چکے تھے اللہ تعالی اصلاح کن حضرات کو اپنے اپنے خلوص کے موافق اجر عظیم دے

۳۰۔ ربیع الاول ۱۳۱۸ھ

(۱۶۲) نامہ جناب حکیم مولوی محمد میان صاحب خلف مولانا مولوی عبد السمیع صاحب

مخدومی مطاعی جناب مولوی احمد رضا خان صاحب مدظلہ العالی

بعد سلام نیاز عرض پرداز ہون یہان رامپور ضلع سہارنپور مین ندوہ کیجانب سے چند خطوط لوگونکی طلبی مین آئے تھے آپکی تحریر نے اوسکے متعلق کماحقہ بیان کر دیا۔ لوگون کے قصد شرکت سست ہو گئے مولوی محمد یوسف صاحب گنگوہ سے آتے ہوئے ہین اون سے بھی تذکرہ کیا گیا وہ گنگوہ مین بیان کرینگے۔ ۱۰ مارچ ۱۹۰۰ء

(۱۶۳) نامہ جناب مولوی مظاہر حسن صاحب صاحبگنج

مولوی عبد الوحید صاحب زاد لطفہ

آپکی کاموئین للّٰہیت معلوم ہوتی ہے اشتہار ردبار پچاس اگر بھیجدیجیے تو کسی اور کتاب مخالف ندوہ کی ضرورت نہ پڑے لوگ اوسکے شائق ہین۔

(۱۶۴) جناب مولوی منظر حسین صاحب سنبھلی

حامی سنت وجماعت ماحی بدعت وضلالت ذوالمجد والایقان مولانا احمد رضا خان صاحب متع اللہ المسلمین بزیادۃ افاداتہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کتب ورسائل وصول ہوئیں مضامین کتب رد ندوہ کی اشاعت کو اپنا فخر ووسیلہ نجات جانکر کمربستہ ومستعد ہون اور دل سے دعا دیتا ہون اللہ تعالی آپکو اس کام نیک انجام کی بہتر سے بہتر جزای خیر دنیا وعقبی مین عطا فرمائے آمین فقیر اور مولوی رحیم اللہ صاحب دونون مبتدعین کی ہدایت کیواسطے جہاد لسانی کیا کرتے ہین۔ فقیر منظر حسین عفی عنہ از سنبھل ضلع مراد آباد۔ ۲۹۔ ذیحجہ ۱۳۱۴ھ

(۱۶۵) نامہ جناب منشی محمد مظہر الحق صاحب ردولوی نائب ریاست عثمان پور رکن ندوہ مصنف مظہر حق

حامی اسلام والمسلمین ماحی الفتن والمبتدعین حضرت مولانا عالم اہلسنت مدظلہ العالی

احقر محمد مظہر الحق نعمانی ردولوی ممبر جلسہ ندوۃ العلما بعد سلام خدمت عالی مین مکلف ہی بعض تحریرین حضرت کی مجھ تک پہونچین ہین یا ان سے مشرف ہوا۔ انصاف یہ ہی کہ لئے بہت اس فتنہ کی خبر لی ورنہ قہر ہو جاتا۔ ایک عالم بیخبری مین پھنس جاتا مین مشتاق ہون کہ حضرت اپنی تحریرین جو متعلق ندوہ ہین مرحمت فرمائین اور نیز دیگر علماء اہلسنت کی جو اسکے متعلق ہون اکثر میرے ہموطن آپکی تحریر کو دیکھکر اس جلسہ سے اجتناب کا قصد کرتے ہین مین نے یہ بھی سنا ہی کہ کوئی مجلس خاص اہلسنت کی مقرر کیگئی ہی مین اوسکے دستور العمل کا مشتاق ہون اور اوسکی ممبری کو اپنا مسرت وعزت سمجھتا ہون مین نے ایک عریضہ رجسٹری شدہ مولوی ناظم صاحب کیخدمت مین بھی آج روانہ کیا ہی جو کچھ اوسکا جواب آئیگا اوسوا ایسا لخدمت بابرکت کرونگا مجھے امید ہی کہ حضرت میرے خط کو جو بنام مولوی ناظم صاحب روانہ کیا گیا ہی اور اوسکے جواب کی سرگزشت ندوہ مین طبع فرمائینگے اور ایک تحریر مین نے حیدر آباد بغرض دریافت کیفیت فتوے مفتی صاحب ایک معزز شخص کے نام بھیجی ہی اوسکی کیفیت بھی عنقریب روانہ کرونگا ۱۵۔ محرم الحرام ۱۳۱۵ھ

(۱۶۶)

دیگر

حامی الملۃ والدین وارث سید المرسلین مولانا المکرم والمعظم حضرت مولوی احمد رضا خان صاحب عالم اہلسنت

دامت برکاتہ وزاد مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت کا مفاوضہ شریفہ مع رسائل مرحمت شدہ صادر ہوکر باعث اعزاز وافتخار ہوا جواب بلاغ عنایت معلے کرنے مین یہی انتظار تھا کہ میرے معروضات کا جواب ناظم صاحب کے یہان سے آلے تو ساتھ ہی اپنے عرائض اور مولوی ناظم صاحب کے جوابات لغرض ملاحظہ ارسال حضور کیے جاوین چنانچہ جناب موصوف نے میرے عریضہ مورخہ ١٤ محرم الحرام کا جواب اپنے نامی نامہ رقم زدہ ٢٢ محرم الحرام ١٣١٤ مین مجملاً جس ہے بالکل مجھ جیسے کم فہم کی تسکین وتشفی نہو سکے مرحمت کیا بعد اسکے جو عریضہ ٢٤ محرم الحرام ١٣١٤ کو بصیغہ رجسٹری جوابی ناظم صاحب کیخدمت بابرکت مین روانہ کیا گیا اوسکا جواب ہی مسلم انداز فرمایا ہمارے واجب التعظیم ناظم نے اسمین بھی کوئی مصلحت سوچی ہوگی ورنہ علمائے ربانی کی شان سے بعید ہی کہ سائل کو محروم فرماوین اور تسکین نہ کرین مولانا بہت ہی خوب ہوا کہ حضرت نے اوسکی طرف توجہ تام مبذول فرمائی اور ندوہ کے عیوب پر خاص وعام کو مطلع فرمادیا ورنہ وہ وقت آجاتی ایک ندوہ شتر بیمہار ہوکر نہ رہیگا اسوقت جو حضرات مخالف گروہ سے ناہر نہیں ہین وہ اسکو محض نفسانیت پر محمول کرتے ہین اور جن لوگونکو تفصیلے حالات معلوم ہوتے جاتے ہین وہ ہٹ دہرمی کو چھوڑکر اکثر اتفاق رائے فرماتے ہین اور حضرت کی کارروائی کی داد دیتے ہین رسائل عطیہ آنجناب مین نے بعد معائنہ بعض معززین کے پاس بغرض ملاحظہ بھیجدیے رسالہ اتمام الحجہ علے مخالفی الندوہ جو دفتر ندوہ سے وصول ہوئے وہ بغرض ملاحظہ عالی حضور مین پیشکش کرتا ہون مولف رسالہ نے بعض مقامات پر گستاخی وبیہودہ گوئی سے کام لیا ہے جہانتک مجھے ان حضرات کے حالات سے واقفیت ہی مین لکھ سکتا ہون کہ یہ کوئی عالم نہین ہین بلکہ رائے بیگے معمولی لوگون مین ہین

دیگر

(١٦٧)

حامی دین متین وارث سید المرسلین قبلہ مکرم حضرت مولانا الحافظ الحاج السید شاہ محمد عبد الصمد صاحب مودودی التقوی دامت برکاتہ

بعد آداب وتسلیم ملتمس ہو مولوی ناظم صاحب نے پھر کوئی جواب نہین دیا بلکہ سکوت اختیار کیا اور یہ تو پہلے ہی معلوم تھا۔ آج فدوی نے اپنے خطوط اور مولوی ناظم صاحب کے خطوط کی نقل جناب

www.nafseislam.com

مولانا احمد رضا خان صاحب کی خدمت شریف میں روانہ کر دیے حضرت شاہ التفات احمد صاحب اور عزیزی فرید الدین نے حضور کا نام نامی سنتے ہی ندوہ سے علیحدگی کی اور فرمایا بعد ہر حضور ہونگے اوسی طرف خدام چلینگے۔ ۱۴- صفر ۱۳۱۷ھ

(۱۶۸) دیگر

ذو المجد والکرام صاحب الفضل الہمم حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام فضلہ بعد تسلیم پس از آداب ادب ملتمس ہے پارسل عطیہ مجموعہ رسائل عطیہ بندگان عالی صادر ہو کر باعث اعزاز ہوا بعض علما و اکثر رؤسا کی خدمت میں روانہ کی گئی ملازمان جناب جو رسالہ یا اشتہار اسکے متعلق طبع ہو بنام نامی حضرت شاہ التفات احمد صاحب رئیس و سجادہ نشین ردولی شریف براہ راست روانہ فرما دیا کریں جناب ممدوح بھی آپ حضرات سے اتفاق رائے فرماتے ہیں

(۱۶۹) جناب شیخ ممتاز احمد صاحب حنفی حیدری رئیس اعظم جرہو و آنریری مجسٹریٹ ہیں ندوہ کا مخالف و مخالفت ندوہ کا موافق ہوں۔

(۱۷۰) جناب ممتاز الفصحا قاضی محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز از پیلی بھیت

جناب مولانا مخدوم و مکرم مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ

بعد سلام و نیاز عرض ہے دو نسخہ رسالہ جناب میرے پاس بھیجے عزیزی خلیل الدین کے پاس آئے وہ دونوں نسخے لاجواب ہیں جملہ مخالفین اگر متفق ہو کے جواب لکھیں تب بھی غالباً مغلوب ہونگے

۲۲- مارچ ۱۹۰۰ء

دیگر

(۱۷۱)

جناب مولوی صاحب مخدوم و مکرم مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ

بعد سلام و نیاز التماس ہے کہ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کیا وہی ہیں جو جناب مفتی عنایت احمد صاحب کے شاگرد تھے میں نے عربی پڑھتے ہوئے دیکھا تھا اب صورت بھی یاد نہیں ہے میں نے اونکو نیاز نامہ بھیجا ہے کہ آپ ندوۃ العلما میں رافضی و غیر مقلد وہابی اور نیچری کو شریک کرنا جائز ہے یا نہیں۔ مگر ابھی جواب نہیں آیا۔ ۲ اپریل ۱۹۰۰ء

www.nafseislam.com

(۱۷۲)

دیگر

جناب مولوی صاحب مخدوم مکرم مولوی احمد رضاخان صاحب دام ظلہ

بعد سلام و نیاز التماس ہے آغاز انجمن ندوہ سے ختم تک آپکی تحریرات مین نے نہین دیکھین
اونکا مشتاق ہون ایک آخر کی تحریر ندوہ کی مین نے دیکھی جسمین لکھا تھا کہ ندوہ جواب تیار کر
تیار ہے مین نے (عبدالجمیل) صاحب بریلوی رکن ندوہ) سے اوسیدن شام کو کہا کہ کچھ
ازجانب ندوہ یہ تحریر ہوئی کہ ہم اعتراض کے جواب دینے سے سکوت نکرینگے جلد احمد اتفاقا
جواب دینگے پھر یہ تحریر کی کہ ہم سکوت کرینگے پھر بعد ختم انجمن یہ مشتہر کیا کہ تحریری جواب
دینے کو ہم تیار ہین مگر کچھ جواب نہین دیا۔ علماے ندوہ پھر چلے گئے کچھ جانے کو مین قاضی صاحب
کہا کہ انجمن ندوہ نے جیسا مناسب جانا کیا۔
مین نے ایک خوش عقیدہ الہ آبادی کو لکھا تھا کہ وہان کے علما کی کیا راے ہے جواب پایا کہ
یہان کے علما بحیثیت موجودہ ندوۃ العلما ناجائز کہتے ہین ۱۸ اپریل ۹۹ء

(۱۷۳)

دیگر

جناب مولوی صاحب مخدوم مکرم مولوی احمد رضاخان صاحب دام ظلہ

بعد سلام نیاز التماس ہے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی بہت تشریف لائے مسجد مین
وعظ فرمایا مین نے اون سے خلوت مین کہا کہ بابت اصلاح ندوہ بھی کچھ فرمایے مگر قبول نہ فرمایا
اور فرمایا کہ نیچری وغیرہ شامل مشورہ ندوہ نہین شبلی پکے حنفی ہین سید احمد خان کے پیرو نہین
مگر شبلی نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ مین ہر مسلک مین سید احمد خان کا پیرو ہون۔

(۱۷۴)

دیگر

جناب مولوی صاحب مخدوم مکرم مولوی احمد رضاخان صاحب دام ظلہ

بعد سلام و نیاز التماس ہے کہ فتاوی القدوہ اور تین پرچے بابت اصلاح ندوہ پہونچے
جنسے بیحد فیض حاصل ہوا جناب مولوی صاحب (مخالف ندوہ) نے کل مسجد مین خوب ہی
وعظ فرمایا اور سب کو بیحد پسند ہوا اور معتقد ہوئے۔ مجکو شام کو معلوم ہو گیا تھا کہ بریلی سے
کچھ تحریک ان کے وعظ کے روکنے کی ہوئی ہے مگر کل صبح ہی خیر خواہان اسلام کیطرف سے

نظام اسلام کی نتح رہی ندوہ کا یہ قول کہ رفتہ رفتہ اصلاح ہوگی ہں رفتہ رفتہ کی کچھ حد بھی ہوگی
سنا ہے مولوی شاہ سلیمان صاحب آنریری مجسٹریٹ بھی ہین کچھ تصور کرکے قبول فرمائی ہوگی۔
۵ مئی ۱۸۹۶ء

ردیف نون

(۱۷۵) نامہ جناب شیخ نبی بخش صاحب از شہر کہنہ بریلی۔

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ العالی

بعد السلام علیکم گذارش ہے حضور کے یہان سے دربارہ ندوہ رسالہ و اشتہارات جاری ہوئے ہین سزاوار تحسین و آفرین ہین امیدوار ہون کہ عام فہم رسالے عنایت ہون والسلام۔

(۱۷۶) تحریر جناب مولانا مولوی سید شاہ نصیر الحق صاحب نظامی عظیم آبادی

مین جناب شاہ عزیز الدین حسین صاحب کا ہم زبان ہون (یعنی چونکہ مین حنفی المذہب ہون اور یہ ندوہ اجتماع مذاہب مختلفہ سے قایم کیا گیا ہے۔ لہذا مین اوس کے خلاف ہون)

(۱۷۷) تحریر جناب میر نور احسن صاحب رئیس محلہ میدان شاہ فضاحت پٹنہ

ہم حنفی المذہب ہین ندوہ اس کا مخالف ہے مین اُس کا شریک نہین۔

(۱۷۸) والا نامہ جناب مولانا مولوی محمد نذیر احمد خان صاحب مدرس اعلی احمد آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مولانا المعظم المفخم مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب عم فیضہم

بعد السلام علیکم۔ جلسہ جو ہم کیمپ میرٹھ کے متعلق جانتے ہین ہے جو کچھ وقوع مین آیا اوس سے وقوف کی توقع آن جناب کی طرف سے ہے۔ مولوی عبد السمیع صاحب نے کیمپ میرٹھ سے تحریر فرمایا تھا کہ ندوہ مین کون کون رافضی و نیچری ہے مفصل لکھنا چاہیے تین چار کی اسامی بندہ نے اور ان کے حالات کسی وقت مدد اطلاع دی تھی وہان سے آج بتاریخ ۱۶ شوال روز پنجشنبہ پوسٹ کارڈ آیا آج ہی جواب روانہ کیا کہ اس قسم کے اقرارات و وعدات جلسہ بریلی مین بھی ناظم صاحب و حقانی صاحب نے کیے آخر الامر ثابت نہ رہے۔ یہ دونون صاحب اگر صادق ہین کہ شبلی و نیچری نامہ لکھ دینے کو تیار ہے

تو شبلی پیر نیچر کے عقائد کفریہ کی تصریح کر کے اُن کا کفریہ ہونا اور اپنی براءت و توبہ اُن سے طبع کرادیں
بندہ راقم اور جو صاحب ناظم وحقانی کے حال سے واقف ہیں وہ بمقتضائے المومن لا یلدغ من جحر مرتین
اِن کے اِس قسم کے اقرارات کا اعتبار اور اُن کے اقوال کا کیونکر کر سکتے ہیں روافض کے خوش
کرنے کو سنیہ کا نکاح رافضی تبرائی سے جائز کر دیا تنبیہ کی گئی کہ فلاں کتاب میں موجود ہے کہ جن کے
نزدیک یہ کافر نہیں اُن کے نزدیک بھی نکاح کا انعقاد مع الکراہۃ والحرمۃ ہے۔ تو بلا کراہت بعد
حرمت اِس کی تصریح کر دینا چاہیے ناظم صاحب و متعلقان دارافتائے ندوہ نے قبول نہ کیا۔ اس قسم کا
جواب بندہ راقم نے لکھنؤ کو روانہ کر دیا اُن جناب نے کیا تحریر فرمایا۔ اور رائے ناقص بندہ کی یہ ہے
کہ چھوٹا سا اشتہار کہ جس میں اسامی فقط اُن شرکائے ندوہ کے ہوں جو رافضی و نیچری و وہابی و غیر مقلد
ہیں مع اُن کے بیان مذاہب و حالات و تصریح اس امر کی کہ یہ شرکائے ندوہ اس مذہب کے ہیں
مطبوع کرا دیا جاوے کہ عام طور پر سب کو خبر ہو جاوے اور ندوہ کے بارہ میں جو کچھ جدید تحریر یا تجویز
ہوئی اُس سے بھی مطلع فرمائیے۔ رشید نیاز مند بیرا حمد خان عفی عنہ

دیگر

(۱۶۹)

بخدمت عالی مرتبت قاطع بنیان ملحدین قامع اساس مبتدعین جامع کمالات علمیہ و عملیہ حامی دین
علوم اصولیہ و فروعیہ جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام فیضہم

بعد السلام علیکم و علی من لدیکم واضح رائے عالی باد کہ کل بتاریخ ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۱۴
ہجری روز یکشنبہ بلیندہ رسائل مع پوسٹکارڈ وصول ہوا حسب الارشاد جناب مولوی عبد العزیز صاحب
منشی اسمٰعیل صاحب کو بھی ارسال کیے جاویں گے۔ اور بندہ راقم نے جو مولوی عبد السمیع صاحب کو
بابت اشاعت تبریہ لکھا تھا اُس کے جواب میں جو انہوں نے تحریر فرمایا ہے اس کی نقل یہ ہے
السلام علیکم و رحمۃ اللہ عنایت نامہ مع حالات ندوہ پہنچا۔ واقعی بہت سی شرمناک باتیں صورت
جو جناب نے تحریر فرمائی ہے۔ وہ تیسری بات یہ ہے کہ مجھ سے ناظم صاحب نے اقرار فرمایا کہ ہم غیر مقلد
اور نیچری کو ہرگز کبھی ندوہ میں نہ رہنے دیں گے۔ تیسری یہ بات کہ جو کوئی غیر آدمی شریک تھا وہ خارج کیا گیا۔
چوتھی یہ بات کہ جلسۂ چہارم میں مولوی شبلی صاحب نے اپنی خطا یا اسلاف سے توبہ کی اور ندوہ کو
علی الاطلاق نیچریت کو رد کیا اور لباس نیچری چھوڑ کر علماء کا عمامہ و جبہ عربی لباس پہنکر داخل ندوہ ہوئے

یا بحرین یہ کہ مولوی عبدالحق صاحب حقانی نے مجھ سے یہ کہا کہ ہمارے رسائل کا مضمون ہم نے اور سمجھ کر لکھا ہے مخالف شرع نہیں اور اس کا وہی مضمون رکھا جاوے جس پر اعتراضات ہین۔ تو ہم اس سے تائب ہین آپ کو جو محبت میرے ساتھ ہے مین اُس کا شکریہ ادا کرتا ہون اور اشتہار چھاپنے کو جو فرمایا ہے اُس کی صورت یہ ہے کہ میرا آخری دن دو گھنٹہ شریک ہو جانا ندوہ کا جس طرح پر ہوا ہے سب جانتے ہین اُس مین کوئی مجھ کو دھبہ نہیں لگا سکتا آپ ہرگز غم نہ فرماوین ان کسی نے کچھ طبع کرایا اُس وقت مجھ کو چھاپنا جواب کا ضرور ہوگا) باوجودیکہ بندہ چند تحریرات مین حقانی و ناظم صاحب وغیرہما کے ایسے فریبون اور چالون کا اظہار کر چکا تھا اور بعض اغراض ندوہ مخالف شرع ہونا لکھ چکا تھا اُس پر کچھ خیال مولوی صاحب نے نہ فرمایا تو پھر ارسال خط کو طبیعت بند نہ جانا آیندہ جو رائے مبارک ہو وہ تحریر فرمایئے وسائل مین لایا جاوے۔ جناب کی رائے مبارک مین مناسب معلوم ہو تو آن جناب و بندہ پھر ایک بار یاد دہانی دوستانہ اور مولوی صاحب پر ڈالین اس سے بندہ کو مطلع فرمایئے۔ الراقم نذیر احمد خان عفی عنہ از احمد آباد گجرات دکن مدرسہ طیبہ۔

(۱۸۰) نامہ جناب مولانا سید نذیر الحسن صاحب ایرانی شاگرد جناب شمس العلما مولانا مولوی سید ابو سعید صاحب خلیفہ مولانا گنج مُراد آبادی و شاگرد مفتی محمد لطف اللہ صاحب صدر ندوہ

جناب مولانا مولوی حسن رضا خان صاحب سلامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ سنا گیا ہے کہ آپ کے سوالات کا کچھ جواب اراکین ندوہ نے اپنے عقیدہ کے موافق مرحمت کیا ہے یہ تمنا ہے کہ اس قدر معلوم ہو جاوے کہ اُن بزرگوارون نے اعتراف کیا ہے یا واقعی اپنے ارادون کی تائید پیش کی ہے اگر مولانا مفتی محمد لطف اللہ صاحب آپ دربارہ مخالفت ندوہ دریافت فرمائین اور وہ سب خطوط بھی شائع ہو جاوین تو عوام کا نہایت فائدہ متصور ہے واقعی آپ کی سبقت قابل تحسین و جدوجہد قدر کے قابل ہے۔ کتاب اطلاع ایحۃ تو نمایاں نظر سے گذری ہوگی انشاء اللہ اسی ہفتہ مین ایک مضمون اور روانہ کیا جاویگا سوالات حقائق نما کی چند جلدین اور مرحمت فرمایئے یہان ممبران ندوہ کثرت سے رہتے ہین خدا آپکے ارادے مین برکت دے۔ نذیر الحسن از ایرایان۔

دیگر

(۱۸۱)

حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب۔

ہدیہ سلام قبول فرمائیں آج برادر مولوی حافظ محمد عبید اللہ صاحب الہ آبادی کے معتقد نامہ سے علم ہوا کہ ستر سوال اور خط کے جواب برائے نام ندوہ مین چھپے ہین خطوط کے جواب کا نام ازاعلام تسفیلہ الاعلام تجویز ہوا۔ اور سوالات کے جواب کا نام رہائیۃ الالباء ہے ندوۃ العلماء رکھا گیا وہ تحریر فرماتے ہین کہ جواب کیا ہے تمسخر ہے آخر شہیدون مین تو داخل ہو گئے۔ جلسہ بریلی کی کیفیت اور وہان کے حالات سے آگاہ ہونا چاہتا ہون۔ محمد نذیر الحسن عفی عنہ ۲ شوال ۱۳۱۳ھ

دیگر

(۱۸۲)

معظم مکرم جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب۔

ہدیہ سلام قبول فرمائیں۔ چند نسخے کتاب قطع الحجۃ اور چالیس جلد سد اللصوص ایک تحریر جواب بحیرت مولوی حقانی و مولوی امجد علی صاحب آپ کی خدمت میں روانہ کی تقسیم ہو چکین یا نہیں۔ اب آیندہ ندوہ کی نسبت آپ کی کیا راے ہے عوام مسلمانون کو خدا ہی سمجھائے تو سنبھلین اب خواب بھی لوگ دیکھتے ہین کشف سے بھی معلوم کرتے ہین اور خدا جانے کیا کیا داؤ بتاتے ہین عوام کے پھنسانے کو عمل مین لاتے ہین۔

ایک صاحب حج کو بھی گئے ہین مگر تحقیق معلوم ہوا کہ حج کا تو نام ہی نام ہے مقصود اصلی علمای حرمین شریفین سے تایید ندوہ مین دستخط کرانا ہے۔ محمد نذیر الحسن ایرالوی ۱۰۔ ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ

دیگر

(۱۸۳)

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ

وعلیک السلام نامہ نامی کل تشریف لایا۔ الحمد للہ کہ علمائی اہل سنت نے فتح پائی بیشک سچ ہمیشہ غالب رہتا ہے مجلس علماے اہل سنت و نیز مجمع اہل سنت قائم ہونے سے نہایت مسرت ہوئی خدا کرے روز بروز ترقی نظر آوے اور انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا فرق باطلہ تو بہت چاہتے ہین کہ اس ٹمٹماتے چراغ کو پھونک پھونک کر گل کر دین مگر کہین ایسا بھی ہو سکتا ہے استغفر اللہ۔ تعجب ہے کہ مولانا لطف اللہ صاحب علی گڈھی بھی تشریف لائے اور کچھ نہ ہو سکا اس طرف خبر الٰہی

ندوہ کثرت سے ہیں بیچی باتوں میں ہزاروں تاویلیں کرتے ہیں پورے گمراہ ہورہے ہیں
میں نے بہت خطوط تائید مجلس اہل سنت میں بمبئی حیدر آباد کلکتہ وغیرہ میں روانہ کیے ہیں اور
ایک مضمون میرا عرصہ سے زمانہ اخبار میں شائع ہوا کرتا ہے۔ محمد نذیر الحسن عفی عنہ ۱۱۔ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ

(۱۸۴)

دیگر

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب قبلہ دام مجدہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کل میں لکھنؤ سے واپس آیا اشتہار ات وگرامی نامہ وصول پایا حضرت مولانا مولوی محمد ابو سعید صاحب دامت فیوضہم نے اس سفر میں حتی الامکان بہت کوشش فرمائی اور بیانات ندوہ کی ہر شخص کے دل میں اچھی طرح جمادیں تائید مطبع ومجلس اہل سنت کی پوری فکر کی گئی ندوہ نے اپنی دو برس میں بہت کو گمراہ کر دیا ہے۔ رفتہ رفتہ یہ گمراہی دفع ہو سرگرمی کی جاتی ہے وما علینا الا البلاغ۔ بادی النظر میں تو ندوہ سست معلوم ہوتا ہے باطن کا حال خدا جانے۔ جیز ہمیں اپنے کام سے کام ندوہ رہے یا نہ رہے ہم سچ بات کہنے سے باز نہ آئیں گے والسلام مع الاکرام۔ نذیر الحسن ۸ محرم الحرام ۱۳۱۷ھ

(۱۸۵)

دیگر

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ بہت ممبران ندوہ ندوہ سے علیحدہ ہوئے الحمد للہ کامیابی ہوئی رسالہ شکوہ دوست عرصہ سے چھپ گیا ہے میری عدم موجودگی کے باعث آپ کی خدمت میں پہونچ سکا اس ندوہ سے قدیم مدارس اسلامیہ بالکل شکست ہو گئے۔ تعلیم میں ضعف آگیا۔ مدرسہ فیض عام کانپور کا بھی آج کل کایا پلٹ ہو گیا ہے نذیر الحسن از ایرایان ۱۵۔ محرم الحرام ۱۳۱۷ھ

(۱۸۶)

دیگر

جناب مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ دام مجدکم

وعلیک السلام مع الاکرام دو گرامی نامے اور پچاس نسخے وصول ہوئے خدا آپ کی ہمت و دل سوزی ٹھکانے لگائے مطبع اہل سنت کے قائم ہونے سے فی الحد مسرت ہوئی خدا روز افزوں ترقی دے۔ زہی نصیب کہ میں اس مبنا کی انجمن کا رکن قرار دیا جاؤں۔ میں جلسہ ہوا

ان کی شرکت منظور کرتا ہوں رہی وکالت تو مجھے وکالت کہتے عرصہ ہوا ہیں تو خادم سنت ہوں
جو ہو جانا ہ کیا اور جو ہوگا دہ کروں گا۔ حضرت قبلہ کی سعی بلیغ تو آپ پر روشن ہے آج کل ایک مثنوی ادب
تحریر فرمائی ہے قریب اختتام ہے محمد نذیر احسن ۲۔ ربیع الاول ۱۳۱۸ھ

(۱۸۷) دیگر

جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پچیس نسخے سرگذشت ندوہ وصول ہوئے۔ حق اچھی طرح سے
ظاہر ہو گیا۔ عمدہ قاعدے سے یہ رسالہ لکھا گیا۔ منکر انکار کریں کیا مجال۔ رد افتراآت ندوہ بھی جلد طبع ہو جائے
تو اچھا ہے۔ غازی پوری۔ دو ورقی۔ بہاری چو ورقی اشتہار ۲۸۔ شوال اشتہار ۲۹۔ شوال
اشتہار راقم اختلاف از کوہ قاف۔ روہیلکھنڈ گزٹ۔ دار السلطنۃ کلکتہ۔ دو اشتہار جو حضرات
ندوہ بٹتے وقت مشہور کرتے گئے روانہ فرما دیجئے ابھی تک یہ تحریریں میں نے نہیں دیکھیں نہ حضرت کی
نظر سے گذریں نذیر احسن از ایاپان ۹۔ ربیع الاول ۱۳۱۸ھ

(۱۸۸) دیگر

جناب مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان صاحب دام مجدکم
بعد سلام سنت اسلام عرض ہے معلوم ہوا کہ حضرات ندوی مذہبی چھیڑ چھاڑ سے گھبرا کر اب تا قونی
گھمنی گفتگو کیا چاہتے ہیں اڈیٹر زمانہ کو کسی بزرگ نے خط لکھا ہے کہ آپ ایسی تحریر نہ چھپا یا کریں
یا تو کچہری کی راہ مسدود کی جاتی تھی یا آپ خود ہی آمادہ ہوتے ہیں خیر یہاں تک تو ایک عداوت ذہنی
قانون سے مطلب جو وہ گورنمنٹ سے مخاطب ہوں ہم حذر اسے۔

(۱۸۹) دیگر

شفیق مکرم جناب مولانا مولوی حکیم مومن سجاد صاحب دام مجدہٗ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ندوہ کے خلاف مذہب اہل سنت اصول اور برعکس مذہب حنفیہ۔
کارروائیوں نے مجھ کو خود ایسا آمادہ کیا ہے کہ میں کسی تحریک یا تحریص کی ضرورت اپنی ذات
خاص کے لیے ضروری نہیں سمجھتا میرا دل مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں اصول ندوہ کی بیخ کنی اور مجلس اہل سنت کی
آئیدمتین کی کی کوشش کروں۔ تحفہ اور بہار کی کامیابی نے مسرور کیا مگر صرع کذب ہو

انہوں سے کیا چارہ ندوے کو انقاد وفیقہ مجوزت حیلہ بازی لنکان حق معتمدہ پر دازی کا او ٹھا رکھا ہے سنیں یہی کافی ہے الحق یعلو ولا یعلی ارشاد ہو کہ الہ آباد کانپور جبل پور پٹنہ کلکتہ کے کن کن علما نے فتوے السنہ کی تصدیق کی ۔ ۲۱ شوال ۱۳۱۷ھ

(۱۹۰) دیگر

جناب مولانا مولوی حکیم مومن سجاد صاحب دام مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ الحمد للہ کہ کانپور سے پٹنہ تک قریب قریب کل اکابر اہل سنت اپنے موافق اور مخالف ندوہ پائے گئے یہ آپ کی اس کوشش کا نتیجہ ہے جو بہار و پٹنہ وغیرہ میں بمقابلہ ندوہ یہاں بڑی دھوم دھام سے کی گئی تھی ۔ واقعی میرٹھ میں بڑی چالاکی سے جلسہ کیا گیا مگر جاہل کیا قلعی کھل جانے پر دیکھا جاتا ہے کا تماشا یہی اصول انسان کو خراب کرتے ہیں اور ندوہ نے انہیں اصول کی بدولت ٹھوکریں کھائیں افسوس اب بھی نہیں چونکتے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ کلکتہ کے لوگ بخبر تھے گذشتہ جمعہ میں اچھی طرح کان کھول دیے گئے ۔

محمد نذیر احسن از کلکتہ ۱۸ ۔ ذیقعدہ ۱۳۱۷ھ

(۱۹۱) دیگر

حضرت مولانا دام مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اب کلکتہ میں میرا قیام صرف چار یوم ہے علمائے کلکتہ کے دستخط ارسال خدمت ہیں یہاں کے ہر کہ ومہ کو ندوہ سے پوری آگاہی ہو گئی امید نہیں کہ اس طرف اُن کا قدم آوے ۔ اعدا اگر آوے بھی تو ندامت وخرابی ہوگی یہاں کے علما فرماتے تھے کہ ہر سال جلسہ ندوہ کے قریب ناظم صاحب کے خطوط طلبی کی غرض سے آیا کرتے تھے خیال تھا کوئی مسلمان کے بڑھے ہمدردین مگر یہ کیا ہیں تو اس خیال کو خیالی تیار ہے ہیں مجلس اہلسنت بریلی کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ ناواقفوں کو واقف کرکے اچھی ہدایت کی ۱۵ ۔ محرم ۱۳۱۸ھ کو جناب مولانا مولوی احمد علی صاحب ایک مجلس تائیدی مجلس اہل سنت بریلی قائم فرماتی ہے جس کے صدر انجمن حضرت مولانا شاہ صفی اللہ صاحب ہوئے اور منتظم جناب مولوی ابو الحسن صاحب مدرسہ عالیہ بدکپور بہت بڑے مجمع میں شاہ صاحب موصوف نے محض بغرض ہدایت عوام بباعث جوشش مذہبی ندوہ کی

خشنا عات کو رد فرمایا اور مجلس اہل سنت کے قائم رہنے کی دعا فرمائی۔ شاہ صاحب قبلہ عازم اجلاس
تھے صرف اسی باعث تین یوم قیام فرمایا کتب ندوہ ملاحظہ فرمانے کے بعد مذہبی جوش نے روک دیا
فتاوی للسنہ کی جن صاحبوں نے تصدیق کی ہے اُن پانچ صاحبوں کے یہ نام ہے
حضرت مولانا حاجی حافظ محمد حاتم صاحب متولی مسجد کونولہ تلمیذ مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری
و مولانا عبد الحق صاحب کانپوری۔
جناب مولانا الٰہی بخش صاحب مدرس اعلٰے تلمیذ جناب مولانا مولوی ولایت حسین صاحب مصری گنجی
جناب مولانا مولوی تمیز الدین احمد صاحب شاگرد مولانا ولایت حسین صاحب
جناب مولانا مولوی عبد الجلیل صاحب تلمیذ حضرت مولانا حاجی محمد عبد القادر صاحب
حضرت مولانا مولوی شاہ محمد عبید اللہ صاحب حسنی حسینی بغدادی

محمد نذیر الحسن ۔۔۔ ۱۳۔ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ

ردلیف واؤ

(۱۹۲) والانامہ جناب مولانا مولوی وصی احمد صاحب محدث سورتی تلمیذ رشید مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری و مفتی محمد لطف اللہ صاحب صدر ندوہ مقیم پیلی بھیت

امام الدہر و ہمام العصر عالم ربانی و فاضل حقانی بحر العلوم مولانا سیدنا مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہم
وعم فیضہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مطالعہ استفتا در بارہ ندوہ سے مستفیض ہوا کیا لاجواب جواب آپنے
افادہ فرمایا ہے جزاکم اللہ عنی وعن سائر اہل السنۃ خیر الجزاء میری تحریر کا کوئی اثر بظاہر معلوم نہیں
معلوم ہوتا مگر آج مین نے بڑے شد و مد کی تحریر روانہ کردی ہے آپ دعا کیجے کہ حق تعالٰے نتیجہ
مطلوب مترتب کرے اور اُن کی عنان کو حق کی طرف منعطف کرے آمین یا الٰہ العالمین۔
وصی احمد ۔ ۲ شعبان ۱۳۱۱ از پیلی بھیت۔

دیگر

(۱۹۳)

امام المتکلمین ہمام الفقہاء والمحدثین خیر اللعة بالمرة السالقین بحر العلوم مولانا و بالفضل اولنا مولوی احمد رضا خان صاحب عمت فیوضاتہم اہل المشارق والمغارب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ میں نے سابق کے عریضہ میں نظر فیض اثر سے گذرانا تھا کہ جناب ناظم صاحب میری تحریر سے کوئی اثر نہیں پڑنے کا مگر اون کو متنبہ کرونگا چنانچہ میں نے ایک عریضہ آنکی خدمت میں پیش کیا اونھوں نے یہ عنایت کی کہ فوراً جواب دیا الفاظ اوس کے بعینہ مرقوم ذیل ہیں۔

عزیزی وصی احمد ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ محبت نامہ نے بہونچکر مسرور کیا آپ کا غصہ بالکل چونکہ خلوص کی وجہ سے ہے اس لیے مجھے مسرت ہوتی ہے بریلی کی انجمن اسلامیہ نے دعوت جلسہ کی اور مولوی احمد رضا خان صاحب کا خلاف ذکر کیا اور مولوی خلیل الرحمان صاحب وغیرہ نے بھی حمایت وبلاغت کی ارکین اب تک اسی بات پر ہیں کہ بریلی میں جلسہ ہونا چاہیے دیکھے کیا ہو انتہی کلامہ القبیح اصل حال یہ ہے کہ ناظم صاحب برای نام ہیں قابو اور ہی لوگون کا ہے اراکین موجودین میں کوئی خوش عقیدہ نہیں جو خوش عقیدہ تھے مانند شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی وغیرہ یہ لوگ بھی ندوہ کی حرکتوں سے متنفر ہو کر اب کئی سال سے علیحدہ ہو گئے ہیں اب باقی ماندہ اراکین میں سب سے اول درجہ کے دخیل شبلی معتزلی ہیں اور دوسرے درجہ کے مولوی خلیل الرحمان صاحب سہارنپوری. مولوی شبلی نے ان کو لکھا ہے کہ جس طرح ہو ندوہ کا جلسہ بریلی ہی میں ہونا چاہیے۔ وصی احمد حنفی از پیلی بھیت

۱۱ر شعبان ۱۳۱۷ھ

دیگر

(۱۹۴)

امام المتکلمین ہمام المدققین فقیہ الدہر ومحدث العصر بحر العلوم مولانا المکرم ومقتدانا المعظم مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہم ومم فیضہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کل ایک رکن رکین ندوہ تشریف فرمائے پیلی بھیت ہوئے حضور کی امام المحققین مولانا عبدالقادر صاحب کی شان میں سخت ناجائز گستاخیاں کرتے ہیں میں نے سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ وہ ندوہ کے مخالفت کرتے ہیں میں نے کہا کہ آخر کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ کوئی وجہ وجیہ تو ضرور رکھتے ہوں گے کہنے لگے کہ عرف تعنا ینت کی وجہ سے تا کہ ہم مقتدا نہیں

مین نے کہا یہ تو ایسے مولویون کو منظور ہونا چاہیے جو مولویت کے ذریعہ سے اوقات بسر کرتے ہیں اور جن کو خدا اپنے بندون سے مستغنی کیا اُن کو ایسی نفسانیت کی کیا ضرورت اور یہ دونون جناب اللہ کی عنایت سے خلق اللہ سے مستغنی ہین ان دونون کا منشا یہ ہے کہ ہم نا جانے جلسہ پاک ہو اللہ کی قدرت کہ اسی گفتگو مین اون کا مکنون خاطر انھین کی زبان خطابیات سے ظاہر ہو گیا) کہنے لگے کہ اون کا منشا یہ ہے کہ غیر مقلد جلسہ سے الگ کر دیے جائین سو یہ نہین ہوسکتا اس واسطے کہ آج تو غیر مقلدون کو نکلوائین گے اور کل ہم لوگ جلسہ مین بدعت کا رد کرین گے تو اوس وقت کہین گے ان کو بھی جلسہ مین شریک کرنا جائز نہین مین نے کہا کہ آپ اس کے کیا مجاز ہین جو بر سر جلسہ بدعت کا رد کرین ندوہ کا تو ایمان یہی ہے کہ کوئی کسی کا رد نہ کرے جب آپ کو یہ حق نہین کہ رد بدعت کرین تو آپ لوگ کیون نکالے جائین گے آپ مطمئن رہین آپ جلسون کے لطف سے ضرور محظوظ ہون گے اوس پر وہ بہوت ہوئے اور بحمد للہ کچھ جواب نہ دے سکے۔

وصی احمد حنفی ۶ رمضان ۱۳۱۳ھ

(۱۹۵) دیگر

مولانا و مقتدانا سید العلماء و سند الفضلاء بحر العلوم مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب لا زال المدین منجد و المسیم

بعد اہدای ہدیہ سنیہ۔ مین نے حسب ارشاد صواب بنیاد محض بنظر خیر خواہی اسلام تدابیر اصلاح مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا تھی کہ جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب کو حضور کی ملازمت کر لینے پر اماوہ کیا بلکہ اُن سے عہد وثیق لیا چنانچہ تاریخ روانگی سے بھی مین حضور کو اطلاع دے چکا مگر افسوس ہے کہ بوجوہ عدیدہ شاہد مقصود منصہ ظہور پر جلوہ گر نہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وصی احمد حنفی

از کانپور ۱۵ شوال ۱۳۱۳ھ

(۱۹۶) دیگر

ناصر سنت و قامع بدعت امام المتکلمین و ہمام الفقہاء والمحدثین البحر المطلم والنحریر المقدم مولانا و بالفضل اولانا مولوی احمد رضا خان صاحب جم فیضہم الواہب۔

السلام علیکم۔ گذشتہ جمعہ مین شاہ سلیمان صاحب بغرض اشاعت ندوہ مع چند ندویون کے وارد

پیلے بھیت ہوتے ہیں امام و دیگر خوش عقیدہ لوگون نے مثل حکیم خلیل الرحمن خان صاحب وغیرہ کے
قبل از خطبا ان کی فہمائش کی کہ ندوہ کے بارے مین آپ کچھ نہ فرمائیں بندہ نے بھی اتنا کہا کہ
مجھ کو ندوہ والون سے ڈر معلوم ہوتا ہے انھون نے فرمایا کہ مین کچھ نہ کہونگا مگر بطور تدبیر ما تقدم کے
مین جلوس کے اخبارات اور اون کا خط مطبوع اپنے ہمراہ لیتا گیا تھا کہ ان کا کچھ اعتبار نہین اگر
کچھ خلاف گفتگو کی تو فوراً مواخذہ کرونگا مگر بحمد اللہ صراحۃً تو کیا اشارۃً بھی انھون نے ندوہ کا کوئی
ذکر نہ کیا شاہ محمد شیر صاحب سے ملے انھون نے بھی چٹکیان لین چنانچہ شاہ صاحب سے ناخوش
بھی ہوتے۔ وصی احمد از پیلے بھیت ۱۶۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳ھ

(۱۹۷) دیگر

حامی سنن قامع بدعت مجدد دوہر نا مجدد عصر نا حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب ختم فیضہم۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
مولانا لکھنوی تشریف لاتے تھے مولوی پشاوری نے بعض میرے اعزہ سے کہا کہ ہم ندوہ کی طرف سے
مامور ہین کہ مولانا لکھنوی کو بیان نہ کرنے دین۔ ایک بجے جس وقت ہم جامع مسجد پہنچے اس وقت
دوسرے دروازہ سے مولوی پشاوری کے بعض ندویون کے پہنچے عبد اللہ خان صاحب نے
اون سے کہا مین نے سنا ہے کہ آپ لوگون کا کچھ ایسا ارادہ ہے انھون نے کہا ہان بیشک عبد اللہ
خان صاحب نے کہا بہتر جو آپ کی رائے مین آوے کیجیے مگر بعد میں مجھے بھی شکایت نہ کیجیے تب مولوی
پشاوری کے ہوش پران ہوے منفعل ہو کر مولانا لکھنوی سے کہنے لگے ندوہ میرا پیر ہے مین ندوہ کا
مرید ہون اس کو کوئی برا کہیگا تو مین اپنی جان دیدونگا عبد اللہ خان صاحب نے کہا کہ اگر آپ نہین سن
سکتے ہین تو آپ کیون شریک بیان ہون نماز پڑھکر چلے جایے بعد نماز کے مولانا لکھنوی ممبر پر بیٹھے
اور کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔
مولوی پشاوری وغیرہ مسجد مین منفعل رہے تھے بعد بیان کے مولوی پشاوری نے خود ہی کہا کہ
دو تین روز قیام فرمایے تاکہ بقیہ لوگون کے شبہے رفع ہوجائین اور ندوہ کیا ہے صرف بلائے د
[illegible]
وصی احمد از پیلے بھیت۔

دیگر

(۱۹۸)

حامی سنت و اسلام ہادی خواص و عوام اعلم العلماء افہم الفضلا فقیہ بے تمثیل و محدث بے عدیل مجدد دین متین ناصر سنت قامع بدعت حضرت مولانا و ہادینا مولوی احمد رضا خان صاحب اعز اللہ الاسلام واہلہ بنصرتہ واعلیٰ کلمتہ ببعیہ وحمایتہ وبارک فی ارشادہم وشکر مساعیہم۔

بعد از اہدائے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ التماس آنکہ ندوہ نے جو رسالہ کیا مختصر کیفیت طبع کرائی ہے اور اس کے دو حصے کر کے ایک حصہ کو جس میں بڑی بے تہذیبی کے شنیع کلمات لکھے ہیں محمد احسن بہاری کی طرف منسوب کیا ہے جو خاص ناظم صاحب کے ملازم ہیں اور تحفہ محمدیہ کا جو ناظم صاحب نے اپنے زیر نگرانی سے اس کو جاری کیا ہے اہتمام اور حساب و کتاب ان کے متعلق کیا ہے حقیقت میں اس حصہ اول کے محرر میری رائے میں ناظم صاحب ہی معلوم ہوتے ہیں اور یہ محمد احسن وہی ہیں جو ایام ندوہ بریلی میں حاضر خدمت ہوئے تھے جب حضور نے فرمایا کہ رد تیاد کی عبارت ناظم نے نہیں لکھی بلکہ کسی اور نے لکھی ہے ناظم کی نظر غالباً اس پر نہیں پڑی تو انھوں نے کہا نہیں وہ ناظم ہی صاحب کی تحریر ہے فقط اور دوسرا حصہ نہال احمد کے نام لکھا ہے جو خاص دفتر ندوہ کے محرر ہیں اپنے یہاں کی تصنیف میں اس کیفیت کے اکاذیب کا رد ملحق کرنا مناسب ہے۔ ۲۴ صفر ۱۳۱۷ھ وصی احمد از پیلی بھیت

دیگر

(۱۹۹)

عالم سنت و امام اہل سنت حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب مد فیوضہ۔

بعد از ہدیہ تسلیم التماس آنکہ۔ رغم انجہا مع غزوہ رسائل پہنچے بہت رسائل بحمد اللہ اعلیٰ درجہ کی قبولیت فائز ہیں۔ رغم الجہلہ اور سطوہ اور غزوہ کی تحریر عالم طبائع کے نہایت پسند ہوئی عبارتیں ایسی سلیس اور روزمرہ حال کے موافق ہیں کہ ہر قسم کا ناظر ان کے مطالعہ سے محظوظ ہوتا ہے باوجود بے اختیار واہ واہ کہہ اٹھتا ہے آیندہ کو بھی اسی عنوان کی تحریر اگر ہوگی تو نہایت موثر ہوگی ندوہ کے سب ہفوات کا بحمد اللہ قلع قمع ہو گیا اس کی بھی خبر لینا بہت ضرور ہے۔ خادم وصی احمد ۱۰ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ

(۲۰۰) نامہ جناب مولوی ولایت علی صاحب از دربھنگا

معین الملۃ والدین جناب مولوی احمد رضا خان صاحب شید مجدکم

بعد از سلام علیکم گزارش کہ رسائل پہنچے ندوہ کی دو ورقی کو آپ نے ذی الواقع بار بار علیہ و کمر دو بار رسالہ کیا ہے

نے اہلِ حسن کے واسطے بھی کحل البصر ہے اور بھائی حنفیوں کے حق میں جو بوجہ طمع تکمیل الذین اشتروا الحیوٰۃ الدنیا بالآخرۃ کے مصداق ہوتے ہیں تازیانہ ہے اور اگر آپ بھی وہ کچھ ہیں تو مصداق ہوں آیۃ کریمہ کے ہیں قد جاءکم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہا اور منافقوں نے اپنی فروغ کے لیے جلسہ کیا اور چند حنفی بھی شریک ہو گئے ورنہ ہرگز یہ جلسہ نہ چلتا اور فروغ نہ پاتا خسر الدنیا والآخرۃ ہم آپ کی بات سعید کے شریک ہیں۔

ردیف ۔ ی

(۲۰۱) نامہ والا جناب مولانا مولوی حکیم محمد یوسف حسین صاحب بانگی پوری

حضرت عالم اہل سنت امام ملت۔

بعد عرض سلام مسنون معروض ست کہ میلان ارباب ندوہ خروج از طریقہ مجمع علیہا اہل سنت وجماعت ست لہذا اطاعت ندوہ خروج و بغاوت با علمائے ربانی ست ایشان در حق اہل سنت کار دشمنان اندو لیسی فی الدین شعار شان ست و مذہب فروشی راز فی اسلام نامند والسلام بالاکرام۔ محمد یوسف حسین عفی عنہ از بانکی پور

(۲۰۲) تحریر جناب مولوی حکیم محمد یوسف صاحب حنفی سرہندوی

ندوہ باب الحاد و زندقہ ہے۔ فقط

خاتمہ

الحمد للہ تعالیٰ کہ صدہا خطوط و تحریرات سے مختصر و منتخب خطوط اس رسالے میں نقل کیے گئے جن سے صاف واضح ہو جائیگا کہ ندوہ سے اہلِ حق کو کس قدر بیزاری ہے اور اہل ندوہ میں کیا کیا عیاری و مکاری ہر اور طرف سے علاقہ سے امید ہے کہ صحیفہ ان مکتوبات علماء و کلام اہل صفا کو ملاحظہ سے انصاف پسند کو ندوہ کی بطالت اور اہل ندوہ کی ناحق کوشی میں شک نہ ہوگا۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

تمام شد